www.KitaboSunnat.com

# تاریخِ ملّت

جلد چہارم

# خلافتِ ہسپانیہ

تالیف

مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی

قیمت مجلد 2/4/-

ندوۃ المصنفین دہلی

غیر مجلد 2/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

**«اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں»**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ ندوۃ المصنفین دہلی

(۳۵)

# تاریخ ملت

## حصہ چہارم

# خلافتِ ہسپانیہ

جس میں خلفاء بنی اُمیہ "اسپین" کے حالات اور اسپین میں مسلمانوں کے عروج اور زوال کی داستان "قدیم و جدید مستند تاریخوں کی بنیاد پر نہایت کاوش سے جمع کی گئی ہے سلاطین اندلس کے دور حکومت اور ان کے ممتاز علمی اور تمدنی کارناموں پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے:-

تالیف

مفتی انتظام اللہ شہابی اکبرآبادی

۱۹۴۹ء ندوۃ المصنفین دہلی ۱۳۶۸ھ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باراوّل ایکہزار

قیمت دو روپیہ عہ
مجلد دو روپیہ چار آنہ عہ/

مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس دہلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین خلافت ہسپانیہ


| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| مقدمہ | ۹ | راستے | ۱۸ | قرآن مجید | ۲۳ |
| کثرت فتوحات | ۱۲ | مہمان خانہ | ۱۸ | حفظ قرآن | ۲۳ |
| **نظامِ حکومت** | ۱۲ | شفاخانہ | ۱۸ | تفسیر | ۲۳ |
| | | بیکسوں کی امداد | ۱۸ | تدوین حدیث | ۲۳ |
| فوج | ۱۴ | تعمیرات | ۱۹ | اصول لغت | ۲۶ |
| نظام پولیس | ۱۴ | نئے شہر | ۱۹ | تاریخ | ۲۶ |
| نظام مالیات | ۱۴ | انتظام ڈاک | ۲۰ | یونانی علوم کے ترجمے | ۲۷ |
| جزیہ | ۱۴ | دیوان خاتم (مہر) | ۲۰ | طب | ۲۸ |
| عشر | ۱۵ | ٹکسال | ۲۰ | شعر و شاعری | ۲۹ |
| حقوق مساوی | ۱۵ | ترقی صنعت و حرفت | ۲۰ | عربوں کا تمدن شام میں | ۳۰ |
| دفاتر | ۱۵ | شاہی لباس | ۲۰ | **تاریخ اندلس** | ۳۱ |
| عربی زبان | ۱۵ | کارخانہ کاغذ سازی | ۲۱ | | |
| دربار شاہی | ۱۶ | رعایا کی خوشحالی | ۲۲ | اندلس | ۳۲ |
| حجابت | ۱۶ | رعایا کی خبرگیری | ۲۲ | قدیم تاریخ | ۳۳ |
| محکمہ قضاۃ | ۱۷ | **علوم و فنون کی ترویج و اشاعت** | ۲۲ | خلفاء بنو امیہ کے گورنر اندلس میں | ۳۴ |
| انتظام ملک | ۱۷ | | | | |


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| روئداد چھیالیس سال [illegible] | ۳۷ | حاجب | ۵۲ | تعمیرات | ۶۱ |
| امیر عبدالرحمٰن الداخل | ۳۸ | عہدۂ خطابت | ۵۳ | مدارس | ۶۱ |
| تخت حکومت پر اجلال | ۴۵ | حلیہ | ۵۳ | باغات | ۶۲ |
| بغاوت اہل یمن | ۴۶ | اولاد | ۵۳ | شاعری | ۶۲ |
| اہل خاندان کی دشمنی | ۴۷ | قاضی کے تقرر کا واقعہ | ۵۳ | معدلت گستری | ۶۳ |
| شام پر حملے کے ارادے | ۴۸ | وفات | ۵۴ | ولی عہدی | ۶۳ |
| خاتمہ بغاوت | ۴۹ | عمارات | ۵۵ | سیرت | ۶۴ |
| سیرت | ۵۰ | مسجد اعظم | ۵۶ | عبادت گذاری | ۶۵ |
| نماز جمعہ | | مدارس | ۵۷ | حکومت | ۶۵ |
| دادرسی | | مہمان سرائے | ۵۷ | وفات | ۶۵ |
| خطابت | | دیوان | ۵۷ | سلطان الحکم | ۶۶ |
| معاملہ فہمی | ۵۰ | امام | ۵۷ | عدل گستری | ۶۷ |
| استقلال | ۵۱ | سلطان ہشام بن عبدالرحمٰن الداخل | ۵۸ | ایک واقعہ | ۶۸ |
| لہو ولعب سے اجتناب | ۵۱ | تخت نشینی | ۵۸ | وزراء | ۶۸ |
| نظام حکومت | ۵۱ | اندفاع | ۵۹ | قاضی | ۶۹ |
| سخاوت | ۵۱ | دربار ہشام | ۶۰ | خطیب | ۶۹ |
| ایک واقعہ | ۵۱ | منبر | ۶۰ | قاضی القضاۃ | ۶۹ |
| ہر دلعزیزی | ۵۲ | العادل | ۶۰ | وفات | ۷۳ |
| خطبہ میں نام | ۵۲ | مسلمانوں کا تمدنی اثر | ۶۰ | | |


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| مضمون | صفحہ |
|---|---|
| سلطان عبدالرحمن ثانی | ۷۴ |
| اصلاحات | ۷۵ |
| تعمیر محلات | ۷۶ |
| واٹر ورکس | ۷۶ |
| پل و مساجد | ۷۶ |
| جہاز | ۷۶ |
| علماء کی قدردانی | ۷۶ |
| ایک واقعہ | ۷۷ |
| اخلاق | ۷۸ |
| رواداری | ۷۸ |
| ولی عہدی | ۷۹ |
| فتنہ | ۸۰ |
| وفات | ۸۰ |
| سلطان محمد اول | ۸۱ |
| سلطان عبدالرحمن ثالث | ۸۵ |
| تخت نشینی | ۸۵ |
| فوج کشی | ۸۶ |
| نظام حکومت | ۸۸ |
| قصر زہرا | ۹۱ |
| سفراء مغرب | ۹۴ |
| علمی ترقی | ۹۷ |
| شاہراہ | ۹۸ |
| روشنی | ۹۸ |
| آبادی | ۹۸ |
| صفائی | ۹۸ |
| آب رسانی | ۹۸ |
| دروازے | ۹۹ |
| حلقے | ۹۹ |
| ربض (محلے) | ۹۹ |
| قاضی منذر | ۹۹ |
| نماز استسقاء | ۱۰۰ |
| ملکہ مرجان | ۱۰۱ |
| خلیفۃ الحکم ثانی المستنصر باللہ | ۱۰۲ |
| تخت نشینی | ۱۰۲ |
| جنگیں | ۱۰۵ |
| مذہب | ۱۰۸ |
| آثار | ۱۰۸ |
| اخلاق | ۱۰۹ |
| الحکم کا دربار علمی | ۱۱۰ |
| خفیہ | ۱۱۰ |
| شعراء | ۱۱۰ |
| مورخین | ۱۱۱ |
| سلطان ہشام ثانی المؤید باللہ | ۱۱۲ |
| ابن ابی عامر المنصور وزیر ہشام ثانی | ۱۱۳ |
| مذہبیت | ۱۱۷ |
| منصور کی زندگی کے چند واقعے | ۱۱۹ |
| واقعہ (۱) | ۱۲۱ |
| واقعہ (۲) | ۱۲۲ |
| علماء کی قدردانی | ۱۲۵ |
| عبدالملک ملقب بہ المظفر "حاجب" | ۱۲۷ |
| نوٹ | ۱۳۰ |
| مرائے اندلس | ۱۳۳ |


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| موحدین | ۱۳۵ | ابوالحسن شاہ غرناطہ | ۱۶۵ | کاغذ | ۱۸۷ |
| علماء قرطبہ | ۱۴۱ | مسلمانان غرناطہ پر مظالم | ۱۷۲ | توپ و بارود | ۱۸۷ |
| تباہی کے اسباب | ۱۴۵ | اندلسی عربوں کا | | بری بحری قوت | ۱۸۸ |
| اقتدار نصاریٰ | ۱۴۸ | زمانہ علوم وفنون | ۱۷۵ | ڈاک خانہ | ۱۸۸ |
| اشبیلیہ | ۱۵۱ | اور سائنس | | عہدہ قضاۃ | ۱۸۸ |
| علماء اشبیلیہ | ۱۵۳ | علم نباتات | ۱۷۷ | صنائع | ۱۸۸ |
| طلیطلہ | ۱۵۴ | علم حیوانات | ۱۷۸ | اصول سیاست | ۱۸۹ |
| ممالک و قریہ اندلس | ۱۵۵ | فن طب | ۱۷۸ | ترقی تجارت | ۱۸۹ |
| جزیرۃ الخضراء | ۱۵۵ | ایجادات | ۱۷۸ | تنعم و شان | ۱۹۰ |
| طریف | ۱۵۵ | تعلیم نسواں | ۱۸۰ | جہاز رانی | ۱۹۰ |
| قادس | ۵۵ | تاریخ | ۱۸۱ | جنگی فنون | ۱۹۰ |
| طنطو | ۱۵۵ | شاعری | ۱۸۲ | مذہبیت | ۱۹۰ |
| غرناطہ | ۱۵۸ | فنون لطیفہ کی ترقی | ۱۸۴ | مردم شماری | ۱۹۱ |
| بردج | ۱۶۰ | علماء اندلس | ۱۸۴ | اخلاق و عادات | ۱۹۱ |
| دیوان خاص | ۱۶۰ | فلسفہ | ۱۸۷ | رواداری | ۱۹۱ |
| تاریخ غرناطہ | ۱۶۲ | قطب نما | ۱۸۷ | ختم کتاب | ۱۹۲ |


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# تعارف

تاریخِ اسلام کے ایک مختصر اور جامع نصاب کی ترتیب کا مسئلہ شروع ہی سے کارکنانِ "ندوۃ المصنفین" کے پیشِ نظر تھا اور وہ اس کی ضرورت محسوس کر رہے تھے، چنانچہ ادارے کے قیام کے چند ماہ بعد ہی یہ خدمت قاضی زین العابدین صاحب فاضلِ دیوبند (قاضی شہر میرٹھ) کے سپرد کی گئی، قاضی صاحب نے شوق، تن دہی اور خوش اسلوبی سے اس کام کی ابتداء کی اور ۱۹۳۹ء کے ختم پر اس سلسلے کا حصہ اول "نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم" مرتب ہو گیا جسے محسنین و معاونینِ ادارہ کی خدمت میں ۱۹۴۰ء کی مطبوعات کے ذیل میں پیش کر دیا گیا دوسرا حصہ "خلافتِ راشدہ" ۱۹۴۲ء کے شروع میں تیار ہوا اس حصہ کا معیار مضامین، زبان اور حجم کے اعتبار سے پہلے حصے سے کافی بلند تھا، تیسرا حصہ خلافتِ بنی امیہ بھی اسی معیار کے مطابق ترتیب دیا گیا، یہ دونوں حصے علی الترتیب ۱۹۴۲-۴۳ء کی مطبوعات میں شامل کر کے ممبروں کو دے گئے اور بہت سے اسکولوں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں میں انھیں داخلِ نصاب کر لیا گیا،

۱۹۴۳ء کے بعد سے کچھ ایسے موانع پیش آتے رہے کہ قاضی صاحب موصوف ارادے کے باوجود یہ سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔

اور یہ مفید کام کئی سال تک نامکمل حالت میں یوں ہی پڑا رہا یہاں تک کہ ۱۵؍ اگست ۱۹۴۷ء کو ملک آزاد ہوا تو دہلی کے آسمان کا رنگ ہی بدلنے لگا اور ۷؍ ستمبر ۱۹۴۷ء کا آفتاب آفتابِ محشر بن کر افقِ دہلی پر کچھ اس طرح طلوع ہوا کہ صحیح معنی میں قیامت برپا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہوگئی ندوۃ المصنفین اور اس کے ارادوں کی بساط اُلٹ کر رہ گئی اور اس کی زندگی کا سارا نقشہ ہی منقلب ہوگیا۔

جنوری ۱۹۴۹ء میں جب کام کے بکھرے ہوئے سروں کو از سرِ نو جوڑنا شروع کیا تو دوسری اہم تالیفی ضرورتوں کے ساتھ "تاریخ ملت" کے اس ٹوٹے ہوئے سلسلے کو مکمل کرنے کی ضرورت بھی سامنے آئی اور اس دفعہ یہ خدمت ملک کے مشہور مصنف جناب مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی کو سونپی گئی، مفتی صاحب اپنی زود نویسی اور کثرتِ تالیفات کے لئے شہرت عام رکھتے ہیں اور جو کام کرتے ہیں محنت وانہماک سے کرتے ہیں مجھے امید ہے کہ اس مشکل اور حد درجہ نازک وقت میں جناب مؤلف اس سلسلے کو جلد سے جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے یہ مبارک اور مفید خدمت آپ ہی کے قلم سے انجام پذیر ہوگی اور جس کام کو ایک "قاضی" نے شروع کیا تھا وہ ایک "مفتی" کے ہاتھ سے پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

تاریخوں کی عام ترتیب کے مطابق خلافت بنی اُمیہ کے بعد "خلافت عباسیہ" آنی چاہئے تھی لیکن فاضل مؤلف نے خلافت عباسیہ سے پہلے خلفائے بنی اُمیہ اندلس کا تذکرہ مناسب جانا تاکہ تاریخ ملت کے حصہ سوم و چہارم میں بنو اُمیہ شام اور بنو اُمیہ اندلس دونوں کی تاریخ پوری ہو جائے یقین ہے قارئین اس جدت کو پسند کریں گے اب خدا نے چاہا "خلافت عباسیہ بغداد" کے دونوں حصے بھی جلد ہی طباعت کے مرحلے سے گذر کر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچیں گے اور بقیہ حصے بھی جلد جلد طبع ہوتے رہیں گے۔

عتیق الرحمن عثمانی
ناظم ندوۃ المصنفین
۲۷ رشوال ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۴۹ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ

سلاطین اندلس کی تاریخ لکھنے سے پہلے ان کے اسلاف کے جہان بانی کے واقعات اور کارنامے اجمالاً ذکر کیے دیتے ہیں کیونکہ عموماً مورخین نے خلفائے بنی امیہ کے مثالب پر نظر زیادہ رکھی محاسن پر توجہ کم کی۔

شاہان عالم کے مقابلہ میں خلفائے بنی امیہ کا درجہ بہت بلند نظر آتا ہے۔ مگر مورخین اسلام نے جب ان کا مقابلہ کیا خلافت راشدہ کو سامنے رکھا۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ خلفائے بنی امیہ شہنشاہ تھے۔ صحیح معنی میں خلفائے راشدین کے جانشین نہ تھے کیونکہ خلافت راشدہ حقیقی معنی میں "اسلامی حکومت" تھی۔ فاتحانہ سرگرمیوں کے ساتھ عدل و انصاف میں قیاصرہ روم و شاہان عجم سے بڑھے ہوئے تھے۔ یہ ضرور ہے کہ ان کا ساطمطراق نہ تھا بے شک ان کی سادگی تھی دامن تجاملات تکلفات سے پاک و صاف تھا۔ گو جائز حدود کے اندر شریعت اسلامیہ نے عیش و تنعم کی اجازت دی ہے لیکن ہر وہ شے جو سادگی اور جب وہ عمل کے خلاف ہو وہ اسلامی روح کے منافی سمجھی گئی خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم صحیح نمونہ تھے ان کے دور تک اسلام کی سادگی قائم رہی۔ باوجودیکہ اس عہد میں فتوحات کی کثرت سے اموال کی فراوانی بڑھی ہوئی تھی صحرائے عرب میں گنگا جمنی دریا بہنے لگے۔ ایران و روم کے خزانے کھنچ کھنچ کے مدینہ کی گلیوں میں آ گئے مگر مسلمانوں کی سادگی میں کوئی فرق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ آسکا۔ خلیفۃ المسلمین کے جسم مبارک پر پیوند لگا کرتہ ہوتا اور نہ امیر جَو کی روٹی جو روغن زیتون سے کھائی جاتی۔ دربار کے لئے کوئی قصر نہ تھا صرف مسجد تھی جہاں اصحاب شوریٰ (جلیل القدر صحابہ) جمع ہوتے اس جگہ سے مفتوحہ علاقہ کا کلی انتظام کیا جاتا۔ اس عہد خجستہ کے خاتمہ کے بعد جو حکومت قائم ہوئی وہ شاہنشاہی تھی صرف بیعت کا طریقہ ضرور قائم رکھا گیا۔ امیر معاویہ حکومت بنی امیہ کے بانی مبانی تھے۔

خلفائے بنی امیہ میں خلافت راشدہ کی طرح اسلامی روح نہ تھی لیکن یہ حضرات عربوں کی جملہ خصوصیات کے ضرور حامل تھے بلکہ افضل یہ ہے اس کے تحفظ کا بھی لحاظ رکھا بقول علامہ ابن خلدون "ان میں عربی عصبیت پوری طرح موجود تھی۔"

بنی امیہ کا پایۂ تخت دمشق (شام) رومیوں کا ملک تھا مسلمان اس سے متاثر ہوئے مگر پھر بھی وہ بچے رہے۔ ایران کے تمدن و تہذیب کا غلبہ نہ ہونے پایا لیکن اپنا اثر ضرور ڈالا۔ البتہ بنی عباس عجمی تمدن سے متاثر ہو گئے بنی امیہ نے عربی خصوصیات و شعار کو بڑی حد تک برقرار رکھا۔

بنی امیہ کا نظام حکومت مقدمات سیاسیہ سے بالکل ناآشنا تھا ان کے نظام کی بنیاد قوت، بسالت، اور عربی شجاعت پر قائم رہی۔ گو بعض بنی امیہ خلفائے راشدین کے قدم بقدم چلے زیادہ حضرات نے راستہ غلط اور آئین اسلام کے خلاف اختیار کیا۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کہ ان کے دور میں فتوحات کو جس قدر وسعت ہوئی اسلام کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ خلافت راشدہ میں اگرچہ اسلام کی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہو چکا تھا تاہم مجاہدین کرام کا قدم حدود عرب دیار شام اور مصر و ایران سے آگے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بڑھ سکا تھا لیکن خلفائے بنی امیہ کے دور میں طرابلس۔ طنجہ۔ اندلس۔ چین۔ ہند۔ قسطنطنیہ۔ عراق۔ تونس۔ مراکش۔ خراسان۔ فارس۔ توران۔ طبرستان۔ جرجان۔ سجستان۔ افغانستان سبھی اسلام کے زیرنگیں آگئے اور بحر و بر پر ان کا کوئی مدمقابل نہ رہا تھا۔ "اگر وہ آپس کی خانہ جنگی کا شکار نہ بنتے تو کیا عجب کہ تمام ربع مسکون پر مسلمان تسلط کر چکے ہوتے۔" بقول لیبان۔ "جس طرح عرب تھوڑے عرصہ میں ملک کے بڑے حصہ پر متصرف ہو گئے اسی طرح علوم و فنون پر چھا گئے تھے۔"

آنحضرت صلعم کی وفات سے ایک سو برس کے اندر ہی اندر خلافت راشدہ اور خلفائے بنی امیہ کے دور میں تہذیب و تمدن عدل و انصاف کے ساتھ علم و ہنر کی پرورش اور رفتہ رفتہ عرب قوم کا جزلاینفک بن گئی تھی۔"

---

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# کثرتِ فتوحات

اولین خلفائے بنی امیہ میں ملکی فتوحات ہوئیں مگر ولید کا زمانہ خصوصیت رکھتا ہے۔ علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں کہ:-

"اس نے اپنے زمانہ میں جہاد کو قائم کیا اور اس کی خلافت میں بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئیں[۱]"

یہ فتوحات ہشام تک وسعت اختیار کرتی رہیں علامہ مسعودی نے مروج الذہب میں لکھا ہے کہ:-

"ہشام نے عمدہ لباس عمدہ فرش اور عمدہ آلاتِ حرب تیار کرائے فوجی کام کے لئے سپاہی تیار کئے[۲] اور سرحد کو مضبوط کیا۔"

## بحری جنگ

بحری جنگ کا آغاز عہد امیر معاویہ سے شروع ہو گیا تھا اس کو ہر زمانہ میں خلفا نے ترقی دی اور ساحلی قلعہ بندی کا انتظام کیا اور جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے۔

---

[۱] تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۲۴ [۲] مروج الذہب صفحہ ۱۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نظامِ حکومت

خلافت راشدہ میں خلفا مجلس شیوخ سے انتظامی امور اور حکومت کے نظم و نسق میں امداد لیا کرتے۔

اس مجلس کے عناصر ترکیبی میں جلیل القدر صحابہ و اعیان مدینہ و سرداران قبائل داخل تھے مسجد نبوی میں اس مجلس کا اجلاس ہوتا تھا خلیفہ اس مجلس کے مشورہ کے بغیر کسی امر کا قطعی فیصلہ نہ کرتا تھا۔ اسلام کا نظامِ حکومت خلافت راشدہ کے تیس سالہ دور میں بڑی حد تک جمہوری رہا۔"

خلافت راشدہ کے بعد نظامِ حکومت امیر معاویہ کے ہاتھ آئی انھوں نے خلافت کو حکومت کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پہلا نظام سیاسی بدل کر شخصی حکومت کی بنا ڈال دی۔ ان کے بعد کے لوگوں نے سیاسی مصلحتوں کے سامنے مذہبی اصول ثانوی درجہ پر رکھ دئے۔"

## شہری نظام

عہد بنی امیہ میں اسلامی سلطنت کا دائرہ عمل وسیع ہو گیا تھا اس لئے پانچ بڑے صوبے بنا دئے گئے۔

(۱) حجاز یمن اور عرب وسطی۔

(۲) مصر۔ مصر کا مرتفع حصہ۔ مصر کا نشیبی علاقہ۔

(۳) عراق عرب (بلاد بابل اور اشور قدیم) عراق عجم (بلاد فارس) عمان۔ بحرین۔ کرمان۔ سجستان۔ کابل۔ خراسان۔ بلاد ما وراء النہر اور سندھ پنجاب کے علاقے (ایک بڑا صوبہ قرار دیا گورنر عراق کے ماتحت کیا گیا) کوفہ صدر مقام تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۔ بلاد الجزیرہ۔ ارمینیہ۔ آذر بائیجان اور ایشائے کوچک۔

۵۔ شمالی افریقہ اس کے حدود مغربی مصر بلاد اندلس جزیرہ سسلی بسرڈانیہ بلیارہ اس کا صدر مقام قیروان تھا۔ گورنر افریقہ طنجہ۔ بحیرہ روم کے جزائر اور بلاد اندلس پر حاکم مقرر کرتا تھا جس کا دارالحکومت قرطبہ ہوتا تھا۔[1]

**فوج** بنی امیہ نے فوجی نظام کو کمال کی حد تک پہنچا دیا۔ عبدالملک نے جبری فوجی بھرتی کا قانون بنایا۔ اس کے عہد میں فوج میں عربی عنصر زیادہ تھا افریقہ اور بلاد اندلس کی تسخیر کے بعد بربر قوم سے بھی خدمات لی گئیں۔

**نظامِ پولیس** پولیس افسر کو صاحب شرطہ کہتے تھے۔ ہشام بن عبدالملک نے اس محکمہ کو بہت توسیع دی ایک نیا محکمہ نظام احداث قائم کر کے اس محکمہ کو سپرد کر دیا۔

**نظامِ مالیات** مالیات کا صحیح نظام اور آمد و صرف میں توازن ریاست کا اہم عنصر ہے۔ ابتدائی دور میں مالیات کا شعبہ (بیت المال) تھا۔

بیت المال کے اہم ذرائع آمدنی۔ خراج۔ جزیہ۔ زکوٰۃ۔ فئی۔ مال غنیمت اور عشر تھے۔ خراج وصول کرنے کے لئے باقاعدہ افسر مقرر تھے بنی امیہ نے خراج کا نظم و نسق اعلیٰ پیمانہ پر کیا تھا۔ عبدالملک خراج کے بددیانت افسروں کو برطرف کرنے کے بعد نہایت سختی سے ان کی ثروت کا جائزہ لیتا تھا۔

**جزیہ** جزیہ کی رقم ایک معین مقدار کا نام ہے جو ذمیوں سے حفظ جان و مال پر لی جاتی۔ خراج اور جزیہ میں فرق یہ تھا کہ خراج زمین سے لیا جاتا تھا لیکن

---

[1] مسلمانوں کا نظم مملکت صفحہ ۲۰۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہونے کا سپر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جزیہ جانوں کا ٹیکس تھا اسلام لانے پر معاف ہو جاتا۔ دولتمندوں سے ۴۸ درہم (بارہ روپیہ سالانہ) متوسط طبقہ سے ۲۴ درہم (چھ روپیہ سالانہ) ادنیٰ طبقہ سے ۱۲ درہم (تین روپیہ) غریبوں، بے بسوں، اپاہجوں، مجنونوں، اور مفروروں، عورتوں، بچوں، راہبوں سے نہ لیا جاتا جزیہ وصول کرنے میں عدل و انصاف اور نرمی کا برتاؤ کیا جاتا۔

**عشر** سامان کا ۱/۱۰ حصہ اُن غیر مسلم تاجروں سے لیا جاتا تھا جو دار الحرب سے دار الاسلام میں تجارت کرنے آتے تھے سال میں ایک دفعہ لیا جاتا۔

**حقوق مساوی** عمر بن عبد العزیز نے عرب عجم کے مسلمانوں کے معاشی، سیاسی اور تمدنی حقوق مساوی قرار دئے تھے عربوں کی طرح عجمی مسلمانوں کے وظائف بھی مقرر کئے گئے تھے۔

**دفاتر** عہد بنی امیہ میں حکومت کا نظام چار بڑے محکموں میں تقسیم تھا۔ دیوان خراج۔ دیوان رسل و رسائل۔ غلہ اور دوسری پیداوار کے انتظام کا محکمہ۔ دیوان خاتم۔

**عربی زبان** تمام محکموں میں عربی زبان رائج نہ تھی عبد الملک نے تمام صیغوں کی زبان عربی کر دی۔ حجاج بن یوسف کے دفتر میں صالح نامی تھا جس نے دفتر کو فارسی سے عربی میں منتقل کیا۔[۵] ورنہ فارسی یونانی میں دفاتر کے کام ہوتے تھے۔ عربی زبان قرار دینے سے سیاسی اور ادبی دونوں حیثیت سے اثر پڑا۔ مناصب پر عرب ممتاز ہوئے۔ ادبی اثر یہ پڑا کہ بہت سے فارسی اور رومی اصطلاحات معرب ہو گئے۔ گورنروں نے بھی اس پر عمل کیا۔

---

۵ ادب سلطانیہ صفحہ ۱۱۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملک شام میں ولید کے زمانہ میں سلیمان بن سعید کاتب نے دفتر کو رومانی سے عربی میں منتقل کیا۔ مصر میں عہد ولید ۸۲ھ میں والی مصر عبداللہ بن عبدالملک نے ابن یربوع فزاری حمصی سے قبطی کے دفتر عربی میں ترجمہ کرائے۔ غرضکہ اس طرح پر اسلامی حکومت کے کل دفتر عربی میں آ گئے۔"

**دربار شاہی** عہد خلفائے راشدین میں مسجدیں جائے دربار تھیں اجتماعی اور سیاسی اغراض کا یہی مرکز تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ سے بادشاہ کی شان و شوکت اور دربار کے جاہ و جلال کا آغاز ہوا اس کے جانشینوں نے تمام وہ درباری کروفر اور لوازمات اختیار کیے بلاذری لکھتا ہے

"عبدالملک پہلا خلیفہ تھا جس نے جاہ و جبروت کے تمام لوازم اختیار کیے۔ خلیفہ تخت شاہی پر جلوہ فرما ہوتا تھا۔ دائیں جانب امراء کی نشست ہوتی تھی اور بائیں جانب سلطنت اور شاہی محل کے ممتاز افراد بیٹھتے تھے۔ سامنے کھڑے ہو کر سلاطین کے سفراء، شعراء، اہل قلم اور فقہاء وغیرہ اپنی اپنی عرضداشتیں پیش کرتے تھے۔"

**حجابت** خلفائے راشدین نے ملاقات کی عام اجازت دے رکھی تھی امیر معاویہ نے سب سے پہلے دروازہ پر حاجب مقرر کیے۔ حاجب اعلیٰ عہدہ دار ہوتا تھا وہ خلیفہ اور ملاقاتی کا درمیانی تھا۔ حاجب کے ذریعہ خلیفہ تک استدعا پہنچائی جاتی تھی۔ عبدالملک نے حاجب ... مقرر کیے تو یہ ہدایت کر دی۔ مؤذن۔ ڈاکیہ اور کھانے کیلئے بلانیوالے کو کبھی میرے پاس

---

سلہ فہرست ابن ندیم۔ سلہ فتوح البلدان از احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری (ج ۳ ص ۲۰۰)

سلہ مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۲۰۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہر وقت آنے کی اجازت ہے[۱]

عبدالملک بن مروان نے اپنے بھائی عبدالعزیز گورنر مصر کو نصیحت کی تھی
دیکھو! حاجب کے فرائض اپنے اہل ترین آدمی کے سپرد کرنا وہ تمہاری زبان
اور دل و دماغ ہے۔ اسے ہدایت کرنا وہ ملاقات کے خواہشمند کے مرتبہ نیز کہ
حالات اور ضروریات کی اہمیت سے پہلے آگاہ کرے اس کے بعد اگر تم
ضرورت سمجھو تو بلا لو ورنہ واپس کر دو۔[۲]

**محکمہ قضاۃ** بنی امیہ کے زمانہ میں قضاۃ کا عہدہ خلفائے راشدین کے عہد میں جیسا تھا ویسا ہی قائم رہا۔ پھر دارالخلافہ کے لئے قاضی کا انتخاب خود خلیفہ کرتے اور امراء منتخب کرتے یا دربار خلافت سے مقرر کر کے علاقوں میں بھیج دئے جاتے۔

**انتظام ملک** مفتوحہ ممالک میں پہلے سے بہت زیادہ رعایا کی فلاح و بہبود کا انتظام کیا گیا۔ تمدنی معاشرتی حالت درست کی۔ زراعت کا معقول انتظام۔ رفاہ عام کے متعلق ضروری خدمات انجام دیں۔ ملکوں کو ترقی کے راستہ پر لگایا۔

حضرت امیر معاویہ نے ذرائع آب پاشی کو نہایت ترقی دی جیسا خلاالفا میں ہے۔ [بخ صفحہ]

مدینہ شریف اور اس کے اطراف میں بہت سی نہریں جاری تھیں
اور امیر معاویہ کو اس کا خاص اہتمام تھا۔
ان کے عہد میں نہر کظالہ۔ نہر ازرق اور نہر شہدار وغیرہ بنیں[۳]

---

[۱] مقدمہ ابن خلدون [۲] الفخری فی آداب السلطانیہ صفحہ ۱۵ اور مجالہ سلمانوں کا نظم مملکت [۳] وفاء الوفا صفحہ ۳۰۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امیر نے پہاڑوں کی بعض گھاٹیوں کے گرد بند بندھوا کران کو بھی تالاب کی صورت میں بدل دیا جس میں پانی جمع ہوتا تھا اور ان سے زراعت کی پیداوار کو جو ترقی ہوئی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ان نہروں کے ذریعہ سے ڈیڑھ لاکھ وسق خرما اور ایک لاکھ وسق گندم کی پیداوار ہوئی۔[۱]

سلیمان بن عبد الملک نے مکہ میں آب شیریں کا ایک چشمہ جاری کرایا جس کا پانی سیسے کے نل کے ذریعہ مسجد حرام تک پہنچایا جاتا تھا۔ پھر ایک فوارے کے ذریعہ سے ایک سنگی حوض میں گرتا تھا جو رکن اسود اور زمزم کے درمیان تیار کرایا گیا تھا۔

ہشام نے بھی مکہ معظمہ کے راستہ میں متعدد حوض و تالاب تیار کرائے تھے

یزید نے بصرہ کے لوگوں کے لئے نہر کھدوائی جس کا نام نہر عمر تھا۔

عمال بنی امیہ نے بھی نہر بصرہ میں کثرت سے کھدوائیں جن کے نام فتوح البلدان میں تحریر ہیں۔

**راستے** ولید نے رفاہ عام کے جہاں اور بہت سے کام کئے اس سلسلہ میں عرب سے سنگستانی مقام میں راستے ہموار کر دئے اور جگہ جگہ چاہ کھدوائے۔[۲]

**مہمان خانہ** خلفائے بنی امیہ نے مہمان خانے تیار کرائے۔[۳]

**شفاخانہ** مؤرخ یعقوبی لکھتا ہے۔ ولید پہلا شخص ہے جس نے مریضوں کے لئے شفاخانے بنائے۔

**بیکسوں کی امداد** ولید نے یتیموں اپاہجوں اور گداگروں کے لئے وظائف جاری کئے۔ یتیموں کی تعلیم و تربیت کیلئے معلمین کا تقرر کیا۔

---

[۱] سیرت عمر بن عبد العزیز صفحہ ۷، [۲] ابن اثیر [۳] یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۳۴۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اندھوں کے لئے آدمی رکھے اپاہجوں کو خادم دئے جوان کی ضروریات کو پورا کرتی علامہ ابوالفرج ولید ثانی کے لئے لکھتا ہے:۔

جب ولید بن یزید خلیفہ ہوا تو اس نے شام کے اپاہجوں اور اندھوں کے لئے وظائف مقرر کئے اور ہر ایک کو کپڑے عطا کرتا تھا۔"

## تعمیرات

امیر معاویہ پہلے فرد ہیں جنھوں نے اپنے عہد میں شاندار عمارتیں بنوائیں۔ یعقوبی لکھتا ہے "انھوں نے عمارتیں شاندار بنوائیں"۔[1]

عبدالملک بن مروان علاوہ فاتح ہونے کے فن تعمیر کا مزلی تھا اس نے مدینہ کی مسجد اور یروشلم میں قبۃ الصخرا اور ایک دوسری مسجد (مسجد الاقصیٰ) ۶۶ھ مطابق ۶۸۶ء سات سالہ خراج مصر کے صرف سے تعمیر کرائی۔ ان مسجدوں کی تعمیر کے لئے عبدالملک نے شاہ روم کو معماروں کے لئے لکھا[2]۔ اس کے بیٹے خلیفہ ولید نے مسجد الاقصیٰ کو ترقی دی اور جامع مسجد دمشق پر آٹھ کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ صرف کئے اور مسجد نبوی کی توسیع و تعمیر کرائی۔ آداب السلطانیہ میں ہے۔[3] " اس کو عمارات اور قلعہ وغیرہ بنانے کا نہایت ذوق تھا۔

## نئے شہر بسائے

حجاج بن یوسف ثقفی سا ظالم و جابر اس نے عہد عبدالملک میں کوفہ اور بصرہ کے درمیان "واسط" شہر بسایا۔ سلیمان بن عبدالملک نے رملہ آباد کیا۔ محل کی تعمیر ہوئی مسجد اور کنوئیں بنوائے۔ تالاب کھدوائے۔ عقبہ بن نافع نے قیروان (افریقیہ) آباد کیا ایسے اور بھی شہر ہیں جو عہد بنی امیہ کی یادگار ہیں۔

---

[1] مختصر جلد اول صفحہ ۲۰۳ [2] تمدن عرب صفحہ ۲ [3] آداب السلطانیہ صفحہ ۱۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**انتظامِ ڈاک** امیر معاویہ نے سب سے پہلے یہ محکمہ قائم کیا اس غرض سے مختلف مقامات پر تیز گھوڑے بارہ بارہ میل پر مقرر تھے جن کے ذریعہ سے خبر رسانی میں آسانیاں ہو گئیں۔

**دیوان خاتم** امیر معاویہ نے خاص محکمہ قائم کیا اس محکمہ سے فرمان صادر ہوتے اس کی باضابطہ دفتر میں نقل رہتی فرمان پر مہر لگتی۔ زیاد نے اس محکمہ کو بڑی ترقی دی۔ سرکاری کاغذات لکھنے کے لئے فصیح عرب اور موالی مخصوص کئے۔

**ٹکسال** عبد الملک نے رومی سکوں کے بجائے ۶۹۵ء میں سونے کا دینار اپنے نام سے اور چاندی کا درہم جاری کئے۔ ٹکسال دمشق میں پہلے پہل قائم کی۔ دوسرے خلفاء نے عراق۔ واسط۔ جزیرہ میں ٹکسالیں قائم کیں۔

**ترقی صنعت و حرفت** عبد الملک کے زمانہ میں کارخانہ پارچہ بافی قائم ہو گئے تھے مگر سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں پارچہ بافی کی صنعت کو بہت بڑی ترقی ہوئی۔ چنانچہ مسعودی لکھتا ہے

"اور اس کے زمانہ میں یمن۔ کوفہ۔ اسکندریہ میں رنگین اور عمدہ کپڑے بنے گئے اور لوگوں نے ان کپڑوں کے جبے، چادریں، پاجامے، عمامے اور ٹوپیاں پہنیں [2]۔

**شاہی لباس** عبد الملک کے زمانہ تک شاہی لباس روم سے بن کر آتا تھا پھر مصر سے آنے لگا۔ لباس پر اب ابن روح القدس نقش و نگار کی شکل میں بنا ہوتا۔ عبد الملک کو اس کے معنی کا علم ہوا تو اسکو گراں گذرا۔

---

[1] یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ [2] مروج الذہب صفحہ ۲۱۱ [3] مروج الذہب صفحہ ۲۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اس نے اپنے بھائی عبدالعزیز بن مروان گورنر مصر کو لکھا کہ "اب ابن روح القدس کی جگہ لا الٰہ الا اللہ نقش و نگار کی شکل میں بنایا جائے اور اپنے حدود خلافت میں مصری پارچے پہننے اور خریدنے کی ممانعت کر دی اور خلاف ورزی کی صورت میں سزائیں دی جانے لگیں۔ پارچہ بافی کے کارخانے قائم کئے جانے لگے۔ بلکہ حکومت کی طرف سے ایک محکمہ دیوان طراز کے نام سے قائم کیا گیا۔"

یہ دفتر شاہی پارچہ بافی اور ان کے اسماء اور القاب کو خوشنما بننے کیلئے کارخانوں میں انتظام کرتا تھا۔[1] اور اہل فوج کی تنخواہ کی تقسیم بھی اس دفتر سے متعلق تھی۔

## کارخانہ کاغذ سازی

۸۸ھ میں یوسف بن عمر نے مکہ معظمہ میں قطن (روئی) سے کاغذ بنانے کا کارخانہ قائم کیا تھا۔

موسیٰ بن نصیر فاتح افریقہ نے مغرب کے علاقوں میں کتان وغیرہ سے کاغذ بنانے کا طریقہ مروج کیا۔ ریشم سے بھی کاغذ بنایا جاتا تھا۔[2] انھیں ایام میں ایسے کاغذ تیار ہونے لگے تھے جس میں آدمی کو اپنا چہرہ تک نظر آ سکتا تھا۔

---

عله سیاست نظم مملکت ۲۱۶ عله ذنیات الاسلاف للشہاب المرجانی صفحہ ۲۳۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# رعایا کی خوشحالی

مذہب حکومت اخلاقی قانون فرض تمام اجتماعی چیزوں کا آخری نتیجہ صرف یہ ہے کہ دنیا فارغ البالی سے زندگی بسر کرے اور اس نتیجہ کے لحاظ سے عمر بن عبدالعزیز کا دور حکومت دنیا کے کل بادشاہوں سے زیادہ کامیاب رہا۔"

بیہقی دلائل میں لکھتے ہیں:۔

عمر بن عبدالعزیز نے صرف ڈھائی برس خلافت کی لیکن اس مختصر زمانہ میں یہ حالت ہو گئی کہ لوگ ان کے عمال کے پاس بکثرت مال لیکر آتے تھے کہ فقرا کو دیدو لیکن ان کو اپنا مال واپس لیکر جانا پڑتا تھا۔

طبقات ابن سعد میں محمد بن قیس سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا کہ مستحقین پر صدقہ تقسیم کیا جائے لیکن میں نے دوسرے سال دیکھا کہ جو لوگ صدقہ قبول کرتے تھے وہ خود صدقہ دینے کے قابل ہو گئے۔"

## رعایا کی خبر گیری

ولید خود رعایا کی خبر گیری رکھتا تھا ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ تھی۔ اشیاء کے نرخ کی نگرانی خود کرتا ولید خود بازاروں میں جا کر چیزوں کی قیمت طے کر کے ان کو مقرر کرتا۔[1]

---

[1] تاریخ اسلام حصہ اوّل صفحہ ۲۱۴

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# علوم وفنون کی ترویج واشاعت

اسلامی علوم وفنون میں کوئی فن ایسا نہیں ہے جس کی ترتیب تدوین تہذیب وپرداخت اور ترقی واشاعت میں خلفائے بنی اُمیہ کی مساعی کو دخل نہ ہو۔"

**قرآن مجید** قرآن مجید پر اعراب بنی اُمیہ کے زمانہ میں لگائے گئے حجاج بن یوسف نے ابو اسود دولی سے امتیازی نقاط اور تحریر عبارت کے ساتھ اعراب لگوا کر مروج کیے[1]۔ ابوالاسود الدؤلی قاضی الکوفہ تابعی جلیل.... الذی نسب الیہ علم النحو ویقال انہ اول من تکلم فیہ قال ابن خلکان وقیل انہ توفی فی خلافت عمر بن عبد العزیز۔

**حفظِ قرآن** حفظ قرآن کے طریقہ کو وسیع کیا۔ ولید لوگوں کو ہمیشہ حفظ قرآن کی ہدایت دیتا تھا۔ حفاظ کو فیاضانہ صلے عطا کرتا اور جو لوگ قرآن حفظ نہیں کرتے تھے اُن کو سزا دیتا[2]۔

**تفسیر** بنو امیہ کے زمانہ میں یہ فن مدون ہوا اور انھیں کے زمانہ میں بڑے بڑے مفسرین پیدا ہوئے۔ تفسیر کی پہلی کتاب جو سعید ابن جبیر کی کوفی متوفی ۹۵ھ نے لکھی وہ عبدالملک کے حکم سے لکھی گئی[3]۔

**تدوین حدیث** علم حدیث کی تدوین وتالیف کا شرف بھی بنو امیہ کو حاصل ہے سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس سے تفسیر کے علاوہ مجموعہ حدیث بھی یادگار ہے[4]۔

---

[1] ابن خلکان تذکرہ حجاج [2] البدایۃ والنہایۃ الجزاء الثامن صفحہ ۳۱۲ [3] عقد الفرید اخبار ولید، [4] میزان الاعتدال ذہبی [5] سنن دارمی باب من رخص فی کتاب العلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام ابو عمرو بن العلاء عہد بنی امیہ میں تھے۔ بصرے میں قیام تھا۔ اغانی میں لکھا ہے

| | |
|---|---|
| کانت کتبہ التی کتب عن العرب الفصحاء قد ملأت بیتا له الی السقف (اغانی ج ۱ صفحہ ۲۲۵) | ابو عمرو بن العلاء نے فصحائے عرب کی جن چیزوں کو لکھ کر جمع کیا تھا اُن کی کتابوں سے چھت تک کمرہ بھرا ہوا تھا |

ابو قلابہ متوفی سنہ ۱۰۴ھ ان کے یہاں بھی علمی سرمایہ تھا۔ الذہبی کہتے ہیں۔

"ابو قلابہ کا جب انتقال ہوا تو وفات سے پہلے اپنی کتابوں کے متعلق انھوں نے وصیت کی تھی کہ ایوب سختیانی (ان کے شاگرد) کے سپرد کر دی جائیں۔ کتابیں جب ایوب کے پاس آئیں تو ایک اونٹ کا نصف بار تھیں[۵۱]"

طبقات ابن سعد میں ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے کہا۔

"ہمارے پاس عبد اللہ بن عباس کے مولیٰ کریب نے ابن عباس کی کتابیں رکھی تھیں جو ایک بار شتر تھیں[۵۲]"

جب عمر بن عبد العزیز سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپ نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم[۵۳] کو لکھا کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث اور سنت آپ کو ملے اس کو لکھ لیجئے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں علم حدیث مٹ نہ جائے اور علما فنا نہ ہو جائیں اور آپس میں مجالست کرو تاکہ جو شخص نہیں جانتا وہ بھی جان جائے[۵۴]"

امام شہاب زہری کو بھی احادیث جمع کرنے کا حکم دیا باوجودیکہ شہاب زہری عبد الملک کے زمانہ سے احادیث کے جمع کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ اور اس کے

(نوٹ) سعید بن جبیر کے نام سے جو تفسیر ہے وہ عطا بن دینار کے نام سے مشہور ہوئی (معارف قرآن از مولانا اسلم ۵۱ تذکرۃ الحفاظ الذہبی ج ۱ ص ۹۰ ۵۲ طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶ ۵۳ قاضی مدینہ مشہور کے تھے خاندان انصار سے تھے۔ تابعی تھے حدیث و خبر کے بڑے امام مانے جاتے تھے (تاریخ و تدوین حدیث از مولانا اسلم) ۵۴ بخاری کتاب العلم کیف یقبض العلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہنے سے ایک مجموعہ حدیث کا اس کے لڑکے کی تعلیم کیلئے تیار کردیا تھا۔[ع۱] مغازی میں کتاب تالیف کی علامہ ابن عبد البر جامع بیان العلم میں لکھتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم محدث قاضی مدینہ کہتے تھے کہ عمر بن عبد العزیز نے ہم کو احادیث کے جمع کرنیکا حکم دیا ہم نے دفتر کے دفتر لکھے۔ عمر نے جہاں جہاں ان کی حکومت تھی ایک ایک دفتر بھیج دیا۔[ع۲] ابوبکر بن حزم نے رسول کی سنتیں جمع کرکے عمر بن عبد العزیز کے پاس بھیجا وہ انتقال کرچکے تھے[ع۳] ابو قلابہ تابعی جن کا ذکر پیشتر آچکا ہے[ع۴]۔ بشیر بن نہیک صنعانی[ع۵]۔ خالد بن معدان شامی کلاعی[ع۶]۔ رجا بن حیاۃ فلسطینی تابعی[ع۷]۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود[ع۸]۔ جابر بن عبد اللہ تحریری سلیمان بن قیس[ع۹]۔ صالح بن کیسان جامع سنن رسول[ع۱۰]۔ وہب بن منبہ کامل الیمانی صنعانی[ع۱۱]۔ خلاص بن عمرو الہجری البصری متوفی ۱۱۵ھ ان سب کے احادیث کے مجموعے تھے۔

ولید بن یزید کے قتل کے بعد جب احادیث و روایت کا دفتر ولید کے کتب خانہ سے منتقل ہوا تو صرف شہاب زہری کی مرویات اور تالیفات گھوڑوں اور گدھوں پر لاد کر لائی گئیں[ع۱۲]۔

(نوٹ) جابر بن عبد اللہ کی روایتوں کا مجموعہ وہب تابعی مذکور نے تیار کیا تھا جو اسمٰعیل بن عبد الکریم کے پاس تھا[ع۱۳]۔

روایات ابی ہریرہ کا مجموعہ ہمام بن منبہ نے تیار کیا تھا جو صحیفہ ہمام کے نام سے تھا[ع۱۴]

ع۱ تہذیب الاسماء جلد ۱ ص ۹۱ ع۲ زرقانی ص ۱۰ سطر ۹ و فتح الباری ع۳ تذکرۃ الحفاظ ع۴ مسند جلد ۱ ص ۴۴۰ ع۵ تہذیب ج ۶ ص ۲۱۳ ع۶ تذکرۃ الحفاظ ع۷ تذکرۃ الحفاظ ص ۹۰ ع۸ ابن سعد ص ۹۰! ع۹ مقدمہ کشف الظنون ص ۲۶۔

ع۱۳ تہذیب ج ۶ ص ۲۱۲

ع۱۴ مسند امام ابن حنبل۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## اصولِ لغت

عہد بنی امیہ میں اصول لغت کی تدوین ہوئی۔ ابو اسود دولی نے زیاد بن امیہ سے اجازت لے کر نحو کے قواعد وضع کئے۔ ان سے عنبسہ بن مہران المیری نے اس کی تعلیم حاصل کی اسی سلسلہ سے خلیل منسلک تھے۔

## تاریخ

فن تاریخ کی تدوین و ترتیب عہد بنی امیہ میں ہوئی۔ سب سے پہلے انہیں کے زمانے میں تاریخی کتابیں تصنیف ہوئیں ایک طرف تو فن سیر و مغازی کے بڑے بڑے علماء مثلاً وہب بن منبہ محمد بن مسلم الزہری۔ موسیٰ بن عقبہ عوانہ جو اس فن کے متعلق کتابوں کی تدوین و تالیف میں مصروف تھے۔ دوسری طرف خلفائے بنو امیہ کو فن تاریخ کے ساتھ خود نہایت شغف تھا۔

علامہ مسعودی نے مروج الذہب میں لکھا ہے کہ امیر معاویہ ہمیشہ عشار کے بعد بیٹھ کر تاریخی واقعات سنتے جب رات کا ثلث حصہ گذر جاتا تو سو جاتے پھر اٹھتے اور دوبارہ یہی مشغلہ شروع ہو جاتا۔ متعدد لڑکے تاریخی کتابیں لے کر آتے اور ان کو پڑھ پڑھ کر سناتے۔ جب اس پر قناعت نہ ہوئی تو یمن سے ایک عالم کو جس کا نام عبید بن شریہ تھا بلایا اور اس سے بہت سے تاریخی واقعات سنے اور ان واقعات کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے ان کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا جس کا نام اخبار الماضیین ہے۔ جعادۃ العبدی نے امیر معاویہ کے لئے کتاب الامثال لکھی۔ عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں عائش عبید بن شریہ نے کتاب الامثال لکھی اور کتاب الملوک لکھی (فہرست ابن ندیم ص ۱۳۲) عاش عبید بن شریہ الی ایام عبد الملک ولہ من الکتب کتاب الامثال۔ کتاب الملوک اخبار الماضیین (ابن ندیم)

---

۱؎ الفہرست ابن ندیم ص ۶۱ ۲؎ ابن خلکان ج ۲ ص ۳۸۰ ۳؎ فہرست ابن ندیم ص ۱۳۲
۴؎ اصابہ کشف الظنون تذکرۃ الحفاظ بحوالہ سیرت عمر بن عبد العزیز ص ۱۰۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہشام کے شوق و ایما سے عربی لٹریچر میں اور بھی مفید تاریخی تصنیفات کا اضافہ ہوا۔ چنانچہ جبلہ نے اس کے لئے ایران کی بعض تاریخی کتابوں کا ترجمہ فارسی سے عربی میں کیا۔ ہشام نے اور بھی مترجمین کے ذریعہ سے کتاب تاریخ الملوک الفرس کا ترجمہ کرایا جس میں ایرانی سلطنت کے قوانین اور مشاہیر ایران کے حالات تھے۔[۱]

عبدالملک ابن محمد بن ابی بکر بن عمرو بن حزم الانصاری نے عہد بنی امیہ میں کتاب المغازی لکھی جس کو ہارون الرشید کی خدمت میں پیش کیا۔[۲]

## یونانی علوم کے ترجمے

امیر معاویہ کا پوتا خالد بن یزید جس کی کنیت ابو ہاشم ہے اس کو حکومت سے لگاؤ نہ تھا۔ اس نے علوم دینی حاصل کرنے میں سعی بلیغ کی اس کے شیخ الحدیث حضرت دحیہ تھے۔ حضرت رجا بن حیاۃ اور امام شہاب زہری جیسے جلیل القدر محدث اس کے شاگرد تھے۔

ابن ندیم الفہرست میں لکھتا ہے:۔

"خالد بن یزید بن معاویہ کان خطیباً شاعراً جامعاً فارذا رأی وھو اوّل من تراجم لہ کتب الطب والنجوم وکتب الکیمیا"۔[۳]

ابن خلکان لکھتا ہے کہ:۔

خالد نے چند مصری علمائے طب کو بلا کر اپنے پاس رکھا انھوں نے دمشق میں رہ کر علمی کتابوں کے ترجمے کئے۔ ان علماء میں ایک پادری مریانوس تھا جس نے خالد کو علم کیمیا کی تعلیم دی اور اصطفان نے اس فن کی کتابیں عربی میں خالد کے لئے نقل کیں۔[۴]

اس نے ایک معمل (لیبورٹری) قائم کی، علماء ملازم رکھے۔ آثار الباقیہ میں ہے:۔

خالد نے معمل قائم کیا جہاں اپنے کیمیاوی تجربات کے نتائج معلوم کر کے چند رسائل میں محفوظ کر دئے۔

---

[۱] کتاب التنبیہ والاشراف ص ۱۰۶ [۲] المعارف ص ۱۲۰ [۳] الفہرست ص ۳۹۴ [۴] ابن خلکان ج ۲ ص ۱۶۸

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اِس کو طب میں بھی دستگاہ کامل تھی۔ فنِ کیمسٹری کا بانی خالد کہا جاتا ہے محقق البیرونی خالد کو اسلام کا سب سے پہلا حکیم (فلسفی) قرار دیتا ہے[۵۱]۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں:

اوّل من تکلم فی علم الکیمیاء ووضع فیھا الکتب وبین صفۃ الاکسیر والمیزان ونظر فی کتب الفلاسفۃ من اھل اسلام خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان واول من اشتھر ھذا العلم عنہ جابر بن حیان الصوفی من تلامذۃ خالد کما قیل[۵۲]

خالد کا ۸۵ھ میں انتقال ہوا[۵۳]۔

**طب** یہ حقیقت ہے کہ یونانی علوم و فنون کے ترجمہ کی ابتداء بنی امیہ ہی کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ چنانچہ ابن اثال نے امیر معاویہ کیلئے یونانی زبان سے طب کی متعدد کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا اور یہ پہلا ترجمہ تھا جو اسلام کی دورِ حکومت میں کیا گیا۔

مروان بن حکم کے زمانہ میں سرجویہ نے سریانی زبان سے عربی زبان میں ایک طب کی کتاب کا ترجمہ کیا۔ یہی کتاب تھی جس کو عمر بن عبد العزیز نے شام کے کتب خانہ میں پایا اور ممالک محروسہ میں اس کے مختلف نسخے تقسیم کیئے[۵۴]

ہشام کے زمانہ میں ایرانی تاریخ کے علاوہ بعض یونانی کتابوں کا ترجمہ بھی ہوا چنانچہ ابو جبلہ نے ارسطو کے اُن خطوط کا ترجمہ کیا جو اُس نے سکندر کو لکھے تھے۔

غرضکہ دوسری السنہ سے عربی میں عہدِ بنی امیہ میں کثرت سے کتابیں منتقل ہونے لگی تھیں۔

---

۵۱ آثار الباقیہ ص ۳۰۲ ۵۲ کشف الظنون ص ۳۴۱ ۵۳ کتاب الاغانی ج ۱۶ ص ۴۴
۵۴ مختصر الدول ص ۱۹۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## شعر و شاعری

عہد بنی امیہ میں عربی شاعری نے بھی فروغ پایا۔ ایام جاہلیت کے کلام میں جو خوبیاں تھیں وہ تھیں مگر اس عہد کے کلام میں بلند اور نازک تخیلات سے ایک عجیب قسم کی لطافت لچک اور سلاست پیدا ہو گئی تھی جریر۔ فرزدق[1]۔ اخطل وغیرہ نے بنی امیہ کے درباروں میں تربیت پائی تھی۔

ادب کی کتابوں میں یہ تمام ذخیرہ محفوظ ہے اس جگہ تفصیل کی ضرورت نہیں غرضکہ بنی امیہ کا دور علمی شاندار ہے اور ان کے بعض علمی آثار آج بھی باقی ہیں۔

یہ تھی عہد بنی امیہ کی علمی تمدنی ترقی جس کی طرف سے مورخین چشم پوشی کرتے رہے۔

---

[1] الفرزدق واسمہ ہمام بن غالب بن صعصعۃ بن ناجیہ تمیمی البصری۔ خلوانی ملکت یمنی و تلی۔ لکان علی للقدر الخیار۔ البدایۃ والنہایۃ الجزء التاسع ص ۲۶۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# عربوں کا تمدن شام میں

موسیو لیبان لکھتا ہے کہ :-

خلفائے بنی امیہ کے زمانہ میں شام کا تمدن ایک اعلیٰ درجہ پر پہنچ گیا۔ عربوں نے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت انصاف اور انسانیت سے برتاؤ کیا اور ان کو پوری آزادی مذہب کی دے رکھی تھی۔ ان کے عہد میں کلیسہ مشرقی و مغربی دونوں کے رئیس اساقفہ کو اس قدر آرام ملا جو انہیں اس وقت تک اپنی علوے حکومت میں ہرگز نصیب نہ ہوا تھا۔ شام کے تمام بڑے شہر۔ بیت المقدس، صیدون، دمشق۔ صور بہت ہی سرسبز ہوگئے اور حرفت اور فلاحت نے بے انتہا ترقی کی فتح ہونے کے ساتھ ہی اس ملک میں اعلیٰ درجہ کی ترقی شروع ہوگئی۔ عربوں کو علوم یونان و روم کا ایسا ہی جوش پیدا ہوگیا جیسا کہ انھیں لڑنے کا جوش تھا ہر طرف مدارس کثرت سے قائم ہوگئے اور چند روز میں شاگرد استادوں کا مقابلہ کرنے لگے، اور علوم و شاعری و صنعت میں ترقی نمایاں ہونے لگی۔ دمشق جوان کا دارالسلطنت تھا مرکزی شہر تجارت کا بن گیا۔ یہاں علمی اور حرفتی ترقی کی شہرت دور دور تھی طبی مدرسہ۔ قصور شاہی تمام عالم میں مشہور و معروف تھے۔[۱]

از :-

(انتظام اللہ شہابی)

۱ تمدن عرب ص ۱۴۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# تاریخ اندلس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# اندلس

جزیرہ نما ملک اندلس یوروپ کے مغربی جنوبی حصے کی طرف واقع ہے۔ اس کے اور ملک افریقہ کے درمیان صرف بارہ میل کا سمندر جو بحر ظلمات (بحر محیط) کو بحر متوسط سے ملاتا ہے جس کو آبنائے طارق کہتے ہیں حائل ہے۔ اس ملک کے مشرق کی جانب بحر متوسط اور شمال کی طرف جبل البرتات (پیرانیز) جو ملک فرانس کو سرحد اندلس سے جدا کرتا ہے اور بے آف بسکے واقع ہیں غرب کی جانب ملک پرتگال اور بحر ظلمات اور جنوب کی طرف آبنائے طارق اور ملک افریقہ اس کے حدود کو ختم کرتے ہیں۔

## قدیم تاریخ

اندلس (اسپین) کے قدیم باشندے قوم سلیٹ سے تھے جن کا اصلی وطن فرانس تھا ان کے بعد اور بھی اقوام مثل آئی بیری، فینیقی قرطاجنی یہاں آئے اور رہ پڑے ۳۰۰ ق م اہل روم اس پر حملہ آور ہوئے۔ دوسری مرتبہ کی جنگ میں جو پیونک کے نام سے مشہور ہے قرطاجنیو کو شکست ہوئی چنانچہ ۴۵۰ء تک اہل روما قابض رہے۔ پھر شمالی وحشی قوموں نے اندلس پر قبضہ کر لیا ان کے بعد ایک دوسری بت پرست قوم گاتھ کو عروج حاصل ہوا مگر دو سو برس سے زیادہ ان کا یہ اقتدار نہ رہا۔

گاتھ کے زمانہ میں اندلس کے باشندے نصف سے زیادہ غلامی کے پھندوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ ریاست چھوٹے بڑے جاگیرداروں میں بٹی ہوئی تھی۔ اور زمیندار غلاموں سے کاشت کا کام مثل جانوروں کے لیا کرتے تھے۔ ذرا سی خطا یا عدول حکمی پر نہایت بیرحمی سے یہ لوگ قتل کر دیئے جاتے۔ ان کے مذہبی پیشوا بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسے ہی تھے۔ لاطینی عیسائیوں کا دور دورہ تھا۔ وٹیزا کو قوم نے تخت سے اتار کر ریرک (راڈرک) کو اپنا بادشاہ بنایا۔ کچھ عرصہ تک متانت اور سنجیدگی سے کام لیا آگے چل کر عیاش اور کاہل بن گیا اور امراء کی بہو بیٹیوں کو تاکنے لگا۔ گورنر سوطا کونٹ جولین کی لڑکی فلورنڈا دارالسلطنت طلیطلہ میں بغرض تحصیل علم آئی ہوئی تھی اس کو جبراً اپنے تصرف میں لایا۔ اس کی خبر جولین کو لگی .... چونکہ جولین خاندان وٹیزا کا رکن اعظم تھا اس واقعہ سے اس نے برا اثر لیا۔ اور یہی گورنر عربوں کو اندلس کی طرف متوجہ کرنے کا باعث ہوا۔

شمالی افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر سے جولین ملا۔ انھوں نے خلیفہ ولید بن عبدالملک کی منظوری لے کر جنرل طارق بن زیاد کو جولائی ۷۱۱ء ۹۱ھ میں عرب اور بربریوں کی بیس ہزار فوج کے ساتھ ہسپانیہ روانہ کیا جس نے گاڈتھ فرما نروا راڈرک کو دریائے بار بیٹ کے دہانہ پر شکست دی۔ اس کے بعد آرکاڈنیا۔ قرطبہ۔ ملاغہ۔ ایلودیرا اور ٹولیڈو (طلیطلہ) فتح ہو گئے۔

سنہ ۷۱۵ء میں ولید نے شام میں موسیٰ بن نصیر کو طلب کیا۔ یہ طارق کو لیکر معہ گاتھک شہزادوں اور مال غنیمت کے دمشق پہنچا۔ ولید کے بعد سلیمان خلیفہ ہوا اس نے موسیٰ کے ساتھ برا سلوک کیا۔ آخر میں موسیٰ حجاز میں بحالت افلاس وفات پا گئے اس جگہ خلفائے بنی امیہ کی طرف سے جو اندلس کے گورنر مامور ہوئے صرف ان کے نام لکھے دیتے ہیں تفصیلی حالات جلد سوم میں آچکے ہیں۔

(۲۴ امرائے اندلس جو منجانب ولید۔ سلیمان۔ عمر بن عبدالعزیز۔ یزید۔ ہشام مقرر ہوئے)

| نام والی | مدت حکومت | کیفیت |
| --- | --- | --- |
| طارق ابن زیاد | شوال سنہ ۹۲ تا سنہ ۹۳ جمادی الاول | |
| موسیٰ بن نصیر | سنہ ۹۳ تا سنہ ۹۵ | |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| نام والی | مدت حکومت | کیفیت |
|---|---|---|
| عبدالعزیز بن موسیٰ | ۹۵ھ تا ۹۷ھ | |
| ایوب بن حبیب اللخمی | ۹۷ھ تا ۹۸ھ | |
| الحر بن عبدالرحمٰن الثقفی | ۹۸ھ تا ۱۰۰ھ | بغیر حکم خلیفہ منجانب فوج حاکم ہوئے |
| السمح بن مالک الخولانی | ۱۰۰ھ تا ۱۰۲ھ | |
| عبدالرحمٰن بن عبداللہ الغافقی | ۱۰۲ھ تا ۱۰۳ھ | |
| عنبسہ بن سحیم الکلبی | ۱۰۳ھ تا ۱۰۷ھ | |
| عذرہ بن عبداللہ الفہری | شعبان ۱۰۷ھ تا شوال ۱۰۷ھ | |
| یحییٰ ابن سلمۃ الکلبی | ۱۰۷ھ تا ۱۰۸ھ | |
| عثمان ابن ابی عبیدہ | ۱۰۸ھ تا ۱۰۹ھ | |
| عثمان ابن ابی نسعہ الخثعمی | ۱۰۹ھ تا ۱۱۰ھ | |
| حذیفہ بن الاحوص القیسی | ۱۱۰ھ تا ۱۱۱ھ | |
| الہیثم بن عبداللہ الکلابی | ۱۱۱ھ تا ۱۱۳ھ | |
| محمد بن عبداللہ الاشجعی | ۱۱۳ھ تا ۱۱۳ھ | چار ماہ |
| عبدالرحمٰن بن عبداللہ الغافقی | ۱۱۳ھ تا ۱۱۴ھ | |
| عبدالملک بن القطن الفہری | ۱۱۴ھ تا ۱۱۶ھ | |
| عقبہ بن الحجاج | ۱۱۶ھ تا ۱۲۳ھ | |
| عبدالملک بن القطن الفہری | ۱۲۳ھ تا ۱۲۳ھ | دوبارہ حاکم مقرر ہوئے |
| بلج ابن بشر العیاض القشیری | ۱۲۳ھ تا ۱۲۴ھ | |
| ثعلبہ بن سلامۃ العاملی | ۱۲۴ھ تا ۱۲۵ھ | |
| ابوالخطار بن ضرار الکلبی | ۱۲۵ھ تا ۱۲۷ھ | |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



| نام والی | مدت حکومت | کیفیت |
|---|---|---|
| ثوابہ بن سلامہ الجزامی | سنہ ۱۲۷ھ تا سنہ ۱۲۹ھ | |
| یوسف بن عبدالرحمٰن الفہری | سنہ ۱۲۹ھ تا سنہ ۱۳۸ھ | یہ آخری حاکم منجانب بنی امیہ مقرر ہوا |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# روداد چھیالیس سال

## سنہ ۹۲ھ تا سنہ ۱۳۸ھ

طارق بن زیاد کی فتوحات سنہ ۹۲ھ سے آخری گورنر اندلس یوسف بن عبدالرحمٰن الفہری تک اندلس میں حمیری شامی اور عراقی عرب قبائل کثرت سے آکر آباد ہو گئے تھے اور افریقہ سے بھی بربری پہنچ گئے تھے۔ عرب بربریوں کو حقارت سے دیکھتے ان دونوں کی آپس میں اور شامی عراقی حمیری (یمنی) کی باہمی سیاسی منافقت رہتی اس سے خانہ جنگی کی نوبت پہنچ جاتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اندلس بدنظمی کا شکار ہو گیا اس کے سوا حکام کا طریقہ بھی اچھا نہ تھا ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک گروہ عظیم اس امر کے لئے مستعد ہو گیا کہ اسپین میں کوئی جدید حکومت قائم کی جائے۔

اس زمانہ میں وہاں یہ شہرت اڑ گئی کہ خلیفہ ہشام کا پوتا سفاح کے ہاتھ سے بچ کر افریقہ آ گیا ہے اور قبیلہ زناتہ کے یہاں مقیم ہے۔ الداخل کے پہنچنے پر میدان موافق تھا جلد برسر اقتدار ہو گیا اور نئی حکومت قائم ہو گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# امیر عبدالرحمٰن الداخل

امیر عبدالرحمٰن بن معاویہ بن خلیفہ ہشام اموی۔ معاویہ نے ۲۱ برس کی عمر میں ۱۱۸ھ میں انتقال کیا عبدالرحمٰن ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ خلیفہ ہشام کے زیر سایہ عبدالرحمٰن کی پرورش و تعلیم ہوئی۔ خلیفہ کا یہ خیال تھا کہ عبدالرحمٰن کو ہی اپنا ولی عہد مقرر کرے اس وجہ سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور تربیت اس شہزادہ کو دی گئی[1] اپنے کنبہ میں عبدالرحمٰن بلند حوصلہ شہزادہ تھا۔

عبدالرحمٰن کی عمر دس برس کی تھی کہ ایک دن اپنے بھائیوں کے ساتھ رصافہ گیا۔ رصافہ قنسرین کے علاقہ میں ایک بڑا عالیشان قصر تھا جہاں خلیفہ ہشام اکثر سکونت رکھا کرتے تھے۔ یہ بچے جب قصر کے دروازے کے پاس پہنچے تو ادھر سے مسلمہ برادر ہشام گھوڑے پر سوار آ رہے تھے۔ بچوں کو دیکھ کر گھوڑے کو روکا اور پوچھا کہ یہ کس کے بچے ہیں؟ جب معلوم ہوا کہ معاویہ مرحوم کے ہیں تو آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور یہ کہا کہ معاویہ کے یتیم ہیں" ملازم کو حکم دیا کہ دو دو بچوں کو ترتیب سے دکھاؤ۔ سب بچوں میں عبدالرحمٰن سب سے بھلا لگا۔ اسے اپنے سامنے کاٹھی پر بٹھا کر بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اسی وقت اتفاق سے خلیفہ ہشام محل سے نکلے مسلمہ سے کہا یہ کس کے بچے کو لئے ہوئے گھوڑے پر ٹہلا رہے ہو مسلمہ بولے آپ کے معاویہ مرحوم کا بچہ ہے اور ہشام کی طرف جھکے اور کہا وہ امراب عنقریب آنیوالا ہے جس کا ذکر از روئے نجوم میں کر چکا ہوں

---

[1] خلافت اندلس ص ۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہی بچہ وہ مرد نکلے گا جس کی نسبت آپ کو مجھ سے خاص خاص باتیں معلوم ہو چکی ہیں خلیفہ ہشام نے پوچھا کیا واقعی تم کو اس کا یقین ہے؟ مسلمہ بولے میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اس بچے کے چہرہ اور گردن پر صاف صاف علامتیں اس بات کی موجود ہیں۔"

مسلمہ بن عبد الملک، علم نجوم کا بڑا ماہر تھا اس نے عبدالرحمن کے بشرہ کو دیکھ کر پیشین گوئی کر دی تھی کہ یہ عظیم المرتبت انسان ہو گا۔

خلیفہ ہشام کی نظر التفات کی اس پر زیادہ رہنے لگیں[۵] ہشام بچوں کو جو چیزیں بھیجتا ان میں ہمیشہ عبدالرحمن کے لئے خاص اشیا بھیجتا تھا۔"

ہشام کے بعد شیرازہ حکومت بنی امیہ بکھر گیا جب مروان ابن محمد کے ہاتھ میں زمام حکومت آئی، رہی سہی قوت بھی ڈھگانے لگ گئی۔ ابو العباس عبداللہ نے حکومت سے ٹکراؤ کا ارادہ کیا ادھر شام کی رعایا بیزار اور مروان کے ظلم و ستم سے عاجز اور بددل ہو گئی تھی اہل کوفہ نے ادھر ابو العباس کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کر لی تھی اور سلطنت کا ان کو حقدار سمجھ لیا تھا۔ اہل کوفہ بغاوت کر بیٹھے خلیفہ نے فوج بنی عباس کے مقابلہ کے لئے روانہ کی لیکن آخر کو فتح و نصرت بنی عباس ہی کو نصیب ہوئی۔ ابو العباس مروان کی فوج کو متواتر شکستیں دیتا ہوا دمشق میں داخل ہوا۔ مروان مصر کو چلتا بنا قبل اس کے یہ مصر میں داخل ہو ابو العباس کے بھائی صالح نے مروان کو شہر نصیر میں گرفتار کر لیا اور جمادی الثانی ۱۳۲ھ میں یہ قتل کر دیا گیا۔ سلطنت بنی امیہ کا اس کے بعد خاتمہ ہو گیا اور دور خلافت عباسیہ شروع ہوا۔

---

[۵] عبرت نامہ اندلس ص، ۲۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اب خلیفہ اموی کے اہل خاندان کو تباہی کا منہ دیکھنا پڑا جب عباسیوں نے تاج وتخت حاصل کیا تو ممالک محروسہ میں حکم دیا کہ بنی امیہ کے خاندان کا ایک شخص زندہ نہ رہنے پائے، جہاں کہیں اس خاندان کا کوئی آدمی نظر آتا وہ نہایت بے رحمی سے قتل کیا جاتا۔

عبدالرحمٰن بن معاویہ کسی ترکیب سے اپنے دشمنوں کی نگاہ سے بچکر اپنی بی بی اور لڑکے کے ساتھ دریائے فرات کے قریب ایک خطرناک جنگل میں پناہ گزیں ہوا مگر یہاں بھی بنی عباس کے جاسوس پہنچ گئے تو فرات میں کود پڑا اور دریا سے پار ہو گیا اور افریقہ کی طرف روانہ ہوا۔

عبدالرحمٰن افریقہ پہونچکر اپنے غلام بدر اور سالم اور اپنی بہن ام الاسباغ سے ملا مگر یہاں بھی فضا خراب تھی والی افریقہ عبدالرحمٰن ابن حبیب الفہری، بنی عباس کا حامی اور بنی امیہ کا دشمن تھا۔ اس نے بھی ظلم وستم شروع کر دئے ہمراہیوں کو لے کر بنی رستم کے پاس فروکش ہوا۔ یہ شخص قبیلہ بربر کا تھا۔ عبدالرحمٰن نے یہاں مقیم ہوکر اندلس کے حالات کی جستجو کی۔ اس کے اہل خاندان سے اندلس میں علم برداری کے عہدہ پر مامور تھے۔ چنانچہ اپنے غلام بدر کے ہاتھ ابوعثمان عبیداللہ ابن عثمان اور عبداللہ بن خالد کو خطوط روانہ کئے جن میں وہ احسانات درج تھے جو خلفائے بنی امیہ نے بنی عباس کے ساتھ کئے تھے۔ اس کے بعد اپنے حقوق سلطنت کا اظہار کیا اور ان سے دریافت کیا کہ وہ معاون ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اور جن امور پر ان کی کامیابیاں منحصر ہیں اُن کا تذکرہ بھی کیا اور یہ بھی یقین دلایا کہ آجکل اہل یمن اور بنی مضر میں نزاع پھیلی ہوئی ہے اور یہ آپس کی خانہ جنگیوں میں مصروف ہیں اگر تم ہماری معاونت کروگے تو ہم کامیاب ہو جائینگے"۔

ابوعثمان نے خط پڑھنے کے بعد مدد دینے کے وعدہ کر لیا اور امیر جمیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ابن حاتم سے بھی مشورہ کرنا چاہا۔ امیر یوسف اندلس کا خود مختار گورنر تھا اس سے اور حاتم سے کشیدگی تھی۔ ابو عثمان نے ابن حاتم سے اس واقعہ کا اظہار کیا ابوالجوشن حاتم نے امیر یوسف کی شکایت کی اور کہا ہم تمہارے دوکو موجود ہیں؟ شہزادہ عبدالرحمٰن کو یہاں آنے کا مشورہ دو میں اندلس میں داخل ہوتے ہی امیر یوسف کو اس امر پر آمادہ کروں گا کہ وہ عبدالرحمٰن کو شاہانہ استقبال سے شہر میں لائے اور اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کردے۔ اگر امیر اس پر راضی ہو گیا تو بغیر کشت وخون کے ہی تمہارا مطلب نکل آئے گا اور اگر وہ راضی نہ ہوا تو اسے عہدۂ حکومت سے جدا کر کے تمہارے دوست کو خلیفہ بنادیں گے۔

اس قرارداد کے بعد ابوالجوشن صوبہ طلیطلہ کو روانہ ہوا۔ ابو عثمان اور عبداللہ ابن خالد شہر البیرہ آئے اور انھوں نے راہ میں یہ طے کیا کہ یمانیہ سے ملکر ہی معدسے باہمی چپقلش کرادی جائے اس اثنا میں جمیل بن حاتم نے ان کو مطلع کیا کہ میری رائے اب وہ نہیں ہے مگر ابو عثمان نے ہمت نہ ہاری اس کے ساتھ ۵۰۰ موالی جو بنی امیہ کے یہاں آباد تھے ان کو اپنا لیا۔ ان ہردو نے یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ انجام کچھ ہو عبدالرحمٰن کو اندلس میں بلانا ضروری ہے۔ یمانیہ اور بنی معد میں کچھ دن پہلے شقندہ پر جنگ ہو چکی تھی یمانیہ کو شکست ہوئی اس بنا پر وہ بھی معد سے انتقام لینا چاہتے تھے"

امیر یوسف گورنر اندلس اور جمیل شمالی علاقہ میں مصروف پیکار تھے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر موالی بنی امیہ نے اپنے آقا عبدالرحمٰن کو اندلس میں مدعو کرنے کا ارادہ کر لیا چنانچہ انھوں نے ایک جہاز خرید کر ابو غالب تمام بن علقمہ کو گیارہ آدمیوں اور پانسو دینار کے ساتھ بدر کی ہمراہی میں افریقہ کو روانہ کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بدر کا عبدالرحمٰن انتظار کر رہا تھا قبیلہ نفزہ سے علیحدہ ہو کر بربر مغیلہ میں چند دن سے جو بحر متوسط کے ساحل پر ہے قیام پذیر تھا۔

ایک دن عبدالرحمٰن بعد نماز عصر سمندر کے کنارے ٹہل قدمی کر رہا تھا کہ ایک جہاز کنارہ پر نظر آیا اور ایک شخص کود کر جلد اس کے پاس پہنچا چاہتا تھا۔ عبدالرحمٰن نے تیراک کو پہچان لیا کہ بدر کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے وہ قریب آیا۔ اس سے پوچھا کیا خبر لائے؟ اس نے کہا اچھی خبر لایا ہوں" اور کل حالات شہزادے کو سنا دیئے: اور ان سرداروں کے نام بتائے جو دل سے شہزادے کی نصرت پر آمادہ تھے اور کہا یہ جہاز آپ کو لینے کے لئے آیا ہے۔ ہمراہیوں کو شہزادے کے سامنے پیش کیا اور ان کے سردار کو کہا کہ ان کا نام ابوغالب تمام بن علقمہ ہے۔

نفح الطیب میں ہے:-

بدر نے اپنے آقا کے پاس پہنچ کر معاملہ کے مستحکم و استوار ہونے کی بشارت دی اور تمام بن علقمہ نے بڑھکر اس کی تائید کی عبدالرحمٰن نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ کہا تمام" عبدالرحمٰن نے پھر پوچھا کنیت کہا" ابوغالب" شہزادہ بولا اللہ اکبر اب ہمارا تمام کام پورا ہو گیا اور ہم اللہ کے حول اور قوت سے غالب آ گئے"

اپنے ملنے والے بربریوں میں روپیہ تقسیم کیا گیا اور شہزادہ کو جہاز میں سوار کر کے اندلس روانہ ہوئے۔ جہاز کو رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے سجایا تھا۔ چند روزہ سفر کے بعد جہاز ساحل اندلس المنکب (بندر المنقاب) کی بندرگاہ میں خیریت سے پہونچ گیا۔ یہ غرہ ربیع الاول ۱۳۸ھ کا دن تھا۔

اندلس کے ساحل پر شہزادہ کا خیر مقدم شایان شان کیا گیا ابوعثمان ابو خالد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


یوسف ابن بخت۔ ابوعبیدہ حسین ابن مالک کلبی اور دوسرے امرائے بنی امیہ لب دریا موجود تھے۔ سب سے زیادہ عبید اللہ ابن خالد کو بیحد مسرت تھی۔

باغ الفنتین میں جو حبیب اللہ بن خالد کا نزہت گاہ ارجذونہ اور البیرہ کے درمیان شہر لوشہ سے قریب واقع تھا شہزادہ اقامت پذیر ہوا کچھ دن بعد قلعہ طرش میں سب لوگ آگئے۔ شہزادے کے تشریف لانے کی خبر مشہور ہو کر پہنچ چکی تھی امیر یوسف کو جو خبر لگی اُس نے کچھ تحفے روانہ کیے اور اپنے کنبہ میں شادی کا پیغام دیا مگر ایک ناگوار واقعہ نے صورت پلٹ دی۔ یوسف نے امیر حاتم کو مشورہ کیا اُس نے کہا ہم چل کر شہزادہ سے دو دو ہاتھ کر کے فیصلہ کریں اُس نے کہا پہلے قرطبہ میں فوج درست کی جائے پھر جنگ کی جائے۔ چنانچہ طلیطلہ سے امیر یوسف قرطبہ روانہ ہوا ادھر شہزادہ عبدالرحمٰن سات سو سواروں کے ہمراہ ریہ آیا۔ یہاں کے لوگ معاونت پر آمادہ ہو گئے۔ حاکم شہر عیسیٰ ابن مساود نے بلطف اطاعت قبول کر لی۔ یہاں سے شدونہ اور مورور ہوتے ہوئے یہ لوگ اشبیلیہ میں داخل ہوئے۔ ان شہروں کے حاکم عتاب ابن علقمہ اور ابو الصباح ابن یحییٰ سردار اہل یمن بھی با اظہار اطاعت فرمانبرداری اپنی اپنی فوج کے ہمراہ شہزادہ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ شہزادے نے تمام سرداروں سے مشورہ کیا سب نے قرطبہ پر حملہ کرنے کی رائے دی۔ چنانچہ قرطبہ پر یورش کر دی گئی۔ امیر یوسف مقابلہ کے لیے شہر سے باہر نکلا دونوں فوجیں وادی الکبیر کے متصل میدان مصارہ میں نبرد آزما ہوئیں۔ مگر امیر یوسف کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ عبدالرحمٰن بن یوسف گرفتار ہوا۔ ابن حاتم الوالجوشن یوسف فہری بچ کر نکل گئے۔ ابو الصباح دغا پر آمادہ ہوا اگر شہزادہ بہادر اور بلند اقبال تھا ابو الصباح کی چلی نہیں۔ شہزادہ عبدالرحمٰن دارالسلطنت قرطبہ کی جانب روانہ ہوا شہر میں داخل ہوا اور اعلان کیا گیا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شخص اطاعت کرے گا اُس کی خطا معاف ہے اور لوٹنے والوں کو روک دیا اور محل امیر یوسف میں داخل ہوا محل میں مستورات جس قدر تھیں ان کی حالت بھی خطرناک تھی یمانیہ کے فوجی کچھ لحاظ نہ کرتے تھے۔ یوسف کی بیوی ام عثمان اور اس کی دو لڑکیوں نے عبدالرحمٰن سے امان چاہی ام عثمان نے کہا یا ابن عم ہمارے ساتھ ایسا ہی اچھا سلوک کرو جیسا خدا نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ عبدالرحمٰن نے جواب دیا یقینی آپ کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے"۔ اس وقت صاحب الصلوٰۃ کو حکم دیا جو سوالی یوسف تھے اُن کو بلا کر تمام بیگمات کا سامان دلوا دیا اور اس کے بعد ان کے مہمان رہے۔ غرضکہ چند روز میں شہزادہ ہر دلعزیز ہو گیا حتیٰ کہ اس ملک کے بڑے بڑے حاکموں نے اطاعت قبول کر لی۔ ؎۱

امیر یوسف اور ابی حاتم پھر مقابل آئے مگر شہزادہ نے ان کو رام کر لیا اس کے ابی ۱۳۹ھ سے خلافت اندلس شروع ہوئی۔

---

؎۱ عبرت نامہ اندلس ص ۲۹۶ ج اوّل

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تختِ حکومت پر جلال

شہزادہ، سلطان عبد الرحمٰن کے نام سے سریر آرائے سلطنت ہوا۔ یوسف فہری، ابن حاتم قرطبہ میں رہنے لگے۔ سلطان انصرام سلطنت اور استحکام مملکت کی طرف متوجہ ہوا۔ تھوڑے عرصہ میں ایسا انتظام کیا رعایا کو اطمینان ہو گیا۔ چند امراء بانی فساد کے سوا تمام ملک نے بطیب خاطر غاشیہ اطاعت عبد الرحمٰن کا اپنے دوش پر رکھا۔

امیر یوسف نے پھر بغاوت کی مگر امیر عبد الملک عمر بن مروان نے اس کی مزاج پرسی ایسی کی کہ طلیطلہ بھاگا وہاں ابن عمر انصاری کے ہاتھ پر اس کی شمع حیات ہی گل ہو گئی۔ سلطان بھی مع ہمراہ فوج کے امیر عبد الملک کی اعانت کے لئے گیا ہوا تھا یوسف کے فرار کے بعد سلطان مریدہ میں داخل ہوا یہاں خبر لگی کہ اس کی ملکہ سخت علیل ہے۔ چنانچہ عبد الملک کو صوبہ کا حاکم مقرر کر کے قرطبہ لوٹا پہنچنے کے چوتھے روز اس بیگم سے فرزند وارث تخت و تاج پیدا ہوا اس کا نام "ہشام" رکھا گیا۔

سلطان عبد الرحمٰن نے بخیال رفع فساد ابن حاتم اور یوسف کے لڑکوں ابو الاسود محمد الفہمی اور عبد الرحمٰن کو نظر بند کر دیا کچھ روز بعد ابن حاتم زیادہ شراب پینے کی وجہ سے مر گیا۔ چند ماہ بعد یوسف کے لڑکے نگران کو دھوکہ دے کر چلتے ہوئے عبد الرحمٰن گرفتار ہوا اور قتل ہوا۔ ابو الاسود ۱۶۹ھ تک سلطان کا مقابلہ کرتا رہا اور بالآخر اپنی موت سے مر گیا۔[1]

---

[1] عبرت نامہ اندلس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


خلیفہ ابوجعفر المنصور عباسی نے ۱۴۶ھ میں اندلس پر فوج کشی کی اور اپنے ایک امیر العلاء ابن مغیث التجیبی کو مع فوج کثیر اندلس روانہ کیا۔ اس امیر نے سرحد پر قدم رکھتے ہی شہر سبزا (دبجتہ) کو فتح کیا۔ سلطان کو خبر لگی وہ فوج جس قدر ممکن ہوئی لیکر اشبیلیہ پہنچا۔ مغیث تسخیر اشبیلیہ کے لئے آچکا تھا۔ دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ مغیث مع اپنے افسران فوج کے گرفتار ہوگیا۔ سلطان نے ان قیدیوں کے سر کاٹ کر دمشق اور مکہ بھیج دیئے۔ اس وقت خلیفہ ابوجعفر حج کی غرض سے مکہ آیا ہوا تھا ایک روز صبح کو دربانوں نے خلیفہ کے خیمہ کے سامنے صندوق رکھا پایا تو خلیفہ کے سامنے پیش کیا۔ کھولا گیا تو اس میں خلیفہ کے سپہ سالار حاکم افریقیہ کا سر تراشیدہ رکھا ہوا تھا اس امر کے مشاہدہ سے خلیفہ کو بے حد رنج ہوا۔

## بغاوت اہل یمن

۱۵۱ھ میں یمنیوں نے بغاوت کر دی اور قرطبہ پر فوج کشی کا ارادہ کیا۔ سلطان نے عبدالملک بن عمر حاکم اشبیلیہ کو حکم دیا کہ باغیوں کی سرکوبی کو روانہ ہو۔ عبدالملک نے اپنے بیٹے امیہ کو ہراول لشکر کرکے آگے جانے کا حکم دیا اور عقب میں خود روانہ ہوا۔

امیر امیہ باغی فوج کے پاس جب پہنچ گیا دیکھا فوج مخالف کی تعداد زیادہ ہے گھبرا کر پیچھے ہٹنا شروع کیا تاکہ باپ کی فوج سے ملحق ہو جائے عبدالملک نے دیکھا بیٹا باغیوں کے سامنے سے بھاگ آیا سخت غضبناک ہوا اور امیہ سے کہا "پست ہمت کیا میں نے اس روز کے لئے تجھ کو اپنی فوج کا ہراول مقرر کیا اہل اندلس اور افریقیہ یہ نہیں جانتے کہ ہم نے کس محنت و مشقت سے خون بہا دے کر جان عزیز کے عوض اس ملک کو خریدا۔"

یہ کہکر بیٹے کو قتل کر دیا اور خود مقابلہ کے لئے آگے بڑھا۔ اور ایک جگہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


دوستوں، رشتہ داروں اور افسران فوج کو جمع کر کے یہ کہا کہ:

"کیا ہم مشرق سے اس ملک کی انتہا تک بغیر محنت و مشقت کو پہنچ گئے تھے اور کیا ہم ان سخت مشکلات کو فراموش کر گئے جو ہم کو اپنی کامرانی و فتوحات میں پہنی پڑی تھیں کیا ہمارے جسم میں وہ گردش خون کی باقی نہیں رہی جس نے ہم کو ہمیشہ فتوحات اور اپنے ارادوں میں کامیاب کیا تھا اپنی تلواروں کو غلاف سے نکالو اور مردانہ وار میدان جنگ میں مرنا قبول کرو۔"

اس تقریر کے بعد ہی اہل یمن پر حملہ بول دیا ہر دو طرف کے ۳۰ ہزار افراد قتل ہوئے مگر کامیابی عبدالملک کو ہوئی۔ اتنے میں سلطان فوج لیکر پہنچا اس خبر سے جی خوشی ہوئی ملاہ زخمی عبدالملک سے مخاطب ہوا۔

"اے بھائی میری یہ خوشی ہے کہ میں اپنے بیٹے ولی عہد ہشام کیساتھ تیری بیٹی کی شادی کروں۔"

اس جنگ کے صلہ میں سلطان نے اپنے وفادار امیر کو وزیر اور مشیر سلطنت مقرر کیا اور دولتِ دنیا سے مالامال کر دیا۔

## اہلِ خاندان کی دشمنی

سلطان نے اپنے خاندان کے افراد کو بنی عباس کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے اپنے پاس بلا لیا تھا مگر وہ ایسے کم ظرف نکلے کہ بنی عباس کے مقابل تو آئے نہیں سلطان کی حکومت کے تختہ کو الٹنے کے درپئے ہو گئے۔ سلطان کو سازش کا پتہ لگ گیا۔

عبدالسلام بن یزید بن ہشام اس کا بھانجہ عبداللہ بن معاویہ بن ہشام دونوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ابو عثمان جس کو پہلی خدمت کے صلہ میں وزارت کا عہدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عطا کیا تھا وہ بھی سازش میں شریک تھا مگر بلحاظ حقوق خد مات اس کی جان بخشی کی۔"

المغیرہ ابن الولید بن معاویہ اور ہزیل بن حاتم بھی سازش کے رکن تھے ان کو کچھ دن بعد قتل کرا دیا۔ ایک عرب نے سفارش کی تو سلطان نے کہا۔

"کس قدر تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ جن کی جان و مال بچانے میں میں نے اپنی جان و مال کی پروا نہیں کی ایسے احسان فراموش بلکہ محسن کش نکلے کہ آخر کار میرے ہی مخالف اور دشمن بن گئے جبکہ یہ لوگ دشمنوں کی تلواروں کے خوف سے در بدر اور تباہ حال پھر رہے تھے میں نے ان کی ہر طرح اعانت اور مدد کی اور ان کے واسطے اس ملک میں آرام و آسائش کا سامان مہیا کر دیا۔ مقام شکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے حالات کو ظاہر کر دیا اور ہر ایک نے اپنی بدنیتی اور بداعمالی کی سزا پائی۔"[۱]

## شام پر حملے کے ارادے

۱۶۳ھ میں سلطان کا ارادہ ہوا کہ بنی عباس سے بھی اپنے خاندان کی تباہی کا بدلہ لے اور اپنے بیٹے شہزادہ سلیمان کو اپنا قائم مقام مقرر کر کے اندلس سے روانہ ہو۔ دفعۃً سرقسطہ میں حسین الانصاری کی بغاوت کی خبر لگی۔ سلطان نے سفر ملتوی کیا۔ دیگر امرائے عرب حیات ابن صلابس حاکم اشبیلیہ عبدالغفار بن حامد حاکم نبیلہ اور عمرو حاکم بیزا مشترکہ طاقت سے فوج کثیر کے ساتھ قرطبہ پر حملہ آور ہوئے مگر سلطان نے ان سب کو ایسی شکست دی کہ یہ لوگ گرفتار ہو کر قتل کر دیئے گئے۔ ان واقعات نے امرائے عرب پر بھروسہ جو تھا

[۱] خلافت اندلس ص ۶۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سلطان کو دبانا چاہا۔ اور اس نے اہل بربر کو اندلس آنے کی ترغیب دی بائیس ہزار فوج بربریوں کی بھرتی کر لی گئی بربریوں کو بڑے بڑے عہدے بھی عطا کیے گئے۔

سلطان اندرونی بغاوت کے فرو کرنے میں لگا ہوا تھا۔ قردیلہ بن الفانسو [illegible] نے سرحدی قلعوں و شہروں پر قبضہ کر لیا اس طرح رفتہ رفتہ عیسائی دوبارہ تغال قسطلہ پر قابض ہو گئے۔

ادھر [illegible] عرب نے شارلیمین کو آمادہ کیا کہ وہ اندرونی بغاوت سے فائدہ اٹھائے۔ چنانچہ شارلیمین (فرانس) نے اپنی حکومت پر حملہ بول دیا۔ سلطان نے ڈٹ کر مقابلہ کیا شارلیمین کو ناکام ہو کر واپس جانا پڑا۔

"المقری کہتا ہے شارلیمین نے اندلس پر حملہ کیا لیکن عربوں نے فرانسیسیوں کو شکست دے کر اندلس سے خارج کر دیا۔"

پھر دوبارہ ۱۸۵ھ میں شارلیمین حملہ آور ہوا مگر کچھ سوچ کر سلطان کے پاس سفارت روانہ کی اور اپنی بیٹی کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست [illegible] کی [illegible] سلطان نے شادی کو نامنظور کیا اور صلح پر آمادہ ہو گیا۔[1]

شارلیمین خود بدکار تھا اور اس کی لڑکیاں علانیہ عصمت فروشی کیا کرتیں اس [illegible] اخلاق کی کمیں (تاریخ ہسپانیہ)

**خاتمہ بغاوت**

سلطان نے اپنی حسن تدبیر سے چند سالوں میں بغاوت کا ایک حد تک خاتمہ کر دیا تھا دو چار امیر ایسے رہ گئے تھے جن سے خطرہ تھا مگر وہ ایسا انتظام کر چکا تھا کہ فتنہ اٹھتے ہی دبا دیا جائے۔

---

[1] ہسٹری آف دی سارا سینس ص ۲۷۰ از امیر علی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**سیرت** سلطان نہایت نیک سیرت، اور منصف مزاج تھا اقربا تو کجا اگر رعایا میں سے کوئی مرجاتا تھا تو وہ کیسا ہی غریب کیوں نہ ہو، سلطان جنازہ میں شریک اور بذات خود نماز جنازہ کی امامت کرتا تھا۔"

۵۷ھ میں معاویہ بن صلیح قرطبہ کے قاضی القضاۃ نے انتقال کیا سلطان شریک میت تھا اور بذات خود نماز جنازہ کی امامت کی۔[1]

اگر کوئی شخص بیمار ہوتا عیادت کو خود تشریف لیجاتا غرضکہ اپنی رعایا کی شادی اور غم میں برابر کا شریک تھا۔"

**نماز جمعہ** نماز جمعہ خود پڑھاتا اور خطبہ بڑی فصیح عربی میں پڑھتا۔ اس کا خطبہ شجاعانہ جذبات کا برانگیختہ کردینے والا ہوتا۔

**دادرسی** ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سلطان بعد شرکت میت واپس ہو رہا تھا کہ اثنائے راہ میں ایک معمولی آدمی نے گھوڑے کی باگ کو پکڑ لیا اور کہا۔ اے امیر قاضی نے میرے حق میں ناانصافی کی ہے جس کی داد میں تجھ سے چاہتا ہوں"۔ سلطان بولا اگر تو سچا ہے تو میں تیرے حق میں انصاف کروں گا۔ چنانچہ وہیں کھڑے کھڑے قاضی کو بلا کر سختی سے ان سے کہا۔ قاضی صاحب اس شخص کا انصاف ہونا چاہیئے"۔

**خطابت** سلطان کی تقریر نہایت شستہ اور دلآویز تھی۔

**معاملہ فہمی** عبدالرحمٰن نہایت سنجیدہ اور معاملہ فہم اور منتظم تھا کسی کام کے کرنے میں جلدی نہیں کرتا تھا اور جب کسی کام کا قصد کرلیتا تو پھر اس کو بغیر ختم کئے ہرگز نہ ہٹتا تھا۔[2]

---

[1] عربستان اسپین مصنفہ کونڈے ج ا ص ۲۱۳ [2] خلافت اندلس ص ۷۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**استقلال** مستقل مزاج ایسا تھا بڑی سے بڑی مصیبت کو ہنس کر ٹال دیتا افریقہ کے دوران قیام میں پانچ برس گذرنے پر ہمت نہیں ہارا اارادہ کر چکا تھا کہ اندلس کو زیر نگیں کرنا ہے۔ باوجودیکہ گورنر افریقہ صبیت نے ہشام کے دو لڑکوں کو قتل کرا دیا اور سلطان کے درپے آزار تھا مگر اپنی کوشش میں یہ لگا رہا۔

**لہو لعب سے اجتناب** سلطان تمام عمر کبھی لہو لعب میں مبتلا نہ ہوا۔ اس سے بڑھکر ضرورت سے زیادہ آرام کو اپنے پاس نہیں آنے دیتا تھا۔ ہر وقت حکومت کے کاموں میں لگا رہتا۔

**نظام حکومت** سلطان حکومت کے معاملات میں زیادہ تر اپنی رائے پر بھروسہ کرتا تھا مگر مشکل معاملہ میں اپنے لائق اور خیر خواہ مشیروں کی رائے بھی ضرور لے لیا کرتا۔"

**سخاوت** سلطان فیاض کمال درجہ کا تھا۔ اس کی سخاوت کی دور دور شہرت تھی۔ خلق اور فیاضیاں عام طور پر ضرب المثل بن گئی تھیں۔

جس وقت یوسف الفہری اور دوسرے مخالفوں پر کامیاب ہوا اور اطمینان سے سریر آرائے سلطنت ہوا تو ملک اندلس کے ہر صوبہ اور شہر سے حاکم اور رئیس اطاعت قبول کرنے قرطبہ آئے ان کی تواضع و مدارات خوب کی اور ہر رئیس سے خلوت میں خلق سے پیش آیا اور اس قدر مال و دولت سے ان کو نوازا جو واپس ہوا وہ مطیع و فرمانبردار تھا۔"

**واقعہ** ایک روز ایک غریب عرب بنی قناصرین سے دربار میں آیا اور سلطان سے کہا۔

"یا سلطان خدا تعالیٰ نے تجھ کو بادشاہ اور بے انتہا خزانوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لئے مالک کیا ہے کہ تو غریب اور یتیم اور بیواؤں کے حق میں انصاف اور مدد کرے"

سلطان نے کہا تمہاری ہی مدد ہوگی اور ہر ایسے شخص سے کہہ دو جو تمہارے مثل ہوں ان کے لئے دربار کھلا ہے وہ درخواست میرے سامنے پیش کریں تاکہ میں بذات خود ان کو ہر قسم کی مدد دوں اور ان کو پریشانیوں سے نجات دوں غرضیکہ اس عرب کو خوش و خرم روانہ کیا اور حکم دیا کہ ضرورتمند خود درخواست لے کر میرے سامنے فوراً پیش ہوا کریں۔

کھانے کے وقت کوئی اہل غرض آجاتا تو اس کو اپنے ساتھ شریک طعام کر لیتا پھر اس کی غرض خوشدلی سے پوری کرتا"

**ہر دلعزیزی** سلطان نے اپنے طریقہ عمل سے ہر ایک کو گرویدہ کر لیا تھا ایسے ہر دلعزیز بادشاہ کم گذرے ہیں۔

اہل خاندان کے لوگوں کو بلا کر جاگیریں دیں فوجی اور دیوانی خدمات عطا کیے اور ان کو انتظام سلطنت انصرام مملکت میں مشیر بنایا۔

**خطبہ میں نام** دس برس تک خطبہ میں سلطان ابو جعفر منصور کا نام لیا جاتا رہا مگر عبدالملک بن عمر نے کہا۔ سلطان آپ کا نام خطبہ میں آنا چاہیے کیونکہ صحیح معنی میں آپ خود امیر المومنین ہیں۔ چنانچہ اس دن سے تمام اندلس میں عبدالرحمٰن کا نام خطبہ میں لیا جانے لگا۔

**حاجب** عبدالرحمٰن کے، تمام بن علقمہ۔ یوسف بن بخت۔ عبدالکریم ابن مہران۔ عبدالرحمٰن بن مغیث ابن صید شاہد منصور خود دیگر امراء یہ حاجب تھے۔

**مجلس شوریٰ** سلطان نے ایک وزیر کے بجائے مجلس امراء شوریٰ کی ان

www.KitaboSunnat.com



مشورہ سے ضروری امور مملکت طے کرتا۔ ارکان مجلس شوریٰ میں ابو عثمان مشیر اوّل۔ عبد اللہ بن خالد۔ ابو عبیدہ حاکم اشبیلہ۔ شہید ابن عیسیٰ تلابہ ابن عبید حاکم قرطبہ، ثم ابن مسلم تھے۔

**عہدۂ خطابت** سلطان کے عہد میں ابو عثمان۔ عبد اللہ بن خالد۔ امیہ بن زیاد کے بعد دیگرے عہدۂ خطابت پر مامور رہے۔

عہدہ قضات پر یحییٰ ابن زیاد۔ ابو عمر۔ معاویہ مقرر تھے۔

**حلیہ** سلطان نہایت خوبصورت اور وجیہہ تھا۔ رنگ بہت صاف بال بھورے۔ اس کی صرف ایک آنکھ کام دیتی تھی۔ قوت سامعہ سے بے بہرہ تھا۔

**اولاد** بیس بچے تھے گیارہ بیٹے اور نو بیٹیاں۔[۱]

**قاضی کے تقرر کا واقعہ** سلطان نے قرطبہ کے قاضی کیلئے ندیموں سے مشورہ کیا دونوں شہزادو سلیمان ہشام بھی موجود تھے۔ انھوں نے کہا مصعب کو کیا جائے۔ ہر ایک نے ان کا تقرر پسند کیا۔ مصعب جب آئے تو ان سے کہا تو انھوں نے کہا۔ میں ضعیف ہوں تنہا قضا کا کام سنبھال نہ سکوں گا۔" بادشاہ کو یہ جواب گراں گذرا اور ان سے کہا۔ جائیے۔ بدانشنت ہو ان پر جو آپ کو یہاں لائے تھے۔

صرف یہ تھا غصہ کا اظہار۔ ایک منصور عباسی تھا جس نے عہدۂ قضا کے پیچھے امام اعظمؒ کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا۔

---

[۱] خلافت اندلس ص ۵، ۵۲ عبرت نامہ اندلس ص ۳۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**انتقال** سلطان کا ۱۸۰ھ میں عہد خلیفہ ہارون رشید میں انتقال ہوا اور قرطبہ میں دفن ہوا۔

---

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# عمارات

عبدالرحمٰن نے ملک اندلس میں عربی صنعت اور دستکاری کی بنیاد ڈالی۔ قرطبہ میں مشہور و معروف عمارات سجد اور قصر باغ رصافہ کی تعمیر شروع کی جس کی تکمیل ہشام نے کی۔

سلطان نے اس ملک کی ایک سال کی آمدنی کا پانچواں حصہ (اسی ہزار دینار طلائی) اس عمارت پر صرف کئے تھے۔ قصر کی چھت میں اس قدر سونا چڑھایا گیا تھا کہ جس کی چمک سے دیکھنے والے کی آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔

عبدالرحمٰن اسی قصر میں رہتا تھا۔ قصر کا باغ بھی لاجواب تھا۔ میوہ دار درختوں میں اپنے وطن کی یادگار خرمہ کا درخت بھی لگایا تھا۔ عبدالرحمٰن نے بہت سی عمارتیں، مساجد اور حمام، پل، قلعے ممالک محروسہ میں عامہ خلائق کے آرام و آسائش کے واسطے بنائے تھے۔

سلطان نے دوران حکومت میں سب سے بڑا کام یہ کیا عرب اور بربر میں تعلقات خوشگوار قائم کرا دیے اس دن سے ایک دوسرے کے معاون ہو گئے۔

**امن و امان** یہ زمانہ امن و عافیت سے اہل اندلس پر گذر رہا تھا۔ تعلیم بھی عام کر دی تھی ہر مسلم و غیر مسلم تک علم تحصیل کر سکتا تھا کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ دوسری اقوام کے ساتھ سلطان کے ایسے سلوک تھے جس نے ان کے خیالات پر بڑا اثر کیا اور بہت سے عیسائی آغوش اسلام میں آ گئے۔

**غیور طبیعت** بغاوت کے سلسلہ میں اپنے بھائی ولید کے لڑکے کو جو سلطان نے قتل کرا دیا تھا، اس کا بڑا افسوس تھا۔ چنانچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے ملازم سے کہا تم اس وقت ولید کے پاس جاؤ اور میری طرف سے عذر خواہی کرکے پانچ ہزار دینار دے کر ان سے کہنا آپ کسی دوسری جگہ تشریف لے جائیں کیونکہ میں اس واقعہ سے صدمہ ختم ہوگیا۔ جہاں اگر سامنے ہوگا میں آنکھ نہیں ملا سکوں گا۔ چنانچہ ولید افریقہ چلا گیا۔[1]

## مسجدِ اعظم

میریا کالیکٹ تاریخ اسپین میں لکھتا ہے:۔

"عبدالرحمٰن اپنے ہمراہ مشرق سے علم و ہنر اور بلند عمارت کی عالیشانی اور خوشنمائی کا لایا تھا اور یہ صرف نقشہ جات تیار کرنے میں ہی واقف کار اور ہوشیار نہیں تھا بلکہ عمدہ معمار بھی تھا اور یہ مذکور ہے کہ مسجد اعظم کا سنگ بنیاد (قرطبہ) کو اپنے ہاتھ سے بنانا شروع کیا تھا۔

اس مسجد کی تعمیر میں دو لاکھ سکہ طلائی سے زیادہ صرف کیا تھا اور وہ تخمینا چھ سو فٹ طول اور ڈھائی سو فٹ عرض رکھتی تھی اور شمال سے جنوب تک انیس محرابیں اور اس کے بازو میں مشرق سے غرب تک اکتیس محرابیں تھیں اور ایک ہزار ایک سو ترانوے ستون سنگ مرمر کے نہایت خوبصورت تھے اور انیس کلاں دروازے جانب جنوب کے پیتل کے ڈھلے ہوئے تھے، بیچ کے دروازے میں بالکل سونے کے پتر چڑھے ہوئے تھے اور نو دروازے شرق اور نو دروازے غرب میں تھے۔ مینار کا جو مسجد کا تھا وہ سو چالیس فٹ بلند تھا اور تین سنہرے گولے مینار پر تھے اور گولوں پر بشکل انار مخروطی کلس طلائی تھا۔ روزانہ روشنی

[1] عبرت نامہ اندلس ۳۲۳۔

www.KitaboSunnat.com



کے لیے چار ہزار چھ سو فتیل سوز روشن کئے جاتے تیل کا خرچ تین من سالانہ تھا۔ عنبر، عود اور لوبان خوشبو کے لئے جلتا رہتا اور امام کی جگہ سونے کا چراغدان جلتا تھا اس میں نہایت درجہ کا سامان اور عمدہ صناعی تھی[۵۱]

**مدارس** سلطان نے مساجد سے متعلق مدارس قائم کئے تھے حکومت کیطرف سے آمدنی کا ربع ان پر صرف ہوتی تھی اور ان مدارس کیلئے سلطان نے مختلف ہائے گردی کے اساتذہ نامی گرامی عالم مقرر کیے۔

قرطبہ کے مدارس میں طلباء کثرت سے تعلیم حاصل کرنے لگے تھے۔ یہ طلباء بڑی لیاقت اور قابلیت رکھتے تھے۔ سلطان نے یہ حکم عام دے رکھا تھا کہ امراء کے لڑکے نامی گرامی قضات کے درباروں میں اپنی تعلیم کے علاوہ حدیث اور علم مذہبی حاصل کریں جب ہوشمند ہو جائیں تو خلیفہ کے دربار میں شریک ہوں[۵۲]۔

**مہمان سرا** سلطان نے ہر مسجد کے قریب ایک مہمان سرائے تعمیر کرائی تھی۔ ان میں چند روز تک زائرین اور مسافروں اور سیاح کی مہمانداری کی جاتی تھی اور جب کسی کو ان میں سے ضرورت ہوتی تھی اس کو نقد بھی بطور خیرات دیا جاتا تھا[۵۳]

**دیوان** مسجد سے ہی ملحق دیوان تھا۔ یہاں امراء اور رؤساء آ کر امور مملکت پر مشورہ کیا کرتے تھے۔

**امام** قاضی امامت بھی کرتا ورنہ جمعہ کی نماز خود سلطان پڑھاتا تھا۔

---

۵۱؎ تاریخ اسپین ص ۲۴۶ تمدن عرب از لی بان۔ ۵۲؎ تاریخ اسپین ص ۲۰۱۔ ۵۳؎ تاریخ اسپین ص ۲۵۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# سلطان ہشام بن عبدالرحمٰن الداخل

ہشام سلطان الداخل کی تمام اولاد میں پیارا تھا اس کی کنیت ابوالولید تھی۔ عبدالرحمٰن نے اپنے حین حیات میں ولی عہد مقرر کیا تھا۔ اس کی ماں کا نام "حلیل خاتون" تھا جو ملکہ دوران تھی۔ سن ۱۴۰ھ میں پیدا ہوا۔ بچپن ہی سے علماء اور اہل کمال کی صحبت میں رکھا گیا۔ ابتدائے عمر سے ہی خصائل حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سے متصف تھا"۔

سلطان نے تمام اپنے بچوں کی تعلیم کا خاص طور سے انتظام کیا تھا۔ ہشام اور سلیمان دونوں کو حکم تھا کہ دارالقضا میں جاکر کام سیکھا کریں۔

اور جس وقت مجلس امراء کا انعقاد ہوتا تو شہزادے تا ختم مجلس وہاں موجود رہتے۔ شعراء علماء سلطان کی سالگرہ کے روز نظم ونثر سلطان کی تعریف میں لکھ کر شہزادوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اور جس کی نظم یا نثر سب سے عمدہ ہوتی تھی اس کو انعام دیا جاتا ہے[۱]

**تخت نشینی** سلطان عبدالرحمٰن کی زندگی میں ہشام صوبہ مریدہ کا گورنر تھا وہیں اس کو باپ کے انتقال کی خبر لگی اعیان سلطنت کو جمع کر کے اپنی حکومت کا اعلان کیا اور عنان حکومت اسی وقت سے ہاتھ میں لی۔ رعایا نے بلاعذر عبدالرحمٰن کا جانشین تسلیم کیا۔ وہاں سے قرطبہ آکر تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ باپ کے عہد کے افسران کو برقرار رکھا ابن خالد

۱ عرب ان اسپین از کونڈے ص ۲۱۳ ج ۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی توقیر و منزلت میں کمی نہ کی مگر شہزادے سلیمان نے اپنے دوسرے بھائی عبداللہ کو لے کر فوج کثیر کے ساتھ قرطبہ پر حملہ کیا اور سلطنت کا دعویٰ کیا۔ سلطان ہشام خود مقابل آیا اور ہر دو بھائی شکست یاب ہوئے۔ سرحد پر اس باہمی جنگ و پیکار کی خبر پہنچی وہ بھی ہاتھ پیر مارنے لگے۔ سلطان خود فرانس کی طرف متوجہ ہوا اور شہر "اربونیہ" دوبارہ فتح کیا۔[1] صوبہ جلیقیہ کے ماتحت عیسائی امراء نے عجز کے ساتھ ہشام سے صلح کی درخواست کی۔ سلطان نے بایں شرط قبول کیا کہ اربونیہ کی شکستہ دیواروں کے ملبہ کو ڈھو کر قرطبہ پہنچائیں، جس کی تعمیل امراء نے کی۔

اس ملبہ سے مسجد باب الجنہ کے محاذی حصہ کی تعمیر کی۔"

**اندفاع** ۱۷۵ھ میں "البہ" اور "ارض القلاع" کے عیسائی باغی ہو گئے۔ سلطانی فوج نے ان کا خاتمہ کر دیا اس سال سلطان نے اپنے وزیر یوسف ابن بخت کو فوج کثیر کے ساتھ صوبہ جلیقیہ کے لئے روانہ کیا تاکہ ان کی شورش ختم کی جائے۔ یوسف نے رئیس صوبہ "برمیوڈ" کے مزاج صحیح کر دیئے اور وہ اس قدر پامال ہوا کہ اپنا بڑا علاقہ چھوڑ گیا جو ممالک مفتوحہ میں شریک کیا گیا۔ البہ اور ارض القلاع کے عیسائی پھر ۱۷۶ھ میں بغاوت کر بیٹھے ان کی سرکوبی کے لئے وزیر عبد الملک ابن عبد الواحد ابن مغیث کو جانا پڑا۔ عبد الملک نے گوشمالی اچھی طرح کر دی۔ واپس قرطبہ آکر معلوم ہوا کہ اربونیہ اور جرندہ کے لوگ مائل بہ فساد ہیں۔ ہشام نے اس مہم کے لئے عبد الملک کو ہی روانہ کیا جس نے جا کر خود سر عیسائیوں کو صحیح الدماغ کر دیا۔

---

[1] المقری (دنی ایام فتحت اربونیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**دربارِ ہشام**
دربار علماء و فضلاء اور بہادران و مدبران وقت اور صاحب کمال لوگوں سے معمور تھا۔ بعض درباری علماء اور فقہا حج کی نیت سے مکہ معظمہ گئے فرعون ابن الیاس عیسیٰ ابن دینار سعید بن ابی ہند حجاج کا امیر تھا شام میں یہ حضرات امام مالک ابن انس سے فیضیاب ہو کر اور وہاں سے آکر انھیں خیالات (مالکی عقائد) کی اندلس میں اشاعت کی۔

**مخبر**
تمام ممالک محروسہ میں مخبر پھیلے ہوئے تھے جن کے ذریعہ سے سلطان ہشام کو عمال کی طرز حکومت کی خبر دم بدم پہنچتی رہتی تھی۔

**العادل**
ہشام کی خوش قسمتی تھی کہ اس نے اپنی محنت اور جفاکشی عدل جود و سخا کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ رعایا نے ہشام کو العادل کا خطاب دیا۔

**مسلمانوں کا تمدنی اثر**
سلطان عبد الرحمٰن اور ہشام کی عہد حکومت میں اسپین کے اصلی باشندوں پر بھی بڑا اثر پڑا اسیریا کا ایکٹ کہتا ہے۔

"جب خلفائے امیہ کی حکومت اسپین میں قرار پائی تو اسپین کے باشندوں کی اوضاع اور اخلاق درست ہوئے۔ خاندان بنی امیہ اس ملک میں اپنے ہمراہ علوم اور فنون کا مذاق لائے اور زیب و زینت صرف مساجد اور عمارت کے واسطے مخصوص نہیں تھی بلکہ عام آدمیوں کے مکانات میں بھی مثل محل کے آرام کی چیزیں ہوتی تھیں اور لوگ اپنے مکانات میں حوض اور فوارے اور باغات اور کتب خانے بہت کچھ صرف کر کے بناتے تھے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جو بزم ضیافت عالیشان اور پر رونق ہوتی تھی اس کا اصل مقصد اور منشا صرف تفریح ہی نہیں ہوتا تھا بلکہ شاعری اور علم موسیقی کا شغلہ ہوتا تھا۔ اور گفتگو بھی علماء اور فضلا میں ہوتی تھی اور نوعمر اطفال مختلف شہروں سے ملک اسپین کے مدارس شرقیہ اسلامیہ میں تعلیم پانے آتے تھے اور جب تعلیم پاکر واپس جاتے تھے تو اپنے ملک میں مدرسے جاری کرتے تھے اور مدارس شرقیہ اسلامیہ میں عربی میں علم فقہ اور فن شاعری اور علم ہیئت اور ہندسہ اور طب سکھایا جاتا۔

ہشام نے تعلیم کا افسر اعلیٰ سقاتوین سلیما کو کیا تھا جو اندالیہ کا رہنے والا تھا جس نے قرطبہ میں علم تحصیل کر کے یہ فضل و کمال حاصل کیا۔

اس عالم نے مطابق رائے مشہور عالم و فاضل ایاز دمشقی اور آیات حنانی کی تفسیر لکھی۔ یہ عالم ان ائمہ اربعہ سے پہلے گزرا ہے جن سے چار فرقے قائم ہوئے[1]

**تعمیرات** ہشام کو بھی مثل اپنے باپ کے عمارات سے دلچسپی تھی۔ مسجد اعظم کی تکمیل ہشام نے کرائی۔

قرطبہ میں ایک جدید پل شاندار بنوایا فارتق بن عین الملک بن میر عمار نے خلیفہ کے حکم سے ایک شاندار حوض تعمیر کیا تھا یہ حوض عین الفارتہ کے نام سے مشہور تھا۔

**مدارس** مثل اپنے باپ کے مدارس عربی تعلیم کے لئے تعمیر کرائے

---

۱؎ تاریخ اسپین ص ۲۵۰-

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ان کے مصارف کا خود کفیل تھا علماء اور اطباء کی سرپرستی کرتا تھا۔ اطباء عموماً یہودی تھے۔ لاطینی زبان کے بجائے عربی کی ترویج مدنظر رکھتا تھا۔ ہشام کو علم نجوم کا شوق بہت تھا۔

**باغات** سلطان ہشام کو دلچسپی تھی بڑے بڑے باغات قرطبہ میں لگوائے۔ خود بھی پودے لگاتا۔ اور میوہ کے درخت عرب سے منگا کر اپنے باغ میں لگائے۔[1]

**شاعری** ہشام علم و فضل کے ساتھ شعر و شاعری کا ذوق رکھتا تھا۔ شعراء کا قدر دان تھا۔

خود شعر اعلیٰ درجہ کے کہتا تھا اور ان کی مقبولیت کا یہ عالم تھا مطرب اپنے شوق سے گاتیں۔[2]

ہشام کو علمی ذوق اوائل عمر سے تھا۔ ایک دن اپنے باپ کے دربار میں بیٹھا ہوا تھا اہل دربار حاضر تھے۔ سلطان نے یہ دو شعر پڑھے۔

وَتَعْرِفُ فِيْهِ مِنْ اَبِيْهِ شَمَائِلًا ۔۔۔ وَمِنْ خَالِهٖ اَوْ مِنْ يَزِيْدَ وَمِنْ حُجْرٍ
سَمَاحَةَ ذَا وَبِرَّ ذَا وَوَفَاءَ ذَا ۔۔۔ وَنَائِلَ ذَا اِذَا صَحَا وَاِذَا سَكِرْ

(ترجمہ) اس کے باپ اور ماموں کی یا یزید و حجر کی شمائل سے تو اس کو معلوم کر سکتا ہے کہ وہ صاحب بخشش و نکوئی و صاحب وفا و صاحب جود ہے صحت و نشہ کی حالت میں۔

سلطان نے ہشام سے پوچھا کہ یہ کس کے شعر ہیں۔ ہشام نے فوراً کہا امراء القیس کے ہیں اور آپ کی شان میں لکھا گیا ہے۔ سلطان بیٹے کی حاضر جوابی سے بہت خوش ہوا۔

---

[1] تاریخ اسپین ص ۲۴۳ [2] صفحہ ۲۴۴ [3] کتاب شعراء النصرانیہ الجزء الاول ص ۲۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**معدلت گستری** ہشام کی فیاضی اور معدلت گستری کی نظیروں سے تاریخ بھری ہوئی ہے اس نے اپنی بیدار مغزی اور دانشوری سے سلطنت کو ایسے مستحکم اصول پر قائم کیا کہ اگر ان کی پابندی اس کے جانشین کرتے تو اس وقت یورپ کا معتد بہ حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہوتا۔[1]

**ولی عہد** بیماری کی حالت میں ہشام نے ارکان سلطنت کو جمع کیا اور ان سے "الحکم" کے لیے قسم لی کہ اس کے ساتھ وفادار رہیں گے۔"

خلیفہ نے حالت نزع میں الحکم کو بلایا۔ اس کی عمر بائیس سال کی تھی نہایت حسین اور ذہین وطباع تھا۔ خلیفہ ہشام نے الحکم کو خطاب کیا کہ:۔

"اے میرے بیٹے میری نصیحتیں اپنے دل میں رکھنا۔ تقاضائے محبت سے تم کو سناتا ہوں ان باتوں کو گرہ میں باندھ لینا۔" بیٹا یہ خیال رکھ کہ سلطنت اور حکومت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جب وہ چاہتا ہے چھین لیتا ہے پس جس وقت خداوند تعالیٰ اپنے عطایائے ربانی سے اختیار اور دبدبہ شاہی عطا فرمائے تو ہم کو اس کی نعمت کا شکر ادا کرنا اور اس کی پاک مرضی کا پورا کرنا واجب ہے اور وہ اصلی غرض یہ ہے کہ ہم تمام مخلوقات کے ساتھ نیکی کریں۔ اور خصوصاً اس کے ساتھ جن کو ہماری حفاظت میں تفویض کیا ہے امیر اور غریب کے ساتھ برابر عدل کرو ظلم روا مت رکھ اس لیے کہ ظلم دروازہ تباہی کا کھولتا ہے اپنی رعایا اور نوکروں پر مہربان رہ اس لیے کہ ہم سب

---

[1] خلافت اندلس ص ۸۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملک خالق کی مخلوق ہیں اور حکومت ممالک اور امصار کی انھیں اشخاص کے سپرد کر کہ جو صفات پسندیدہ رکھتے ہوں اور ایسے وزراء کو بے تکلف جیسے سزا دینا چاہیے جو بے فائدہ اور بے قاعدہ محصولات سے رعایا کو تنگ کریں اور نرمی اور مستقل مزاجی سے فوج پر حکومت کر اور جب لشکرکشی پر مجبور ہو تو ہمارا لشکر محافظ ملک ہو نہ غارتگر ملک۔ اس لئے ہمیشہ فوج کے آدمیوں کا روزینہ ادا کرنے کا خیال رکھنا چاہیے اور ان سے جو اقرار ہو وہ پورا ہو اور رعایا کی بھلائی سے غافل مت ہو اس لئے کہ ان کی محبت سے حفاظت ملک کی ہے اور ان کی ناراضگی میں ضرر ہے اور ضرور ان کی حقارت باعث زوال سلطنت ہے اور کاشتکاروں کی خبرگیری رکھنا چاہیے جو بادشاہوں کے واسطے زمین سے غلہ نکالتے ہیں اور ان کی زراعت اور باغات کا پامال ہونا نہ دیکھنا چاہیے۔ خلاصہ یہ کہ اپنا طریقہ ایسا رکھنا چاہیے کہ رعایا دعا کرے اور ہماری حفاظت کے سایہ میں بخوشی زندگی بسر کرے اور تم بھی دولت سے زندگی کا مزا آسودگی میں پاؤ۔ بس اس طریقہ میں سلطنت اچھی ہوتی ہے اور اگر تم ان نصیحتوں پر عمل کرو گے جو میں نے بیان کیا ہے تو تم خوشحال ہو گے اور جتنے بادشاہ ہیں ان سب کے اوپر تم کو دبدبہ اور سطوت حاصل ہوگا۔

**سیرت** ہشام میں نیک نیت بہت تھی اپنے بزرگ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے طریقہ کا لحاظ بہت رکھتا تھا۔ نیک کاموں میں زیادہ مصروف رہتا۔ نہایت سیدھا سادھا لباس پہن کر قرطبہ کے گلی کوچوں میں پھرا کرتا، غریبوں سے ملتا، بیماروں کی عیادت کو جاتا، مفلسوں کے گھر پہنچتا اور نہایت دردمندی سے ان کی دلجوئی کرتا اور ضرورتوں کو معلوم کر کے ان کو رفع کرنے کی کوشش کرتا۔

اگر سلسلہ وار [illegible] بارش ہوتی ہے زیادہ رات گئے ہشام [illegible] زیارت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چپکے سے نکل گیا کسی غریب بیمار کے لئے کھانا ساتھ لیتا گیا اس کے گھر جا کر بیمار کے پاس تنہا بیٹھ کر اس کی تیمار داری کی اور صبح چلا آیا۔

**عبادت گذاری** ہشام اوقات نماز کے نہایت پابند تھے بلکہ لوگوں کو بھی نماز پڑھنے کی ہدایت کرتے اور جب اندھیری راتوں میں بارش کا طوفان ہوتا اور دیکھتے کہ نمازی با وجود موسم کی خرابی کے نماز کے لئے مسجد میں وقت پر آ گئے ہیں تو ان کو انعام دیتے۔[۱]

امام مالک بن انس سے بے حد حسن عقیدت تھی۔ چنانچہ مالکی عقائد کی ہشام کے عہد میں اندلس میں اشاعت ہونے لگی تھی۔ ادھر یحییٰ ابن یحییٰ بربر قبیلہ مصمودہ کے نوجوان امام کے شاگرد تحصیل حدیث کے بعد قرطبہ آ گئے تھے۔

**حکومت** ہشام نے سات سال آٹھ ماہ حکومت کی۔

**وفات** ۱۸۰ھ؍۷۹۶ء میں ہشام نے انتقال کیا اور قرطبہ میں دفن ہوا ہشام نے صرف چالیس سال عمر پائی۔ خلیفہ کے جنازے کے ساتھ خلائق کا نہایت ہجوم تھا۔ الحکم نے خود باپ کی نماز جنازہ پڑھائی بعد اس کے الحکم کے خلیفہ ہونے کی شہرت دی گئی اور خطبہ اس کے نام کا تمام مساجد میں پڑھا گیا۔[۲]

---

[۱] عبرت نامہ اندلس ص ۲۶۸ ج ۱ ۔[۲] خلافت اندلس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# سلطان الحکم

سلطان الحکم اپنے باپ سلطان ہشام کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا ذی علم تھا مگر تلون مزاجی بہت زیادہ تھی۔ باپ کے عہد کے عہدیدار قائم رکھے وزارت کے عہدہ پر اپنے استاد اور حاجب امیر عبدالکریم بن مغیث کو سرفراز کیا۔ سلیمان اور عبداللہ نے الحکم کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہا ادھر اس موقع سے فائدہ اٹھا کر سرحدی عیسائی شورش پر آمادہ ہو گئے۔ الحکم نے وزیر کو گراں قدر فوج کے ساتھ سرحد پر بھیجا اس امیر عبدالکریم نے فتنہ کو دبا دیا۔ فرانسیسیوں نے ۱۸۵ھ میں جیلونہ پر حملہ کر کے قبضہ کیا۔ عبدالکریم نے ان کو مار بھگایا۔ ادھر الحکم نے سرداروں کو اچھی طرح سے کچلا۔ سلیمان مر گیا عبداللہ کو معافی دے دی گئی۔ اندرونی بغاوتوں میں فقہا بھی کود پڑے۔ حضرت یحییٰ ابن یحییٰ لیثی شاگرد امام مالک نے الحکم کو حکومت سے بے دخل کرنا چاہا مگر سازش کا پتہ چل گیا۔ الحکم لہو و لعب میں مبتلا نہ تھا جو اس سازش کا شکار ہوتا اس نے فقہا کی گرفتاری کا حکم دیا جو ہاتھ لگے جرم بغاوت میں سزاوار دار ہوئے۔ یحییٰ لیثی روپوش ہو گئے۔ یہ قصہ ختم ہو گیا تو الحکم سرحد کی درستی اور حفاظت کی طرف مائل ہوا۔ قلعہ جات سرحد کو اور مستحکم کرایا۔ ۱۹۲ھ میں شاہ فرانس کی سازش سے لذریق نے طرطوشہ کا محاصرہ کر لیا۔ الحکم خود روانہ ہونے کو ہوا۔ پہلے اپنے بیٹے عبدالرحمن ثانی کو بھیجا شہزادے نے لذریق کو پہلے حملہ میں شکست دے دی اور اپنی حدود سے باغی عیسائیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نکال باہر کیا۔ اس واقعہ کے چار برس بعد ۲۰۰ھ میں الحکم نے جنگ کا عزم کیا اور وزیر عبدالکریم کو فرانسیسیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا اس نے جلیقیہ پر بلا مزاحمت قبضہ کیا اور قرطبہ لوٹ آیا۔

اس زمانہ میں اندلس میں قحط عظیم پڑا۔ سلطان کو خواب خور حرام ہو گیا اس نے بہت کچھ خزانے سے غرباء کی مدد کی۔ اور رعایا کی خبرگیری میں دن رات ایک کر دئے۔

عباس ابن ناصح الجزائری نے اس واقع پر یہ شعر کہے۔

نَكِدَ الزَّمَانُ فَامَنَتْ اَيَّامُهُ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ بِعَصْرِهٖ عُسْرٌ
ظَلَعَ الزَّمَانُ بِاَزْمَةٍ فَجَلَتْ لَهُ تِلْكَ الْكَرِيْمَةَ جُوْدُهُ الْغَمْرُ

(ترجمہ) زمانہ خراب ہو گیا تھا مگر اس کے ایام نے اس بات سے بچایا کہ اس کے عہد میں تنگی و پریشانی ہو۔ مصیبتوں کی کثرت سے زمانہ تنگ ہو رہا تھا مگر اس کی دریادل بخشش نے اس رنج کو دور کر دیا۔"

**عدل گستری** الحکم میں مثل اپنے باپ کے عدل گستری تھی۔ اور اس بادشاہ کو ضد نہ تھی۔ اگر کوئی غلطی کرتا تو اعتراف بھی کر لیا کرتا۔ اتفاقیہ خلیفہ الحکم کے محل کی توسیع میں ایک غریب بیوہ کی جائداد آ گئی۔ اس سے کہا بھی گیا کہ اس جائداد کو معقول داموں میں علیحدہ کر دے مگر موروثی جائداد کی وجہ سے اس نے انکار کر دیا۔ مگر میر عمارت نے زبردستی وہ زمین لے لی اور بنگلہ تعمیر ہو گیا۔ اس عورت نے قاضی کے روبرو استغاثہ پیش کیا۔ قاضی نے فرمایا کہ تو تامل کر میں انصاف سے کام لوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس روز خلیفہ الحکم پہلے پہل مکان اور باغ ملاحظہ کرنے گیا۔ قاضی بھی خبر پاکر پہونچ گئے۔ ایک گدھا مع خالی بورے کے ہمراہ لیا۔ الحکم کا سامنا ہوا تو قاضی صاحب نے کہا امیر المومنین اس زمین کی مٹی مجھے چاہیئے اجازت ہو تو لے لوں۔ خلیفہ نے مسکرا کر اجازت دے دی۔ قاضی نے بورا مٹی سے بھر لیا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اس بورے کو گدھے پر رکھنے میں حضور ذرا معاونت فرمائیں۔

خلیفہ قاضی کی اس حرکت کو مزاح سمجھ رہا تھا چنانچہ بورہ ہر دو اٹھانے لگے۔ گو بھاری وزن تھا اٹھ نہ سکا خلیفہ ہانپ گئے۔ قاضی نے کہا سرکار اس بوجھ کو تو آپ اٹھا نہ سکے نو الفداف کے دن (یوم قیامت) کو یہ جو زمین بڑھیا کی ضبط کرلی گئی ہے وہ کس طرح اٹھا سکے گا۔ کیونکہ خدا کے سامنے وہ بڑھیا دعویٰ ضرور کرے گی۔

شاہ الحکم آبدیدہ ہو گیا اور میر عمارت کو حکم دیا فوراً بڑھیا کی زمین اس کو واپس کردیا اور محل کا وہ حصہ جو ہے مع ساز و سامان کے میں نے اس کو دے دیا۔ غرضکہ بڑھیا مالا مال ہو گئی۔

**واقعہ** خلیفہ کی بہن الکنزہ بھی وہ اصفا چچازاد بھائی کو منسوب تھی۔ اصفا کا جھگڑا الحکم سے ہو گیا بہن نے آکر بھائی سے کہا۔ مجھکو طلاق دلوا کر گھر بٹھوا دو گے؟ خلیفہ نے بہن کی بات کا اثر لے کر اصفا سے تعلقات قائم کر لیئے۔

**وزراء** الحکم کے گرد و پیش جو مشیر اور ارکان سلطنت تھے وہ اپنے

---

۵لہ تاریخ اسپین ص ۲۵۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اپنے فن میں وحید عصر تھے۔

علامہ اسحاق ابن المنذر۔ علامہ عباس ابن عبد اللہ۔ عبد الکریم ابن مغیث۔ سعید ابن حسین۔

**قاضی** شہر قرطبہ کی قضات پر عمر ابن بشیر۔ بشیر ابن قطن۔ عبد اللہ ابن موسیٰ اور حمید ابن محمد ابن یحییٰ۔ یہ حضرات علم فقہ کے اعیان سے تھے۔ یکے بعد دیگرے عہدۂ قضاۃ پر مامور ہوئے۔

**خطیب** حجاج ابن العقیلی۔ قطیس ابن سلیمان اور عطاف ابن یزید تھے۔

**قاضی القضات** ابن عمران کے انتقال کے بعد محمد ابن بشیر کو قاضی الجماعت کا عہدہ تجویز ہوا۔ محمد ابن بشیر کا باپ سعید ابن بشیر وہ مشہور واجب التعظیم عالم علم فقہ اور حدیث تھا جس کو سلطان عبد الرحمٰن اول نے اس عہدے کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس کا انصاف صرف اندلس ہی میں نہیں بلکہ کل ممالک اسلام میں ضرب المثل ہو گیا تھا[۱]

المقری نے نفح الطیب میں ابن بشیر کے ایک انصاف کا واقعہ لکھا ہے:-

الحکم کے چچا سعید الخیر ابن عبد الرحمٰن الداخل نے ایک دعویٰ کیا۔ اس کے مختار نے ایک دستاویز جائداد متنازعہ کی نسبت قاضی محمد ابن بشیر کے سامنے پیش کی۔

---

[۱] خلافت اندلس ص ۸۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دستاویز پر مختلف لوگوں کی شہادت موجود تھی لیکن ان میں سے صرف سلطان الحکم زندہ تھے باقی گواہ مر چکے تھے۔ فریق ثانی نے یہ عذر پیش کیا کہ جب تک دستخطوں کی تصدیق نہ ہو دستاویز منظور نہیں کی جا سکتی۔ قاضی نے الحکم کو حکم بھیجا وہ عدالت میں آیا اور اپنے دستخطوں کی تصدیق کی۔

سلطان الحکم میں جہاں نرمی تھی وہاں بعض وقت مجبوری درجہ سختی بھی برتتا تھا۔ مغربی غیر منصف مورخین سختی کو ظلم سے تعبیر کرتے ہیں۔ طلیطلہ کے باشندے بلا وجہ سرکشی پر آمادہ ہو گئے۔

طلیطلہ شاہان قوط کا ایک زمانہ تک دارالسلطنت رہ چکا تھا یہاں پر پادریوں کی ایک جماعت رہتی تھی جو عیسائیوں کو ورغلا کر حکومت سے بھڑ وانے کی ترغیب دیا کرتی۔

طلیطلہ کے اردگرد علاقوں میں عرب امراء و بربر آباد تھے۔ خاص شہر میں عیسائی اور مولدین زیادہ آباد تھے۔

اہل طلیطلہ کی شورش کی خبر الحکم کے کانوں تک پہنچی اس نے عمرو بن یوسف جو ولقہ کا باشندہ تھا جو عیسویت سے تائب ہو کر داخل اسلام ہوا تھا اس کو یہاں کا حاکم مقرر کیا اور اس کو کچھ ہدایتیں دیں اس کے مطابق اس نے غداران حکومت کو لالچ دے کر اپنا کر لیا اور ان سے کہا کہ یہاں جو حکومت کے فوجی دستے رہتے ہیں ان کی وجہ سے ہی آئے دن بدمزگی رونما ہوتی ہے۔ لہٰذا شہر سے باہر ان کے لئے مکانات بنوا دئے جائیں۔ اس رائے کی سب نے تائید کی۔ جب عمارت تیار ہو گئی اس میں فوجی آباد کر دئے گئے۔ الحکم کو اطلاع دی گئی اس نے سرحد کے لئے فوج یکجا کر کے اپنے ولی عہد عبد الرحمٰن ثانی کی سرکردگی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ کی یہ فوج طلیطلہ پہنچی تھی سرحد کی شورش کرنے والے راہ فرار اختیار کر گئے شہزادہ طلیطلہ میں مقیم ہو گیا عمائد اور رؤسا سامنے آئے۔ ظاہر تو اطاعت تھی مگر باطن میں کھوٹ تھی۔ شہزادے نے رنگ دیکھ کر سب کی ایک دن ضیافت کر دی۔ جب سب محل میں آ گئے اور غدار حکومت میں سے کوئی باقی نہ رہا ان کو ایک ایک کر کے عمارت میں داخل کر لیا گیا اور وہاں گورنر نے پہلے سے انتظام کر رکھا تھا سب کو تلوار کے گھاٹ اتار کر ایک گڑھے میں ڈال کر پھونک دیا۔

اس واقعہ کا اثر اہل طلیطلہ پر یہ پڑا کہ خودسری بھول گئے۔ یا دریوں نے یہ رنگ دیکھ کر راہ فرار اختیار کی۔ اگر الحکم یہ صورت نہ کرتا تو جو آگ طلیطلہ میں سلگائی گئی تھی اگر وہ ختم نہ کی جاتی تو اس کے شعلے قصر عمارت کو بھی جلا دیتے۔ پھر آٹھ برس تک کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

اب کے قرطبہ کے لوگوں نے شورش مچانا شروع کر دی۔ شہر کے جنوبی حصہ میں جس کو ربض شقندہ کہتے ہیں وہاں چار ہزار فقیہہ اور طلبا نو مسلم عیسائی آباد تھے۔ یہ لوگ سب سے زیادہ شورہ پشت تھے۔ کوئی سرکاری آدمی ان کے علاقے سے گزرتا تو اس کو ذلیل کرتے حتیٰ کہ الحکم پر بھی آوازے کیے گئے۔

الحکم پہلے تو طرح دے گیا۔ مگر امام یحییٰ بن یحییٰ فقیہہ صاحب فضل و کمال ہوتے ہوئے وہ بھی بغاوت میں حصہ لے رہے تھے۔ یہ حضرت طلیطلہ سے قرطبہ تشریف لے آئے تھے۔ ڈوزی لکھتا ہے:

> وہ وعظوں خطبوں اور زیادہ تر اپنی شہرت و ناموری کے اثر سے سرکشی کی تحریک کو تقویت دینے لگے بلکہ خود رہنما بن گئے۔ لہ

---

لہ تاریخ اندلس ص ۳۰۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت یحییٰ کے ساتھ فقہا کی بڑی جماعت تھی۔ سب نے مل کر شہر میں آتشِ مخالفت بھڑکا دی۔ ایک دن محل کو ہزارہا آدمیوں نے گھیر لیا۔ الحکم دیکھ رہا تھا اس نے بزنظیر غلام سے کہا حرم سرا میں سے بیگم سے عطر لاؤ۔ وہ عطر لایا تو تمام چہرہ پر ملا اور اپنے عم زاد بھائی عبداللہ سے کہا کہ تم چند چیدہ شہسواروں کو ہمراہ لے کر بلوائیوں کے ہجوم سے نکل جاؤ اور ربض شقندہ کے گھروں میں آگ لگا دو۔ چنانچہ عبداللہ نے وہاں آگ لگا دی۔ بلوائیوں نے جو سنا گھبرا کر بھاگے۔ الحکم نے فوج جو محل میں تھی اس کو حکم دیا کہ ان کی مدارات اچھی طرح کرو۔ سامنے کے رخ سے عبداللہ حملہ کرتا ہوا بڑھا عقب سے الحکم کی فوج نے خبر لی ہزارہا بلوائیوں کا کھیت رہا فقہائے کرام روپوش ہو گئے۔ کچھ گرفتار کئے گئے۔ پھر تو جو بقیہ باغی تھے انھوں نے بال بچے لیکر افریقہ چلتے ہوئے اور جہاں موقعہ ملا آباد ہو گئے۔ جب یہ فتنہ ختم ہو گیا تو فقہائے کرام کو بھی چھوڑ دیا اور ان کی بجا خاطر مدارات کی۔[۱]
فقیہہ طالوت کو بھی الحکم نے بلا کر ان کو بھی معاف کر دیا۔

۲۰۲ھ میں سلطان الحکم نے اپنے امراء اور ارکین سلطنت کو جمع کر کے کہا کہ :-

"اب میری زندگی کے بہت تھوڑے روز باقی رہ گئے ہیں میری خوشی ہے کہ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن ثانی کو اپنا ولیعہد مقرر کردوں بس تم سب اس کی اطاعت کو بحلف قبول کرو۔"

سب سے پہلے شہزادوں نے اور ان کے بعد حاجب اور قاضی القضاۃ

---

[۱] عبرت نامہ اندلس ص ۲۵۲ ج اول۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیگر ارکان سلطنت نے عبدالرحمٰن ثانی کے ہاتھ پر بوسہ دے کر اطاعت و فرمانبرداری قبول کی۔ چونکہ ملک میں امن و امان تھا اس واقعہ سے عام طور پر خوشی اہل شہر نے منائی۔ سلطان نے بقیہ عمر آرام سے گذاری۔

**وفات:** سلطان الحکم نے ۲۵ ذی الحجہ ۲۰۶ھ روز پنجشنبہ کو انتقال کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# سلطان عبدالرحمٰن ثانی

سلطان الحکم کی وصیت پر عبدالرحمٰن ثانی سریر آرائے خلافت ہوا۔ حکومت کو ہاتھ میں لیتے ہی سرحدی جھگڑے کو ختم کرنے کیلئے جلیقیہ پر فوج کشی کی اور اس ملک کا بڑا حصہ اندلس میں شریک کر لیا۔

۲۰۸ھ میں امیر عبدالکریم ابن عبدالواحد کو مع فوج "قسطلہ" اور "البہ" کی تسخیر کے لئے بھیجا۔ امیر نے البہ کے قلعوں پر قبضہ کیا اور سالانہ خراج دینے کا وعدہ لیا اور جو مسلمان قید تھے ان کو آزاد کرا کر واپس آگیا۔ اہل قسطلہ کی شورش کے رفع کرنے کے لئے عبداللہ البلنسی کو ۲۲۴ھ میں بھیجا اور جلیقیہ والوں کی سرکوبی کے لئے ابن موسیٰ روانہ کیا گیا۔ ان دونوں جرنیلوں نے سرحد اندلس سے باغی گروہ کو نکال باہر کیا۔

۲۲۶ھ میں عبدالرحمٰن ثانی نے موسیٰ کو فرانسیسیوں کی سرکوبی کو بھیجا۔ موسیٰ اس جگہ تک پہنچ گیا جہاں سے موسیٰ بن نصیر نے فرانسیسیوں کو شکست دی تھی اس موسیٰ نے بھی معرکہ کو جیتا۔ وہاں سے واپس آکر سلطان کے مصاحب خوزن بن موفق سے ردوکد ہوگئی۔ سلطان نے خوزن بن موفق کی طرفداری کی۔ موسیٰ بن موسیٰ ناراض ہو کر غرسیہ بادشاہ ہنبلونہ سے ساز باز کر گیا۔ غرسیہ نے حملہ کر دیا اس کے مقابلہ پر الحرث گیا جو دھوکہ سے گرفتار ہو گیا۔ سلطان نے اپنے بیٹے محمد بن عبدالرحمٰن ثانی کو فوج کثیر دے کر روانہ کیا۔ اس نے شہر تطلیۃ (دیوڈلے) کو گھیر لیا۔ موسیٰ عیسائی فوج کے ساتھ تھا۔ یہ رنگ دیکھ کر موسیٰ نے عفو تقصیر کی استدعا کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادہ محمد نے درخواست منظور کرلی اور پھر غرسیہ کی طرف متوجہ ہوا۔ شہزادہ نے ایسا حملہ کیا عیسائی بہت سے مارے گئے بادشاہ بھی کام آیا۔ اس فتح عظیم سے جو ۲۲۹ھ میں حاصل ہوئی ہے عربوں کو بیحد فائدہ پہنچا۔ سلطان نے غرسیہ کے بعد جلیقیہ کی بادشاہ کی گوشمالی کا ارادہ کیا مگر وہ پٹ کر بھاگ گیا۔ سرکاری فوج قرطبہ لوٹ آئی مگر ان حملوں نے عرب کی طرف سے تمام سرحدی علاقہ کو خوفزدہ کردیا۔ جتنے حکمراں یورپ کے تھے وہ متوحش تھے۔ آخرش طوفلیس بادشاہ قسطنطنیہ نے دوربینی سے کام لے کر عبدالرحمٰن سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہے۔ خلیفہ المامون اور المعتصم کیطرف سے یونان پر فوج کشی ہوئی۔ طوفلیس نے اس معاملہ میں مدد چاہی چنانچہ فوج اور روپیہ کی مدد سلطان نے دی۔ گمان یہ ہے کہ اس طرح شام پر کسی وقت قبضہ ہوسکے گا۔ سلطان نے اپنے وزیر یحیٰی الغزال کو معہ تحائف کے طوفلیس کے پاس بر بنائے دوستی روانہ کیا۔ طوفلیس نے نہایت اعزاز و اکرام سے یحیٰی کا خیر مقدم کیا۔ دعوت و مہمان نوازی میں بادشاہ یونان نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا یحیٰی کامیاب ہوکر اندلس آیا سلطان مسرور ہوا۔"

اس زمانہ میں مجوس (نارمنز) نے اندلس پر حملہ کیا۔ مگر ان کو جواب معقول دیا گیا وہ ایسے فرار ہوئے پھر پتہ نہ لگا کہاں گئے۔ اس واقعہ کے بعد سمندر کے کنارے کے حملوں کے خیال سے قلعہ مستحکم کئے گئے اندرونی و بیرونی شورش ختم ہوچکی تھی۔

| | |
|---|---|
| اصلاحات | خلیفہ عبدالرحمٰن نے ملک کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا۔ تھوڑے عرصہ میں ملک آراستہ ہوگیا اور اس |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی مالی حالت درست ہوگئی۔ یہ نسبت سلاطین وسلف کے اس کے عہد حکومت میں اب ملک کے بیرونی حملوں اور خانہ جنگی کا امکان نہ رہا۔ امن وامان سے باشندے زندگی گذار رہے تھے۔ جس سے اندلس کی آمدنی پہلے سے دوچند ہوگئی۔

جس وقت سلطان عبدالرحمٰن تخت نشین ہوا تھا چھ لاکھ دینار سرخ کی آمدنی تھی۔ اس کے حسن انتظام سے دس لاکھ دینار تک پہنچ گئی۔ یہود ونصاریٰ سے ان کی حیثیت کے موافق جزیہ وصول ہوتا تھا۔

مسلمانوں پر البتہ چار پانچ ٹیکس لگائے گئے۔ یہ رقم المستخلاص درجابہ کہلاتی تھی۔ یہ محاصل سات لاکھ پینسٹھ ہزار دینار سالانہ ہوتے تھے۔ بقیہ رقم جزیہ وغیرہ کل ملاکر دس لاکھ ہوجاتے تھے۔

**تعمیر محلات** محلات اور باغات پر روپیہ کافی صرف کیا گیا۔

**واٹر ورکس** اس عہد میں ایک ایسی یادگار قائم ہوئی جس سے عبدالرحمٰن کی روشن خیالی کا پتہ چلتا ہے۔ سلطان نے آب رسانی کا محکمہ قرطبہ میں جاری کیا اور پانی کے متعدد خزانے بناکر نالیوں کے ذریعہ شہر میں پانی پہنچایا۔

**پل ومساجد** ملک بھر میں جہاں جہاں ضرورت تھی پل بنوائے سڑکیں نکلوائیں۔ مساجد تعمیر کرائیں اور قرطبہ کی مسجد کو اور وسیع کیا۔

**جہاز** ایک جنگی جہاز کا بیڑا سلطان نے تیار کیا جو ساحلی علاقہ پر گشت کرتا تھا

**علماء کی قدردانی** عبدالرحمٰن ثانی خود عالم تھا علماء کی بڑی قدر کرتا تھا۔ امام یحییٰ ابن یحییٰ اللیثی شاگرد امام مالک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن انس کو اپنا مشیر کار بنایا اور ان کے صاحبزادے عیسیٰ بن یحییٰ کو قرطبہ کا قاضی القضاۃ کیا۔ اس عہد میں ابو مروان عبدالملک ابن حبیب تھا جو سلطان کے مشورہ میں شریک رہتا تھا۔ یہ عقیل و دانا شخص تھا۔

**واقعہ** ایک دن سلطان نے علماء کے سامنے امام یحییٰ سے مخاطب ہو کر کہا مجھ سے یہ سخت خطا سرزد ہوئی ہے کہ میں رمضان میں دن کو محل میں چلا گیا اس کا کفارہ کس طرح ممکن ہے۔ یحییٰ نے تمام علماء کے سامنے کہا دو ماہ روزے متواتر رکھو تو البتہ تیری بخشش کی صورت ہو سکتی ہے۔ حاضرین یہ سنکر خاموش ہو گئے۔ جب علماء دربار سے اٹھ آئے تو یحییٰ سے پوچھا۔ کیا امام مالک نے اس کفارہ کا بدل بھی کوئی بتایا یا نہیں۔ جواب دیا کہ معاوضہ ضرور ہے لیکن اگر میں سلطان کو اس سخت سزا کا معاوضہ بتا دیتا تو اس کو پھر اس گناہ کے کرنے کی جرأت ہوتی۔ اس پابند شرع بادشاہ کی ہمت کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے امام یحییٰ کے حکم کی پوری تعمیل کی۔[1]

عبدالرحمٰن کی قدردانی کا شہرہ دور دور تک پہنچ گیا تھا۔ اصحاب ہنر و اہل سیف و اہل قلم سلطنت عباسیہ کو چھوڑ کر اندلس چلے آئے۔ ان میں علی بن نافع معروف بہ زریاب تھا جو فن موسیقی میں دور دور تک مشہور تھا علاوہ اس کے علم نجوم و ہیئت اور جغرافیہ و انشاء پردازی میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ ایک ہزار غزلیں حفظ تھیں۔ نہایت مہذب و بااخلاق خلیفہ ہارون الرشید کی صحبت میں رہ چکا تھا۔ سلطان نے اس کو اپنا ندیم بنایا اور بڑی قدردانی کی۔ غرضیکہ عبدالرحمٰن ثانی کے تاج میں علم و فضل و کمال کے ایسے بے بہا

[1] خلافت اندلس ص ۹۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جواہر جڑے ہوتے تھے جن کی آب و تاب پر شرق و غرب منعکس کرتا تھا۔ ان ہی علماء کی فیضان صحبت کی بدولت اس کی شوکت اور دبدبہ نے دنیا کو اپنا مرعوب کر لیا تھا اور ہر بادشاہ اس سلطنت سے اتحاد اور دوستی بڑھانا باعث عزت و فخر تصور کرتا تھا۔"

تاریخ ہسپانیہ میں میریا کالیکٹ لکھتا ہے کہ۔

"عبد الرحمٰن دوم دانا اور مدبر اور نامی سپہ سالار تھا۔ اگرچہ شروع سلطنت میں ہنگامے اور فتور برپا رہے لیکن اس کی رعایا مطمئن و خوشحال تھی اور علوم کا شائق تھا اور فلسفہ اور فن شاعری کا زیادہ شوق رکھتا تھا اور جس وقت اس کو معاملات سلطنت سے فرصت ہوتی تھی تو علماء، فضلا اور شعرا کی صحبت میں اپنا وقت صرف کرتا تھا۔ فن موسیقی کا بھی شوق رکھتا تھا۔

**اخلاق** عبد الرحمٰن کا حلم اور فیاضی اس سے ثابت ہوتی ہے کہ جب اس کی ایک کنیز حسینہ و جمیلہ نے اس سے آزردہ ہو کر اپنا دروازہ بند کر لیا اور سلطان کو آنے سے روکا تو سلطان نے چاندی کی اینٹوں سے دروازہ بند کرا دیا اور کہا جب ان اینٹوں کو خود گرا کرے گی پھر اس کی سلطان صورت دیکھے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

**رواداری** سلطان نے یہود و نصاریٰ کے محصولات کو معاف کر دیا اور خراج بھی ملک کا آخر میں کم کر دیا۔ ہر قوم کے محتاجوں کو شاہی عمارت کے کام میں لگایا۔ نہر۔ حوض۔ تالاب بنوائے تاکہ آئندہ خشک سالی

---

سلہ یحییٰ ابن الیثی نے ۲۳۴ھ میں انتقال کیا۔ سلہ تاریخ ہسپانیہ ص ۲۰۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہونے کا اندیشہ نہ رہے"۔
دریا کنارے پر باغ عام واسطے تفریح باشندگان شہر کے بنوائے۔
صرف قرطبہ ہی کو زیب و زینت نہیں دی بلکہ تمام سلطنت میں محتاجوں کو کام میں لگایا۔ مساجد۔ عام جلسوں کے مکانات۔ مدارس۔ شفا خانے اور حمام تعمیر کرائے۔

**ولی عہدی**

۸۵۰ء کے موسم بہار میں اس نے تمام حکام سلطنت کو جمع کیا اور "محمد" اپنے بیٹے اور صحیح وارث سلطنت کے ساتھ وفادار اور خیر خواہ رہنے کی قسم لی اور اس موقع پر خلیفہ نے تمام حکام کی نہایت تزک احتشام سے دعوتیں کی تھیں اور زرہ اور جوشن اور قیمتی گھوڑے سرداروں کو بطور تحفہ دئے تھے اور تمام دستہ محافظان کو نہایت رونق دار لباس پہنائے تھے اور محتاجوں نے بہت کچھ خیرات پائی تھی اور نہ صرف شہروں میں بلکہ دور دراز شہروں اور دیہاتوں میں خیرات تقسیم کرائی گئی اور کوئی آدمی ایسا نہ ہوگا جس نے کہ انعام اور اکرام اور خیرات نہ پائی ہو اور خلیفہ کے ساتھ خوشی حاصل نہ کی ہو[۵۱]

دوزی لکھتا ہے۔

"سلاطین اسپین کے دربار کی جیسی رونق عبدالرحمن بن حکم کے زمانہ میں ہوئی ایسی کبھی پہلے نہ ہوئی تھی۔ شان و شوکت میں خلفائے بغداد کی ہمسری کے خیال سے اس نے بڑا خدم و حشم اپنے گرد جمع کر لیا تھا اور قرطبہ کو بڑی زیب و زینت بخشی تھی"۔

---

[۵۱] تاریخ ہسپانیہ ص: ۲۸۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


**فتنہ** سلطان کے آخری زمانہ میں یولوجیوس نے ایک فتنہ کھڑا کیا۔ عیسائیوں کو قاضی اور بادشاہ کے سامنے بھیجا جاتا اور وہ آکر رسالتمآب اور داعی اسلام کے خلاف جو منہ میں آتا کہتے۔ مگر سلطان نے ٹھنڈے دل سے اس حماقت کا مقابلہ کیا۔

**وفات** سلطان عبدالرحمٰن ثانی نے اکتیس سال تک حکومت کرکے ۲۳۸ھ ۸۵۲ء میں انتقال کیا۔

یہ نہایت نیک نیت ہردلعزیز اور بیدار مغز بادشاہ تھا اس کی عظیم الشان فتوحات سے رعایا اس کو المظفر کے لقب سے یاد کرتی تھی۔ قیافہ شناس بےمثل تھا اور کہا کرتا کہ۔

"حکومت اور اعزاز کی خواہش ایسے لوگوں کو رہتی ہے کہ جن کو ان کی قدر نہیں۔ پس بادشاہ کو چاہیئے کہ اجزائے حکومت کے انتخاب میں از حد احتیاط اور دور اندیشی سے کام لے اور کم ظرف سے اجتناب کرے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# سلطان محمد اوّل

سلطان عبد الرحمٰن ثانی کے بعد ۲۳۸ھ میں اس کا بیٹا محمد تخت نشین ہوا۔ بقول "لین پول"۔

"یہ شخص مزاج کا سخت اور سنگدل اور خود بین تھا"۔ یہ فقرہ لین پول نے اس وجہ سے لکھا کہ سلطان محمد نے پادریوں کی مجنونانہ حرکت اور اسلام و داعی اسلام پر جو رکیک حملے وہ کرتے تھے اس نے باپ کی طرح چشم پوشی نہیں کی بلکہ اس نے اس فتنہ کو بقوت دبایا۔ کیونکہ پرجوش خبطی عیسائیوں نے اسلام اور داعی اسلام پر جو توہین کی بوچھاریں کی تھیں ان کا پورا انتقام لیا۔ اس نے گرجے جو جنون اور راہبوں کی خوش فعلیوں کے مرکز بن گئے تھے گرا دئے۔ عیسائیوں کو اچھی طرح سے کچلا۔ یولی جس جس نے ایک مسلمان لڑکی فلورا کا اغوا کیا تھا ۱۱ مارچ ۸۵۹ء میں قتل کرا دیا گیا۔

اس واقعہ کا نتیجہ یہ ہوا عیسائی اپنی حماقت پر شرمندہ ہوئے شہادت کے ڈھونگ سے ان کو ایسی نفرت ہوئی کہ مذہب عیسویت کو چھوڑ بیٹھے مگر اندلس میں خانہ جنگی شروع ہو گئی ملک کا انتظام سلطان سے نہ سنبھل سکا۔ آخر شہ صفر ۲۷۳ھ میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان المنذر ۸۸۶ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کے عہد میں پہلے سے زیادہ اندلس کی حالت خراب ہو گئی۔ امرائے عرب اور بربری رؤسا خود سر ہو گئے۔ سرحدی عیسائیوں نے اس کی خانہ جنگی دیکھ کر سر اٹھایا ان کو سلطان المنذر کی نا اہلیت کے سرحدی قلعے مل گئے۔ آخر شہ ۸۸۸ء میں المنذر قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھائی سلطان عبداللہ تخت نشین ہوا۔

عبداللہ بن محمد کا زمانہ بھی اندلس کے لئے خیر و خوبی کا نہ تھا۔ وہ بذات خود لیسا دنی الطبع بے رحم تھا کہ اس کی مملکت کے کل فرقے اس سے نفرت کرنے لگے اور اس کی حکومت کو بالائے طاق رکھا۔ سینے یک دل و یک زبان ہو گئے۔ اس کو سلطنت کرتے ہوئے تین سال بھی نہ ہوئے تھے کہ اندلس کا بہت بڑا حصہ خود بخود خود مختار ہو گیا اس کا بیٹا محمد اور اس کا بھائی قاسم بن عبداللہ باپ سے باغی ہو گئے مگر مقابلہ پر گرفتار ہوئے اور قید کئے گئے۔ عرب امراء نے یہ رنگ دیکھ کر اپنی خود مختار ریاستیں قائم کر لیں۔

اشبیلیہ قرطبہ کا ہولناک رقیب ہو گیا۔ لورقا مرسیہ حکومت قرطبہ سے الگ ہو گئے۔ بربری امراء نے بھی اطاعت کا جوا اتار پھینکا۔ ہسپانیہ و اندلس کے مغربی اضلاع مثل ماردہ بطلیوس اور پرتگال کے دھڑے کے ٹکڑے اب بربریوں کی خود مختارانہ قبضہ میں تھے اور وہ خود بھی اندلس میں مختلف اہم عہدوں پر مامور تھے۔

اس سے بڑھ کر ذوالنون اور موسیٰ نے ایک جرگہ لیڈروں کا بنا رکھا تھا جو چاروں طرف لوٹ مار اور غارتگری کر رہا تھا۔ ان سب سے بڑھ کر سرحدی ڈاکو ابن حفصون نصرانی تھا جس نے غرناطہ کے کوہی علاقہ بڑی ریاست قائم کر لی تھی۔ سلطان عبداللہ نے بار بار اس پر حملے کئے اور ہر مرتبہ شکست کا منہ دیکھنا پڑا آخرش ابن حفصون سے سلطان نے صلح کر لی۔

مرشیا پر ایک نومسلم خود مختار فرمانروا..... تھا اس نے اپنی رعایا پر عادلانہ حکومت کی رعایا اس سے خوش تھی۔ وہ شاعرانہ دل و دماغ رکھتا تھا اس نے فوج بھی بھرتی کی جس میں صرف پانچ ہزار سوار تھے۔

طلیطلہ بھی باغی ہو گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اشبیلیہ کا عربی بادشاہ ابن الحجاج نے سلطان سے تعلقات اچھے قائم رکھے اور اس نے اپنے غیر محدود اقتدار کو نہایت شریفانہ طور پر نبھایا اور کام میں لایا۔ اس نے حکومت قابل مدح کی۔ امن و امان کا بے خلش دور دورہ تھا۔ اس نے سلطان عبد اللہ کے مقابلہ میں بہتر اپنی حکومت کا انتظام کر رکھا تھا۔ جب سواری ابن الحجاج کی نکلتی پانچ سو سوار اس کے جلو میں تھے اور اس کی قبائے شاہی زربفت کی ہوتی تھی جس پر اس کا نام و خطاب سونے کے کلابتوں سے منقش رہتا تھا۔ سمندر پار کے سلاطین اس کے پاس تحائف بھیجتے تھے۔

مصر سے ریشمی کپڑے آئے مدینہ سے علماء اور بغداد سے مفتی اس کے دربار میں آ جمع ہوئے اس کے عہد میں ایک فاضلہ خاتون قمر نامی تھی۔ حسن صورت و سیرت میں بے عدیل تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ شاعرہ تھی۔ بلاغت کلام اور دل سوز نظم میں شہرۂ آفاق تھی ابن الحجاج کی تعریف میں کہتی ہے۔

ما فی المغارب من کریم یرتجیٰ | الا حلیف الجود ابراھیم
انی حللت لدیہ منزل نعمۃ | کل المنازل ما عداہ ذمیم

ترجمہ

نیست در مغرب کریمے کز وے داری امیدہا | جز برا براہیم کو ہم عہد باشد با سخا
تنہا دادہ در منزل نعمت فرد کش گشتہ ام | غیر آں ہر منزلے زشت است پر از عیبہا

غرضکہ ابن الحجاج نے سلطان عبد اللہ کے مقابلہ میں وہ کارہائے نمایاں کئے کہ قرطبہ سے شعرا اور علماء اس کے دربار کی جا کر زینت بنے۔

بایں ہمہ تہذیب و شائستگی کی یہ شعاعیں جو جھلک رہی تھیں اندلس کے صدر حکومت کے ضعف سے زیادہ وقیع معلوم نہ ہوتی تھی قرطبہ سرحدی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خلفشار سے پریشان حالی کو پہنچ گیا تھا۔ سلطان کی کاہلی اور کمزوری حد کو پہنچ گئی تھی۔ خزانہ خالی تھا فوج کو تنخواہیں دیر میں ملتی تھیں کیونکہ اضلاع کے محاصل بند ہو چکے تھے۔ تجارت کو بھی فروغ نہ تھا۔

آخرش سلطان ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو اڑسٹھ برس کی عمر میں چوبیس سال کی ناخوش و بے مزہ سلطنت کو خیرباد کہہ کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# سلطان عبدالرحمن ثالث

## عبدالرحمن ثالث بن محمد اموی

**تخت نشینی**

جس دن سلطان عبداللہ کو دفن کیا اسی روز عبدالرحمن سوم تخت نشین ہوا ان کی والدہ مریم نامی ایک امیر نصرانی خاندان کی صاحبزادی تھیں۔ جس دن عبدالرحمن نے حکمرانی شروع کی اس دن اس کی عمر بائیس سال کی تھی۔

سلطان کی خصلت اور طبیعت نیک تھی اس کے ساتھ بڑا عالم اور فاضل تھا۔ اس کی دانائی بلحاظ عمر کے بہت زیادہ تھی۔ چہرہ سلطان کا باتمکنت اور شاندار تھا۔ موزوں قد اور گورا رنگ خوبصورت، نیلگوں آنکھ اور گفتار شیریں و نرم تھی حلیم الطبع اور رحم دل تھا۔[۵۴]

ان صفات کی وجہ سے اپنی رعایا کو اس قدر عزیز تھا کہ جس دن وہ تخت نشین ہوا تمام سلطنت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ہر ایک نے خوشی منائی۔

عبدالرحمن نے اولاً فوج کی تربیت شروع کی اور تمام ممالک محروسہ میں حکم بھیجا کہ جو شاہی حکم سے انحراف کرے گا وہ قتل کیا جائیگا۔ امراء اور عہدیدار جو باغی ہو گئے تھے وہ فوراً طلب کئے گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر امیر اور صوبہ دار جو خودسر تھے رام ہو گئے تھے۔

۵۴ تاریخ اسپین ص ۲۴۹ ج ۱

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سلطان نے فوج کی آراستگی کے ساتھ باڈی گارڈ مقرر کیا جس میں عیسائی اور مسلمان بھرتی کئے گئے۔

**فوج کشی**

سلطان نے فوج کی آراستگی کے بعد باغی علاقہ کی طرف توجہ منعطف کی۔

اسٹینلی لین پول مورس اِن اسپین میں لکھتا ہے کہ:-

"عبدالرحمٰن نے باغی علاقوں پر فوج کشیاں شروع کیں تو باغیوں کو اطاعت قبول کرنے پر آدھے سے زیادہ رضامند پایا۔ اس کے سپاہی اپنے بہادر نوجوان بادشاہ کو اپنے سروں پر دیکھ کر پھولے نہیں سماتے تھے۔"

غرضیکہ دکھلاوے کی مزاحمت کے بعد عبدالرحمٰن کے لئے دروازے کھول دئے گئے۔ یکے بعد دیگرے اندلس کے بڑے شہروں نے سلطان کو اپنی دیواروں کے اندر بلالیا۔ اشبیلیہ کی طرف عبدالرحمٰن متوجہ ہوا وہاں کے لوگ خود ہی قدموں پر آگرے۔ اس کے بعد جہم کے بربری سردار سر کئے گئے۔ اور المغرب کا رئیس خود خراج دینے کو دوڑا آیا۔ اس کے بعد سلطان عبدالرحمٰن ضلع بیگیور ( ) کے عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھا اور اس کو حسن تدبیر سے قبضہ و تصرف میں لایا اس کے بعد اس کے قدم آگے بڑھتے رہے۔ بوباسٹرد ( ) تک فوج اسلامی پہنچ گئی۔ قلعہ کی دیوار پر چڑھ کر اپنی فتوحات کا جائزہ لیا۔ اور عظیم الشان فتح پر دو رکعت نماز خدائے قادر کے شکر کی ادا کی۔ اس کے بعد وہ مہربانی اور معافی کے کاموں کی طرف متوجہ ہوا۔ جب تک اس قلعہ میں رہا خلوص سے خدا کے لئے روزے رکھتا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


عاکم مرتیہ ذ بھی اس وقت آکر سلطان کی اطاعت قبول کی اس کے بعد طلیطلہ پر بھی قبضہ جمایا۔ غرضکہ سنہ ۳۱۹ھ میں اپنی پوری وسعت کو عبدالرحمٰن کی حکومت پہنچ گئی۔[1]

سلطنت کے جتنے حصے باپ دادا نے کھوئے تھے ان کو پھر سے حاصل کرنے میں اٹھارہ برس صرف کئے لیکن یہ کام پورا ہو گیا اور شاہی اقتدار مضبوطی کے ساتھ عربوں۔ بربریوں۔ اسپینیوں۔ مسلمانوں عیسائیوں پر یکساں قائم ہو گیا۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے کسی فریق کو خاص فوقیت حاصل کرنے نہ دی؛"

سلطان نے اندلس کی حالت کو سدھارنے کے بعد افریقہ کے علاقہ پر نظر ڈالی۔ کیونکہ اس طرف بنی فاطمہ کا اقتدار دن بدن بڑھ رہا تھا اور خلفائے بنی فاطمہ کے ارادے تھے کہ اندلس پر بھی قبضہ جمائیں۔

سبتی کہ "سبتہ" پر ان کا قبضہ تھا۔ سلطان نے فقہا کی جماعت سے کام لیا انھوں نے بربریوں میں اپنی تقریروں سے شیعہ سنی کا فتنہ کھڑا کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان نے فوج جو روانہ کی اس نے ساحل کے علاقہ کو تسخیر کر لیا اور سبتہ کا نہایت عالیشان قلعہ قبضہ میں لیا۔ اسکی آمدنی شاندار مسجد کے بنوانے میں صرف کردی گئی جس نے تھوڑے عرصہ میں تجدید دم میں گشت کرنا شروع کر دیا ادھر سرحد کے عیسائیوں نے شورش بپا کی ان کی سرکوبی کے لئے افسر کو روانہ کیا۔ اس نے لیون کے بادشاہ پر حملہ کیا اور اس میں کام آیا۔ اس کا سر اتار کر قلعہ پر لٹکایا گیا۔ اس واقعہ سے سلطان کو سخت طیش آیا۔ اس نے

---

[1] موریس ان اسپین ص ۸۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


۹۲۰ء میں فوج گراں ہمراہ لیکر سین استیوان پر حملہ کیا اور اس کو تباہ کر دیا۔ اور آگے النوار کی طرف متوجہ ہوا۔ وَیل جینیکر کے درے پر مقابلہ عیسائیوں سے ہوا جن کو شکست اٹھانا پڑی۔ مسلمانوں میں بربریت عود کر آئی کہ قلعہ میونز کے باشندوں کو تہ تیغ کر دیا۔ غرضکہ اس کامیاب جنگ سے مظفر و منصور سلطان واپس قرطبہ ہوا۔

۹۲۹ء میں الناصر الدین اللہ خطاب سے سلطان سرفراز ہوا۔

۹۲۳ء میں مہر قسطہ کو سر کیا تھا اور النوار پر دھاوا بولا تھا اس ہیبت سے ملکہ نائبتہ السلطنت تھیوڈا نے فوراً عبدالرحمٰن کے آگے سر اطاعت خم کیا۔ مگر ایمبرہ ملکہ کی اطاعت گزینی کا شریک نہ تھا اس نے بغاوت کر دی۔ ۹۲۹ء میں بمقام الخندق (واہن بیگا) مسلمانوں سے مقابلہ کیا۔ یہاں پچاس ہزار مسلمان کام آئے اور سلطان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

اہل قرطبہ نے اس واقعہ کا بڑا سوگ منایا مگر پھر جو عبدالرحمٰن نے انتقام لیا تو سرحدیوں کی خودسری کا خاتمہ ہی کر دیا جس کا یہ اثر قرب وجوار پر پڑا کہ بقول لین پول۔

"اس کی خوشامد کرنے کو قسطنطنیہ کے شاہنشاہ اور فرانس جرمنی اور اطالیہ کے شاہوں کے سفیر حاضر ہوتے تھے۔"[1]

**نظام حکومت** عبدالرحمٰن نے فتوحات حاصل کرنیکے بعد مختلف ذرائع آمدنی کے ایجاد کیئے۔ چون لاکھ اسی ہزار دینار اصل مالگذاری داخل خزانہ عامرہ ہوتی تھی۔ علاوہ اس کے ۷ لاکھ ۶۵ ہزار۔

[1] مورس ان اسپین ص ۹۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


دینار مختلف ذرائع سے وصول ہوتے تھے۔ یہ تمام آمدنی ملک کی ملک اور رعایا ہی پر خرچ کی جاتی تھی۔ علاوہ اس کے جو روپیہ کہ بطور خراج و جزیہ عیسائیوں اور یہودیوں سے وصول ہوتا تھا، وہ خاص ذاتی خزانہ شاہی میں داخل کر دیا جاتا تھا۔ اس آمدنی کی کوئی تعداد معین نہ تھی۔ نہ کوئی باضابطہ حساب اس کا رکھا جاتا تھا۔ اس میں سے ایک ثلث فوج اور اعیان و ملازمان سلطنت پر خرچ ہوتا تھا۔ ایک ثلث خاص سلطان کی جیب خاص کے لئے مقرر تھا۔ باقی کل رقم عمارات اور پلوں و ملک کی سڑکوں پر خرچ کی جاتی تھی۔ اس کے زمانہ حکومت میں شہر قرطبہ خوبصورتی اور خاص قسم کی آسائش میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا۔ عبدالرحمٰن کو ہر طرح کی عمارت کا کمال شوق تھا جن کے آثار اس وقت تک اس زمانہ کی بے نظیر صنعت و حرفت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ قرطبہ کی مشہور مسجد اور قصر الزہرا دو عمارتیں ہیں جو دنیا میں حسن و خوبصورتی اور صنعت معماری میں بے مثل و بے عدیل ہیں۔

اس زمانہ جدید میں اگرچہ اہل یورپ ہر چیز میں معاذ اللہ خدائی کا دعوے کرتے ہیں تاہم ان عمارات کو عجوبہ روزگار سمجھتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر فی الحقیقت عبدالرحمٰن اعظم کے زمانہ میں شروع ہوئی تھی اور ہشام نے اس کو اختتام تک پہنچایا تھا لیکن ان کے بعد بھی ہر بادشاہ نے مسجد کے بڑھانے اور شاندار بنانے میں دولت کی پرواہ نہیں کی۔

اس مسجد کا طول شرق سے غرب تک قریب قریب پانچسو فٹ کے تھا اور اس کی خوشنما محرابیں ایک ہزار چار سو سترہ سنگ مرمر کے ستونوں پر قائم تھیں جن پر سنہرا کام کیا ہوا تھا۔ محراب اس مسجد کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سات سنگ مرمر کے ستونوں پر قائم اور اس قدر بلند اور خوبصورت تھی کہ صرف اس کے دیکھنے کے لئے دور دور سے لوگ آتے تھے محراب کے قریب ایک بلند ممبر خالص ہاتھی دانت اور چھتیس ہزار مختلف رنگ اور وضع کی لکڑی کے ٹکڑوں سے بنا اور ہر قسم کے جواہرات سے جڑا ہوا رکھا تھا۔ اس ممبر کی قیمت (۳۵۰،۰۵) دینار تھی اور سات برس میں تیار ہوا تھا۔

عبدالرحمٰن ثالث نے قدیم میناروں کو گرا کر ایک نیا مینار ایک سو آٹھ فٹ بلند تیار کرایا جس میں چڑھنے اترنے کے دو زینے تھے اور ہر زینہ میں ایک سو سات سیڑھیاں تھیں۔ اس مسجد میں دس ہزار جھاڑ روشنی کے چھوٹے بڑے جلا کرتے تھے جن میں سے تین سب میں بڑے جھاڑ خالص چاندی کے اور باقی پیتل کے تھے۔ بڑے سے بڑے جھاڑ میں ایک ہزار چار سو اسی پیالے روشن ہوتے تھے اور ان تین چاندی کے جھاڑوں میں چھتیس سیر تیل جلا کرتا تھا۔ تین سو ملازم اور خدام اس مسجد میں متعین تھے۔ جو بخور دان میں عود و عنبر جلاتے تھے مسجد کے متعلق جو جدید تعمیر اس عہد میں کی گئی اس پر دو لاکھ اکسٹھ ہزار پانچسو تیس دینار سرخ خرچ ہوئے تھے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# قصرِ زہرا

عبدالرحمٰن نے علاوہ مسجد کے قرطبہ سے چار میل کے فاصلہ پر جبل العروس کے پر فضا دامن میں ایک رفیع الشان قصر تیار کیا اور اس کو اپنی محبوبہ کنیز الزہرا کے نام سے موسوم کیا۔

یہ اس قدر وسیع عمارت تھی کہ اس کو قصر نہیں بلکہ مدینۃ الزہرا کہتے تھے اور فی الحقیقت یہ ایک چھوٹا شہر تھا جس میں علاوہ شاہی مکانات اور مسجد وباغات کے ہزارہا ملازمین اور فوج شاہی کے لئے علیحدہ عمارتیں تیار کی گئی تھیں۔ اس محل کی وسعت کا صرف اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کے حدود کی دیواروں میں پندرہ ہزار بلند اور مستحکم دروازے نصب تھے۔ جس وقت یہ قصر ایک کروڑ پچاس لاکھ دینار سُرخ کی لاگت سے تیار ہوا اور سلطان مع الزہرا کے اس میں داخل افروز ہوا اور دونوں نے اُس مرغزار کو جھروکوں سے دیکھا سامنے قصرِ شاہی سنگ مرمر کی عمارات اور برجوں اور میناروں سے آراستہ مثل موتی کے دکھائی دیتا تھا۔ اور اس کی پشت پر ایک کوہ سیاہ سر بفلک کشیدہ اپنا لطف علیحدہ دے رہا تھا۔

الزہرا نے جس وقت اس بے نظیر سماں کو دیکھا قصر اور سیاہ پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "یا امیر المومنین یہ قصر مثل ایک معشوقۂ نازنین کے ہے جو کسی نازو انداز اُس حبشی کے پہلو میں متمکن ہے"۔ عبدالرحمٰن نے یہ جملہ سنکر حکم دیا کہ یہ پہاڑ اسی وقت بیخ و بن سے کھود ڈالا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ سنکر امرائے دربار نے خلیفہ سے کہا کہ انسان کی کیا مجال کہ کوہ کو جنبش دے سکے۔ اس کا اس مقام سے علیحدہ کرنا اُسی خالق حقیقی کے دست قدرت میں ہے جس نے اس کو اور ہم کو پیدا کیا۔ اس تقریر سے عبدالرحمن بھی اپنے دل میں قائل ہوا اور یہ حکم دیا کہ اس کوہ کے فوراً حامل کو کرکے نہ سے چوٹی تک درختہائے میوہ دار مثل بادام اور انجیر وغیرہ کے نصب کئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس حبشی نے سبز پوشاک نے بدن کی درختہائے میوہ دار اپنی خوشبو سے دشت کو معطر کر دیا۔ طول اس قصر کا تقریباً چار میل اور عرض قریب تین میل کی تھا۔ ۳۲۵ھ میں اس کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور پچیس سال میں ختم ہوئی۔ دس ہزار معمار اور مزدور اور قریب چار ہزار اونٹ اور خچروں سے روزانہ اس کے بنانے میں کام لیا جاتا تھا۔ قصر چار ہزار تین سو سولہ برجوں و ستونوں پر جو اقسام کے پتھروں مثل سنگ مرمر وغیرہ کے بنے ہوئے تھے، قائم تھا۔ ان ستونوں میں سے بعض ستون بادشاہان یورپ مثل فرانس اور قسطنطنیہ وغیرہ نے تحفتہً عبدالرحمن کو بھیجے تھے باقی خاص اندلس سے فراہم ہوئے تھے۔ کچھ سنگ مرمر معمار عبداللہ اور حسن ابن محمد اور علی ابن جعفر کی نگرانی اور ذریعہ سے افریقیہ سے بھی منگایا گیا تھا۔ ان ستونوں کو اندلس پہنچانے کی اجرت دس دینار شرح فی ستون مقرر کی گئی تھی۔ قصر میں دو فوارے نصب کئے گئے تھے ایک جو سب سے بڑا تھا۔ بحیرس کا تھا اور اس پر اس قدر ملمع کیا گیا کہ خالص سونے کا معلوم ہوتا تھا۔ اور اس پر نہایت خوشنما انسانی صورتیں بنی ہوئی تھیں۔ احمد یونانی اور ربیع پادری اس فوارے کو قسطنطنیہ سے لائے تھے چھوٹا فوارہ سنگ سبز کا شام سے منگوایا گیا تھا۔ یہ اس قدر خوبصورت تھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خلیفہ نے اس کو قصر المونس میں نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بارہ پرند اور چرند جانوروں کی صورتیں مختلف جواہرات اور سونے سے بنی ہوئی اس میں لگائی گئی تھیں۔ اور ہر جانور کے منہ اور چونچ میں سے پانی کا فوارہ جاری ہوتا تھا۔ اس فوارے میں کاریگر نے وہ دستکاری ظاہر کی تھی کہ جن اہل دید سیاحوں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بیان کرتے ہیں کہ دیکھنا اور سننا تو ایک طرف خواب وخیال کو بھی مجال دخل نہ تھی۔

قصر کا ایک اور حصہ قصر الخلفاء بھی قابل دید تھا اس کی چھت طلائی بے غش اور سنگ مرمر سے جو ایسا صاف وشفاف تھا کہ دوسری طرف کی چیز مثل آئینہ کے نظر آتی تھی بنی ہوئی اور باہر کی جانب سونے اور چاندی کے سفالوں سے سجی ہوئی تھی۔ اس کے وسط میں ایک خوبصورت مرصع فوارہ نصب تھا جس کے سر پر وہ مشہور موتی جڑا تھا جس کو شہنشاہ یونان نے بطور تحفہ کے عبد الرحمن الناصر کو بھیجا تھا۔

سوائے اس فوارے کے قصر کے بیچ میں ایک فوارہ مثل طشت پارہ سے لبریز رکھا تھا۔ اور اس کے دونوں جانب آٹھ دروازے نیل دندان و آبنوس کے منڈھے ہوئے تھے جو جواہرات سے مرصع تھے جس وقت ان دروازوں میں سے آفتاب کی شعاعیں آتیں اور پارے کے حوض میں جنبش پیدا ہوتی تھی تو سارا کمرہ بجلی جیسی چمک سے بھر جاتا تھا اور اہل دربار اپنی چکا چوندگی ہوئی آنکھوں کو چھپا لیتے تھے۔

اس قصر میں تیرہ ہزار سات سو پچاس خدام تھے اور ملکہ زہرا کی پیش خدمتیں چھ ہزار تین سو چودہ تھیں۔ غلام وخواجہ سرا ایک ہزار تین سو پچاس تھے۔ الزہرا کے تالاب (بحیرۃ الزہرا) کی مچھلیوں کو روزانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بارہ ہزار روٹیاں ڈالی جاتی تھیں۔ غرضکہ یہ قصر کیا تھا ایک طلسمی کارخانہ تھا قصر الزہرا کے علاوہ قصر المعشوق و قصر السرور قصر التاج قصر الدمشق یہ ایسے محلات تھے جن کا ثانی روئے زمین پر نہ تھا۔

مقری لکھتا ہے :-

" ومن قصورہ المشہورۃ بسلطنتہ المعروفۃ الکامل والمجدد والحائر والروضۃ والزاھر والمعشوق والمبارک والرشیق وقصر السرور والتاج والبدیع "[1]

قصر دمشق بنی امیہ کے پرانے وطن کی یاد تازہ رکھتا تھا۔ اس قصر کی چھتیں سنگ مرمر کے ستون پر قائم تھیں اور اس کے فرش پر پچیکاری کا کام تھا اور یہ اس قدر حسین تھا کہ ایک شاعر اس کی تعریف میں کہتا ہے۔

کل قصر بعد دمشق یذم ٭ فیہ طاب الجنی ولذ المشم

منظر رائق وماء نمیر ٭ وثری عاطر وقصر اشم

بت فیہ واللیل والفجر عندی ٭ عنبر اشھب ومسک رقم

(ترجمہ)

ہر قصر بجز دمشق زشست است ٭ از میوہ و بوئے خوش بہشت است

منظر عجیب و آب صافی ٭ خاکش خوشبو و قصر عالی

از صبح و شبش بہ نزد دانا ٭ باعنبر و مشک ہست مانا

| | |
|---|---|
| سفرائے مغرب | سرزمین اندلس سے ملحق خود مختار بادشاہوں نے سلطان عبدالرحمن کی خوشنودی مزاج اور رضامندی حاصل کرنے |

---

[1] مقری جلد اول ص ۲۱۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی غرض سے سفیر قرطبہ بھیجے چنانچہ ۳۳۶ھ م ۹۴۷ء میں قسطنطین شہنشاہ قسطنطنیہ نے بیش بہا تحائف بذریعہ سفیر بھیجے۔ خلیفہ نے سفیر کا نہایت اعزاز و احترام کیا۔ شہر کثرت آئینہ بندی اور آرائش سے مثل دلہن معلوم ہوتا تھا۔ ہر سازوسامان و اسلحہ سے آراستہ۔ قصر اور دربار کی آراستگی کی تعریف نہیں ہو سکتی تھی۔ تخت پر خلیفہ رونق افروز۔ گردو پیش شہزادے اور والیان ملک اور ارکان سلطنت دست بستہ حاضر جس وقت سفیر اور اُس کے ساتھی سامنے پیش ہوئے تو رعب و داب شاہی اور دربار کی شان و شوکت دیکھ کر دنگ ہو گئے اور سر جھکائے تخت کے قریب آکر اپنے بادشاہ کا نامہ پیش کیا۔

عبدالرحمٰن نے علماء حاضر دربار کو حکم دیا کہ وہ اسلام کی شان و شوکت و بزرگی اور خلفائے اندلس کی فتوحات بیان کریں۔ لیکن حاضرین دربار کے دلوں پر کچھ ایسا رعب چھایا ہوا تھا کہ اول مشہور علماء ہیں سکتے بعد دیگرے ہر شخص نے تقریر شروع کی لیکن دو چار لفظوں سے زیادہ نہ کہہ سکے۔

خلیفہ نے ولیعہد الحکم کے اتالیق ابوعلی القالی کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حال ہی میں عراق سے اندلس آیا تھا اور علم و فضل میں بے نظیر سمجھا جاتا تھا مگر اس کو بھی یارائے گویائی نہ ہوا۔

یہ حالت دیکھ کر منذر ابن سعید اپنے مقام پر کھڑا ہوا۔ گو مثل علمائے دیگر کے اس کا علم و فضل اس قدر مشہور نہ تھا لیکن اس نے اس خوش اسلوبی اور نہایت شستہ تقریر میں خلیفہ کے حکم کی تعمیل کی اور ایک ایسا پرجوش برجستہ قصیدہ پڑھا کہ اہل دربار کی زبانوں پر تعریف جاری ہو گئی۔ خلیفہ اس قدر خوش ہوا کہ اس کو اسی وقت قاضی القضاۃ کے عہدے پر سرفراز کیا۔

اس دربار کے بعد عبدالرحمٰن نے کئی روز تک سفیروں کی مہمانداری کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور ہشام بن ہذیل کو اپنی جانب سے بصیغہ سفارت یونانی سفیر کے ساتھ قسطنطنیہ روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ دونوں سلطنتوں میں دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی غرض سے ایک معاہدہ لکھوائے۔ ہشام دو سال کے بعد کامیاب واپس آیا۔ اس کے بعد تو بادشاہ سلاونز اور شاہان المان اور فرانس نے یکے بعد دیگرے اپنے سفیر عبد الرحمٰن کے پاس بھیجے خلیفہ ان سب سے نہایت اخلاق و مروت کے ساتھ پیش آیا۔ اور مناسب جوابات اور خلعت فاخرہ سے سرفراز فرما کر ان سب کو رخصت کیا۔

لین پول لکھا ہے:۔

"عبد الرحمٰن کی سلطنت کا نصف دور بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ اس نے سارے ممالک اسلامیہ میں اس سرے سے اس سرے تک امن وامان و نیک عملی قائم کر دی۔ فرقوں کی حکومتیں دور کیں اور اپنی رعایا کی ساری جماعتوں پر سلطان کا کلی اقتدار تھا اور ان کے قلوب پر سکہ بیٹھ گیا تھا۔ دوسرے نصف میں اس نے بیرونی دشمنوں کے مقابلہ میں اپنی سلطنت کی عزت قائم کی اور اندلس کو صاحب عظمت اور مرفہ الحال بنا دیا۔ قرطبہ کبھی ایسا مالا مال اور خوشحال نہیں ہوا تھا جیسا کہ عہد عبد الرحمٰن الثالث میں ہوا۔"

غرضکہ قرطبہ عہد سلطان عبد الرحمٰن میں معراج کمال پر پہنچ گیا تھا جا بجا مثلاً قصور۔ رصافہ۔ مساجد۔ عدالت۔ شفاخانہ۔ دار الحدیث۔ پل فصیل نہر۔ رصدگاہ۔ خانقاہ۔ رباط۔ قلعے وغیرہ تعمیر تھے[۱]

---

[۱] دور حکومت اسلامی اندلس صفحہ ۹۹ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## علمی ترقی

شہر قرطبہ میں مدارس ثانیہ کی تعداد آٹھ سو کی تھی سب سے بڑی جامعہ (یونیورسٹی) جامع مسجد اعظم تھی۔ یہی وہ جامعہ ہے جہاں کر حکیم ابن رشد۔ ابن سعد۔ ادریس۔ ابن بشکوال۔ ابن زہر۔ ابن طفیل۔ ابن خزم۔ ابن زیدون۔ المنصور۔ ابوالقاسم ادلیس موجد طیارہ اور ابن عمار جیسے باکمال یگانۂ روزگار افراد نکلے۔

اس جامعہ میں فلسفہ منطق، ریاضی، طبیعات، طب، قانون۔ فلکیات، الہیات، حدیث و فقہ کی تعلیم ہوتی تھی۔ صرف مسلم طلبا ہی نہیں بلکہ فرانس۔ اٹالیہ جرمنی اور انگلستان کے طالب علم علمائے عرب سے علوم تحصیل کرتے تھے نصرانیت کے سب سے بڑے پیشوا اسلوستر یا پائے روم نے بھی اس جامعہ میں تعلیم پائی۔

قرطبہ میں جامعہ کے سوا خلفائے اندلس کا دربار خود ایک جداگانہ کالج تھا جہاں ہر وقت علما و مبصرین کے مناظرے و مباحثے علمی ہوا کرتے تھے۔ دربار خلافت کے علاوہ ہر والی کا دیوان خانہ علما۔ فقہا اطبا و مہندس شعرا محققین کے لئے رشکگاہ بنی ہوئی تھی۔

شہر کے ایک حلقہ میں، تعلیم یافتہ زاہدہ عابدہ خوشنویس خواتین ایسی رہتی تھیں جو خط کوفی میں کلام مجید لکھا کرتی تھیں۔

لین پول مورس ان اسپین میں لکھتا ہے کہ:-

"سائنس (علوم) کی ہر شاخ کی قرطبہ میں تعلیم ہوتی تھی اور علم طب میں جتنی ترقی جالینوس کے زمانہ سے اس وقت تک کل صدیوں میں ہوئی تھی اس سے کہیں زیادہ اور عمدہ اضافہ یہاں کے حکما و اطبا کی تحقیقاتوں اور تجربوں سے ہوا۔ ابوالقاسم جس کو اہل مغرب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابو لقیس کہتے ہیں ایک نامور سرجن تھا ابن زہر (ابن زہر) بھی موجد علم جراحی تھا۔ ابن بیطار علم نباتات کا ماہر وہ بھی یہیں کا تھا"
ع اقطیب بین سے ہے۔

"تمدن میں اندلس بہت فائق تھا۔ قرطبہ میں ایک لاکھ تیرہ ہزار خیمہ باف تھے۔ علوم و تمدن تہذیب میں مسلمانوں کا شہر قرطبہ فی الحقیقت ساری دنیا کا سب سے زیادہ چمکیلا و پر رونق تھا"

وادی الکبیر پر پل تعمیر کیا گیا تھا۔ سترہ محرابیں اس پل کی تھیں۔ سارا قرطبہ عالیشان عمارتوں سے نامور تھا۔ پچاس ہزار سے زیادہ امراء عہدہ داروں کے محل تھے ایک لاکھ سے زیادہ عوام کے مکان تھے۔ سات سو مسجدیں اور نو سو حمام تھے۔ ۸۰ ہزار دوکانیں تھیں۔

**شاہراہ** پختہ سڑکیں دونوں جانب راہرو کے لئے پٹریاں تھیں۔

**روشنی** بقول علامہ ابوالولید اسمٰعیل شقندی رات کو دس میل تک قرطبہ کے چراغوں کی روشنی میں مسافر جا سکتا تھا۔

**آبادی** قرطبہ کی آبادی گیارہ لاکھ اور اندلس کی چھ کروڑ تھی۔

**صفائی** قرطبہ میں بدرو نالیاں بکثرت تھیں۔

**آب رسانی** جبل قرطبہ سے تین میل کے فاصلے سے تمام شہر میں جست کے نلوں کے ذریعہ سے پانی لایا گیا تھا۔

امراء کے محلات میں سنگ مرمر کے سقابے تھے ٹونٹیاں سنہری اور روپہلی لگی تھیں

---

لہ مورس ان اسپین ص ۱۰۳۔

---

قصبہ المریہ میں ریشمین کپڑوں، قالینوں کے بڑے بڑے کارخانے تھے بیجورتہ میں کاغذ کے کارخانے تھے شیشے کے ظروف وہاں بنتے تھے پیتل اور لوہے کے ظروف المریہ میں بنتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذارہ جا بجا نصب تھے۔

فصیل قرطبہ عبد الرحمٰن الداخل نے تعمیر کرائی تھی۔ وہ فصیل کا چہ میل کا تھا۔

**دروازے** نو دروازے فصیل میں تھے۔ باب المقنطرہ۔ باب جزیرۃ الخضرا باب نہر قسط۔ باب ابن عبد الجبار۔ باب ردمیہ۔ باب طلیرہ۔ باب عامر القرشی۔ باب بطلیوس۔ باب العطار۔

**حلقے** شہر پانچ حلقوں میں منقسم تھا۔ ربض شقندہ۔ ربض الیہود۔ ربض مسجد ام سلمہ۔

**ربض (محلے)** ربض رصافہ۔ ربض البیع۔ ربض الرقا قین۔ ربض مسجد الشفا۔ ربض الرمہ ربض مسجد مسرور مشہور محلے تھے۔

قرطبہ سے باہر بارہ دری منیۃ ابن ابو یعقوب قصر المصحفی۔ قصر السرادق۔ باغ سے دعا تعمیر تھے۔

**قاضی منذر** مدینۃ الزہرا کی دلچسپی نے عبد الرحمٰن کو ایسا الجھائے رکھا چند جمعہ کی نماز وہیں کی مسجد میں ادا کی۔ ایک جمعہ کو جامع مسجد نماز پڑھنے کیلئے چلا۔ جامع اعظم میں قاضی المنذر نماز جمعہ پڑھاتے تھے۔ جب عبدالرحمٰن قاضی کے سامنے آئے تو خطبہ میں ایسی سخت تہدید و تنبیہ کی کہ امیر المومنین کا چہرہ شرم و ندامت سے سرخ ہو گیا۔ اس کے بعد سے پھر نماز جمعہ سلطان نے کبھی ترک نہ کی۔

لہ القاضی منذر البلوطی رحمہ اللہ القاضی قضاۃ الاندلس کان اماما فصیحا خطیبا شاعرا ادیبا کثیر الفضل جامعا لصنوف من الخیر و التقویٰ و الزہد و لہ مصنفات ۵۲

۵۲ البدایۃ والنہایۃ للحافظ عماد الدین ابی الفداء الدمشقی الجزء الثامن ص ۲۸۹ ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**نمازِ استسقا** مدینۃ الزہرا کے میدان میں نمازِ استسقا کے لئے خلیفہ عبد الرحمٰن گئے۔ اہلِ قرطبہ بھی لاکھوں پہنچے۔ امساکِ باراں سے ملک بےحال تھا۔ قاضی المنذر ایک بلند مقام پر مجمع کو دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا۔ جلالت مآب تشریف لا رہے ہیں۔ قاضی نے بے رخی سے کہا یہاں آنے کی کیا ضرورت ہے وہ مدینۃ الزہرا میں آرام کریں۔ کسی ندیم نے یہ فقرہ الناصر سے جا لگایا۔ وہ سنکر بےاختیار رونے لگا۔ عمامہ اتار کر زمین پر ڈال دیا۔ برہنہ سر برہنہ پا با حال تباہ بارگاہ غفور الرحیم میں گڑگڑا کر عرض کرنے لگا کہ "الٰہی میرے گناہوں کی پاداش میں میری رعایا کو کیوں ستاتا ہے۔ مجھکو سزا ملے لیکن میری رعایا کی تکالیف دور کر دے"۔

الناصر کا حال روتے روتے بےحال ہو گیا ڈاڑھی جو آنسوؤں سے تر ہو چکی تھی اب سُرخ بجری سے لت پت ہو گئی۔ المنذر نے اس کی الحاح و زاری سنکر کہا کہ "مسلمانوں ذرا اور خضوع و خشوع سے دعا مانگو باب رحمت کھلنے والا ہی کیونکہ جب ہمارا۔ دنیا سے عجز و انکسار ظاہر ہوتا ہے تو جبارِ آسمان کو رحم آتا ہے"۔ بیان کرتے ہیں کہ "لوگ ابھی میدان ہی میں جمع تھے کہ نزول بارانِ رحمت ہوا اور لوگ بھیگتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے"۔

---

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ملکہ مرجانہ

ملکہ مرجانہ والدہ ولی عہد الحکم مستنصر باللہ بڑی فاضلہ عورت تھی اور بڑی شاعرہ. ایک روز عبدالرحمٰن الناصر نے فصد لینے کے لئے طبیب کو طلب کیا طبیب چاہتا تھا کہ نشتر لگائے دفعتہً ایک مینا اڑتی ہوئی مکان کے اندر آئی، اور سونے کے گلدستہ پر جو قریب رکھا تھا بیٹھ گئی اور یہ شعر پڑھا۔

أَيُّهَا الْفَاصِدُ رِفْقًا ۔۔۔ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَا
إِنَّمَا تَفْصِدُ عِرْقًا ۔۔۔ فِيهِ مَحْيَى الْعَالَمِينَا

(ترجمہ) اے فصد کھولنے والے نرمی سے امیرالمومنین کی فصد کھولنا اس لئے کہ جس رگ پر تو نشتر لگانا چاہتا ہے یہ رگ اس کی ہے جو زندہ کرنے والا عالموں کا ہے۔"

سلطان پھڑک گیا۔ پوچھا یہ کس کی مینا ہے کوئی جواب دے کہ مینا نے کہا۔ میں ملکہ مرجانہ کی مینا ہوں۔ الناصر بہت خوش ہوا اور بطور تحفہ اپنی بی بی مرجانہ کو تیس ہزار دینار سرخ دئیے[۵۱]

---

[۵۱] خلافت اندلس ص ۱۲۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# خلیفہ الحکم ثانی المستنصر باللہ

سلطان عبدالرحمٰن الناصر نے الحکم کی تعلیم و تربیت علامہ عثمان ساکن بلنسیہ کے سپرد کی تھی۔ علامہ عثمان ساکن بلنسیہ درباری علما سے تھا۔ یہ مصحفی کا باپ تھا۔ دیگر علمار درباری صحبت میں عالم شہزادگی میں عموماً الحکم وقت گزارا کرتے تھے ان کو زیادہ شوق کتب بینی کا تھا۔ لڑائی جھگڑے سے ان کو نفرت تھی۔ ذہین طبیع خوش مذاق متواضع علماء کا احترام کرنے والا اور طبیعت میں انصاف اور رواداری کوٹ کوٹ کر قدرت نے اس کے طبائع میں بھر دی تھی غیر مسلم رعیت یا دشاہ تھا جو مسلمانوں کے ساتھ کرتا وہی نصاریٰ و یہود کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتا تھا۔

**تخت نشینی** ۳۵۰ھ میں باپ کی جگہ تخت نشین ہوا اس نے عقلی علوم و فنون کی طرف غیر معمولی توجہ کی۔ مصر و بغداد سے ان علوم کی کتابیں منگوا منگوا کر اس کثرت سے جمع کیں کہ خلفائے عباسیہ کا دور حکومت اپنے علمی سازوسامان کے ساتھ لوگوں کی نگاہ کے سامنے آگیا۔ علامہ ابن خلدون اندلسی لکھتا ہے۔

"اس نے بغداد مصر اور ان کے علاوہ دیار مشرق سے علوم قدیم و جدید کی نہایت عمدہ کتابیں منگائیں اور اُن کو اپنے باپ کی زندگی ہی کے زمانہ میں بکثرت اس نے جمع کیا۔ اپنے دورِ حکومت میں اس قدر جمع کیا جو خلفائے عباسیہ کے اس علمی سرمایہ کی ہمسری کرنے لگا جو انہوں نے ایک طویل زمانہ میں جمع کیا تھا اور اس کی یہ سرگرمی صرف اس لئے تھی کہ اس کو علم سے محبت تھی کسب کمالات میں نہایت بلند ہمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھا اور ان سلاطین کے مشابہ بننا چاہتا تھا جو بادشاہ ہونے کے ساتھ حکیم بھی تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اس کے زمانہ میں متقدمین کی کتابوں کے پڑھنے کی طرف نہایت شدت سے توجہ کی اور ان کے مذاہب کی تعلیم حاصل کی۔[۱]"

ڈوزی لکھتا ہے:۔

"گو خلیفہ الحکم کے بزرگ بھی عالم و علم دوست اور کتابیں جمع کرنیکے شائق تھے لیکن الحکم کے برابر عالم و فاضل بادشاہ اسپین میں نہیں گزرا۔ علوم و معارف میں کسی کو اتنی قدرت ہوئی اور نہ کسی نے اتنی کتابیں جمع کیں۔ خلیفہ کے گماشتے قاہرہ۔ بغداد۔ دمشق اور اسکندریہ میں موجود رہتے۔ یہ لوگ کتابیں نقل کرتے یا ان کو مول لیتے تھے قطع نظر اس کے کہ کتاب پرانی ہے یا نئی جس قیمت پر ملتی خرید لی جاتی۔ ان نادر خزانوں سے الحکم کا قصر معمور تھا ہر طرف کاتب خطاط اور جلد ساز بیٹھے کام کرتے تھے۔

المستنصر باللہ کے کتب خانہ کی فہرست چوالیس جلدوں میں تھی اور ہر جلد میں بیس ورق تھے۔ ان جلدوں میں صرف کتابوں کے نام لکھے ہوئے تھے بعض مصنفوں نے لکھا ہے کہ کتابوں کی تعداد چار لاکھ بقول بعض کے چھ لاکھ تھی۔ اور تمام کتابوں کو الحکم نے خود پڑھا تھا ان میں سے اکثر پر حواشی الحکم نے نہایت محنت سے لکھے تھے۔[۲]

ادبیات عرب یعنی فن رجال، اخبار و انساب میں خلیفہ الحکم اپنی مثال نہ رکھتا تھا۔

---

[۱] طبقات الامم ابن صاعد اندلسی [۲] عبرت نامہ اندلس ص ۸۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ایران اور شام میں جو کتابیں لکھی جاتی تھیں مشرق میں ابھی کوئی ان کو پڑھنے بھی نہ پاتا تھا کہ خلیفہ کو ان کی خبر تک جاتی تھی۔ چنانچہ مورخ ابوالفرج اصفہانی عراق میں کتاب الاغانی جس میں عرب کے شعرا اور مغنیوں کے حالات لکھے۔ یا تھا اس کو الحکم نے ایک ہزار دینار سرخ اس درخواست کے ساتھ بھیجے کہ کتاب ختم ہوتے ہی اس کی نقل فوراً قرطبہ روانہ کی جائے۔

علماء کے حق میں خواہ اسپین کے ہوں یا باہر کے مستنصر باللہ نہایت سخی تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس کے دربار میں اہل علم کا مجمع رہتا تھا۔ خلافت پناہی صرف علماء کو بلکہ فلسفیوں کو بھی اپنی پناہ میں لے لیتے تھے تاکہ وہ متعصب لوگوں سے بےخوف ہو کر تحصیل علوم میں مصروف رہیں۔"

ایسے معارف پرست اور علم دوست بادشاہ کے سایۂ عاطفت میں تمام علوم و فنون کو ترقی رہی ابتدائی مدارس اچھے تھے اور بہت تھے۔ اسپین اسلامیہ میں ہر متنفس لکھنا پڑھنا جانتا تھا لیکن مسیحی یورپ میں سوائے بڑے درجہ کے لوگوں یا پادریوں کے سب ناخواندہ ہوتے تھے۔ نحو اور معنی کی تعلیم بھی مدارس میں عام تھی۔ غریبوں کے خیال سے ستائیس مدرسے ایسے کھول دئے کہ غریبوں کے بچے مفت تعلیم پائیں۔ معلموں کی تنخواہ بادشاہ کے صرف خاص سے ملتی تھی۔

جامع مسجد قرطبہ میں جہاں درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا ابوبکر بن معاویہ قرشی حدیث کا سبق دیتے تھے۔

ابوعلی القالی بغدادی نے ایک بہت بڑی مستند کتاب زبانی لکھ ڈالی۔ نحو کی تعلیم ابن القوطیہ دیتے تھے۔

اس دارالعلوم قرطبہ میں طلبا کی تعداد جوان علماء کے درس میں حاضر ہوتے تھے ہزار ہا تھی۔ اکثر طلبا فقہ پڑھتے تھے۔ کیونکہ اس علم کو پڑھ کر ان کو سلطنت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد سے ملتے تھے[۱]

**جنگیں** خلیفہ مستنصر کی طبیعت کو جنگ سے لگاؤ نہیں تھا۔ گو تھا بڑا بہادر۔ فن سپہ گری کا ماہر۔ سرحد کی بادشاہیوں غرسیہ۔ فرڈلینڈ وغیرہ نے سر اٹھایا تو ۳۵۲ھ میں الحکم نے والیان صوبجات کو جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا۔

اسی اثنا میں اردون چہارم لیون کے مسیحی امرا کو جو اس کے غمگسار تھے ساتھ لے کر مدینہ سالم آیا اور غالب مولائے الحکم سے جو مدینہ سالم کا حاکم تھا التجا کی کہ خلیفہ کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس نے سلطان کو لکھا وہاں سے حکم آیا اس کو یہیں بھیج دو۔ چنانچہ غالب نصرانی بادشاہ کو لیکر اپریل ۹۶۲ء میں قرطبہ آیا۔ راہ میں دربار خلافت کے افسران سوار مہمان کی پیشوائی کے لئے موجود تھے اردون نے افسران سوا سکی بڑی خوشامد کی کہ وہ بھی سفارش کریں قرطبہ کے داخلہ کے وقت روضہ ناصر پر گیا اور سر سے ٹوپی اتار لی۔ پھر قصر ناطورہ میں ٹھیرا۔ دو دن پُر تکلف آراستہ قصر میں قیام کر چکا تب اطلاع ملی کہ خلافت مآب قصر زہرہ میں اس کو شرف حضوری بخشیں گے:

اردون نے دیبائے سپید کا لباس پہنا اور ایک رومی ٹوپی سر پر رکھی جس میں جواہرات ٹکے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر اندلس اسلامیہ کے چند مسیحی امراء شلاً قرطبہ کے عیسائیوں کا قاضی ولید ابن خیزران اور طلیطلہ کا مطران عبید اللہ بن قاسم اس غرض سے اردون کے پاس آئے کہ دربار مستنصر میں حاضری سے پہلے وہاں کے قواعد اور آداب سے جن کی پابندی لازمی ہے اردون کو آگاہ کر دیں۔

---

[۱] مقری جلد اول ص ۲۴۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قصر ناظرہ سے قصر زہرا تک تمام راستے میں فوجوں کی صفیں دو طرفہ کھڑی تھیں جس کا اثر ان لوگوں پر یہ پڑا کہ خوفزدہ ہو کر نظریں نیچی کر کے نشان صلیب ہاتھ کے اشارہ سے بنانے لگے۔

قصر زہرا کے پہلے دروازے پر جب پہنچے تو سوائے اردون اور اس کے تیونی سردار و اردلی کے سب لوگ گھوڑوں پر سے اتر پڑے۔ باب السدہ پر تیونی سردار بھی پیدل ہو گئے۔ صرف اردون اور ابن طملس جس کی خدمت خلیفہ کے سامنے اردون کو پیش کرنے کی تھی گھوڑوں پر سوار رہے یہاں تک کہ اس نشست کے پاس آ گئے جو ان کے لئے مقرر تھی یہی وہ مقام ہے جہاں شانجہ کو طلب امداد کے لئے خلیفہ کے سامنے حاضر ہونے کا انتظار کرنا پڑا تھا۔

کسی قدر توقف کے بعد تیونی مہمانوں کو دربار خلافت میں حاضر ہونے کا حکم ہوا۔ ایوان کے دروازے سے اردون نے ادب سے ٹوپی اور چغہ اتاری۔ اس کے بعد اسے تخت کے قریب آنے کا اذن ہوا۔

خلیفہ اس وقت تخت شرقی پر سریر سلطنت تھے۔ ان کے بھائی بھتیجے دائیں اور بائیں اپنے مرتبہ بہ ترتیب دراست بیٹھے تھے۔ انہیں میں قاضی القضاۃ منذر بن سعید اور دیگر حکام علمی، وزرا اور فقہا بھی تھے۔

اردون تخت خلافت کی طرف آہستہ آہستہ گھٹنے زمین پر ٹیکتا اور سر کو تعظیم دیتا ہوا تخت کے نزدیک پہنچا۔ خلافت پناہی نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے بوسہ دیا اور پیچھے ہٹا اور دیبا کی مطلا و زر نگار نشست پر بیٹھ گیا یہی طریقہ ہسپانیہ کا تھا۔

اردون کا ترجمان قاضی ولید بن خیزران پہلے سے دربار میں حاضر تھا۔ خلیفہ نے بکشادہ پیشانی اردون سے خطاب کیا کہ تمہارا ہمارے حضور آنا باعث کامیابی ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے جود و سخا سے تمہاری اُمیدیں بر آئیں گی تم دیکھو گے کہ ہم تمہارے اچھے مشیر ہیں اور جتنا تم مانگو گے اس سے زیادہ پاؤ گے"

اردونی سن کر بے حد خوش ہوا اور اُٹھ کر تخت کی سیڑھیوں کے قالیچہ کو چومکر کہنے لگا۔

"میں امیرالمومنین کا غلام ہوں اپنا آقا اور مالک سمجھتا ہوں۔ حضور کے مراحم خسروانہ پر بھروسہ ہے"

اسی کے بعد اس کا ملک بخش۔ بیٹے کا حکم خلیفہ نے دیدیا اور خلعت فاخرہ عنایت ہوا۔

یہاں کے واقعات اس کے ابن عم شانجہ کو پہنچے وہ پریشان ہوگیا اور دربار میں اپنے نمائندے بھیجکر درخواست پیش کی کہ جو حکم خلافت پناہی سے ملا ہے اس کو بسر و چشم منظور ہے۔

اسی طرح جلیقیہ کے رئیس اکبر کونٹ، روڈریگو ولاسکیز نے اپنی ماں کو خلیفہ مستنصر کے دربار میں بھیجا۔

نفح الطیب میں ہے:۔

الحکم نے اس ملکہ کے استقبال کے لئے اپنے اہل دولت کو بھیجا اور اس کی ملاقات کے لئے ایک دن دربار کیا۔

یہ دن بھی یادگار تھا۔ کونٹ روڈریگو (ذرریق) کی ماں کو کامیابی ہوئی وہ اس کے بیٹے سے عہد نامہ صلح ہو گیا۔ ملکہ کو بہت سا مال عطا ہوا اور وہ اس قدر تھا کہ اس نے اپنے ہمراہیوں میں اسے تقسیم کیا خود اس کو بھی بہت سے تحائف دئے گئے۔ اور سواری کے لئے ایک بہت قیمتی خچر زریں زین و لگام کا جس پر دیبا کا زین پوش پڑا تھا دیا گیا"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرحد کے جن عیسائی حکمرانوں نے سر اٹھایا ان کا سر کچل دیا گیا۔ اردون مر گیا تو شانجہ نے فردلند۔ قومس قشتالیہ اور بادشاہ نبرہ اور نوابان قیطلونیہ بوریل اور ہیردن کو گانٹھ لیا۔ اور نقض عہد کیا۔ الحکم نے توجہ کر کے ان کی سرکوبی کر دی۔ غالب سپہ سالار نے فردلند کو شکست دی۔ اس کے بعد [illegible] کو بھی کچلا اور شہر قلہرہ کو فتح کر لیا غرضکہ شانجہ بادشاہ لیون ۹۶۶ء میں خلیفہ مستنصر باللہ سے امان کا خواستگار ہوا۔ قیطلونیہ وغیرہ بھی خلیفہ کے قدموں پر آگرے۔ ان کے سرحدی قلعے مسمار کر دیے گئے۔

اب امن وامان اندلس میں تھا علمی چہل پہل تھی۔ پندرہ سال حکمرانی کر کے اکتوبر ۹۷۶ء/۳۶۶ھ میں الحکم نے انتقال کیا۔

**مذہب**

الحکم نہایت پابند مذہب اور متشرع تھا نماز جمعہ ہمیشہ مسجد قرطبہ میں اپنی رعایا کے ساتھ پڑھتا تھا۔

علماء اور حکام کو تاکید تھی کہ قلمرو میں کسی فرد سے کوئی فعل خلاف شرع سرزد نہ ہونے پائے۔ شراب فروشوں اور مے نوشوں کو سخت سزا دیتا۔ کروڑہا روپیہ مدارس اور مساجد پر خرچ کرتا تھا۔

**آثار**

حمام، سرائیں اور آب دارخانے اور تجارت گاہیں تمام ممالک محروسہ میں بخرچ سرکاری قائم ہوئیں۔

**اخلاق**

الحکم بڑے اونچے اخلاق کا انسان تھا۔ رحم دل بے حد تھا۔ اکثر عدول حکمی سے چشم پوشی کرتا۔ علماء کا بڑا احترام کرتا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ ابو ابراہیم فقیہہ مسجد ابو عثمان میں وعظ کہہ رہا تھا ہزارہا علما و طلبا فقیہہ کے وعظ میں تھے کہ سلطانی خواجہ سرا مسجد میں آیا اور فقیہہ سے کہا۔ خلافت پناہ یاد فرماتے ہیں اور منتظر ہیں۔ فقیہہ نے کہا کہ میں امیرالمومنین کے حکم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تعمیل کرتا لیکن تم دیکھ رہے ہو میں خانۂ خدا میں اپنے معبود برحق کے کام میں مشغول ہوں۔ یہاں سے فارغ ہو کر مل سکتا ہوں۔" یہ کہہ کے فقیہہ وعظ کہتا رہا۔ خواجہ سرا ڈرتے ڈرتے خلیفہ کے پاس حاضر ہوا اور جواب پہنچایا اور پھر مسجد میں آکر ابراہیم سے کہا۔ امیر المومنین نے بعد سلام کے کہا ہے کہ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ تو خدا کے کام میں بدل مصروف ہے بعد ختم وعظ فقیہہ کو دربار میں آنے کیلئے خواجہ سرا نے کہا۔ فقیہہ بولا خلیفہ سے کہنا میں کمزور بہت ہوں باب الصلح جو مسجد سے قریب ہے کھلوا دیجئے تو آؤں۔" وہ دروازہ کھلا تو ابو ابراہیم گئے۔ خلیفہ بے حد اعزاز واکرام سے پیش آیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# الحکم کا دربار علمی

الحکم علم و کمال کا دالہ و شیدا اور علم و فن کا فریفتہ تھا۔ اہل کمال دور دور سے اس کی بیدار مغزی اور قدر دانی کی خبریں سن کر اندلس کی طرف کھنچے چلے آتے تھے قلیل عرصہ میں اس کا دربار مشہور علمائے وقت اور کمالائے عصر سے معمور ہو گیا۔ ابو علی القالی بغدادی صاحب الامالی کی یہ قدر تھی کہ الحکم اپنے پاس سے ایک دم جدا نہ کرتا تھا۔

ابو بکر الازرق اپنے عہد کا نامور عالم تھا۔ ۳۴۲ھ میں قاہرہ آیا وہاں سے ۳۴۹ھ میں قرطبہ پہنچا الحکم کے دربار کا رکن بنا ۸۵ سال کی عمر میں ۳۸۵ھ میں انتقال کیا۔

ظفر البغدادی اپنے زمانہ کا نامور خوشنویس تھا وطن سے قرطبہ آ رہا الحکم کے دربار کا خوشنویس ہو گیا۔ القیاس ابن عمر الصیقلی۔ یوسف البلوطی مشہور خوشنویس تھے یہ بھی دربار الحکم سے وابستہ تھے۔

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ابن علی القرشی قاہرہ سے اندلس آیا الحکم کے دربار سے متعلق ہو گیا۔

قاسم بن اصبغ۔ احمد ابن دحیم۔ محمد بن عبدالسلام۔ زکریا ابن خطاب۔ ثابت ابن قاسم بھی دربار سے وابستہ تھے۔ ان کے اہتمام میں کتب خانہ الحکم تھا۔ الحکم کا سرکاری طبیب ابو عبداللہ محمد ابن عبدون العذری تھا۔

| | |
|---|---|
| فقہاء | ابو عبداللہ محمد ابن مفرج جس نے علم و فقہ اور حدیث میں نام پایا۔ |
| شعراء | ابن مغیث اور احمد ابن عبدالملک اور ابن ہشام القروی یوسف |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابن ہارون ۔ ابوالولید یونس ۔ احمد ابن سعید ابن ابراہیم الہمدانی شعرائے دربار سے تھے۔

**مؤرخین** محمد ابن یوسف التاریخی جو الوراق کے لقب سے مشہور ہے درباری مؤرخ تھا اس نے خلیفہ الحکم کے حکم سے ایک صحیح تاریخ ملک افریقہ کی مع جغرافیہ کے لکھی۔

عیسیٰ بن محمد ابوالاصبغ اور ابوعمر ابن فرج اور عیش ابن سعید ابن محمد ابوعثمان اندلس کے نامی مؤرخ تھے اِن کی تصانیف الحکم کے کتب خانہ میں تھیں۔

www.KitaboSunnat.com



# سلطان ہشام ثانی المؤید باللہ

الحکم نے مرنے سے پہلے ہشام کو ولیعہد قرار دیا۔ اس کی عمر گیارہ سال کی تھی اور اپنے معتبر حاجب ابوالحسن جعفر بن عثمان الملقب بہ مصحفی کے سپرد کیا کہ تم اس کم عمر بادشاہ کے نگراں رہنا۔

ہشام کی والدہ ملکہ عروبہ (صبیح) نے حکم کے زمانہ میں انتظام مملکت میں دخل دینا شروع کر دیا تھا جس وقت ہشام ثانی تخت نشین ہوا تو وہی ملکہ صاحب اقتدار بنی رہی۔ آخرش ابن ابی عامر مشہور المنصور نے ملکہ کی قوت کو توڑا اور ہشام کو گوشہ نشینی پر مجبور کر دیا۔ المنصور مصحفی کو ہٹا کر خود حاجب بن گیا۔ خلیفہ ہشام محل سرا کے ہو کے رہ گئے۔

---

لہ ابوالحسن جعفر بن عثمان الملقب بہ مصحفی علامہ عثمان علاقہ بلنسیہ کے بربری عالم تھے۔ ابوالحسن نے باپ سے اور دیگر علماء قرطبہ سے تحصیل علم کی۔ الحکم استادزادہ سے انس رکھتے تھے۔ اپنا معتمد خاص بنایا۔ پھر شہر کی فوج محافظ کی خبر رسانی کا افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ بعد کو جزیرہ میورقہ کے حاکم ہوئے۔ آخر میں درجہ اول کی وزارت پر ممتاز کئے گئے۔ مگر وہ سیاست اور تدبیر مملکت میں اعلیٰ قابلیت نہ رکھتا تھا۔ وزیر ہوتے ہی تمام اعلیٰ مناصب کو اپنے کنبہ کے افراد میں تقسیم کر دیا اور فضول خرچ زیادہ تھا۔ یہی سبب اس کے زوال کا ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ابن ابی عامر المنصور وزیر ہشام ثانی

المنصور کا باپ عامر عبد اللہ دار العلوم قرطبہ کا ذہین عالم فقیہ محدث تھا۔ جس کا سلسلہ نسب عبد الملک المعافری سے ملتا ہے جو طارق کے ساتھ اندلس آیا تھا۔ المنصور نے دار العلوم میں علمی منازل طے کئے۔ طالب علمی کے زمانہ میں وہ حاجب بننے کے خواب دیکھا کرتا تھا بلکہ اپنے ہم سبقوں سے ذکر کرتا تو وہ مذاق اڑاتے اور ان دوستوں سے کہتا تم کو کون کونسے عہدے دوں۔ وہ از راہ تفریح قاضی، کوتوال وغیرہ عہدوں کے طلبگار ہوتے المنصور نے وعدہ کر لیا۔

المنصور فارغ التحصیل ہو چکا تو اس نے پہلے پہل دربار کے ملازموں کے خطوط نویسی کی خدمات انجام دیں۔ تھوڑے عرصہ بعد مصحفی جو علی حاجب تھا اس تک رسائی ہو گئی اس نے اس ہونہار طالب علم کی بڑی قدر کی اور دربار سلطان میں اس کو خطوط نویسی کی خدمت سپرد کر دی۔ اس تعلق سے محلات سلطانی تک پہنچ ہو گئی۔ ملکہ عروہ صبیح بھی اس کی حسن لیاقت کی قدر کرنے لگی۔ اس نے سلطانہ صبیح کو...... ایک مکان کا نقشہ چاندی کا نذر کیا۔ ملکہ ایک عمر رسیدہ خاتون تھی۔ مگر بڑی تجربہ کار عورت تھی اس نے نظام سلطنت کی حالت بگڑتے دیکھکر المنصور کو نوازا تاکہ اس لائق نوجوان سے حکومت سنبھلی رہے۔

المنصور ایک عرصہ تک ولیعہد ہشام کا اتالیق بھی رہا تھا۔ المنصور کی اکتیس سال کی عمر تھی کہ اس نے اپنے اخلاق، سخاوت اور مصیبت زدوں کی دستگیری سے تمام قرطبہ کی رعایا کو گرویدہ بنا لیا۔ وہ ہشام کی تخت نشینی میں معاون ہوا۔ اس نے قضاۃ کا عہدہ خود سنبھالا اور مصحفی کی حکمت عملی میں شریک رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شمالی سرحدوں میں عیسائیوں نے شورش بپا کر دی۔ مصحفی حاجب سپاہی نہ تھا وہ گھبرا گیا۔ المنصور باوجودیکہ قاضی اور محتسب کے عہدہ پر سرفراز تھا اور اس کے علمی مشاغل تھے مگر وہ ان عربوں کی اولاد سے تھا جو طارق کی فوج کے افسر ہو کے آئے تھے۔ اس نے ارادہ کر لیا کہ خود امیر المجاہدین بن کر اس شورش کو دبائے گا۔ چنانچہ وہ فوج گراں لیکر لیون پر حملہ آور ہوا اور کامیاب ہو کر پائے جلادہ بنا کر لوٹا۔ مال غنیمت سے جو کچھ ہاتھ لگا وہ ساتھی سپاہیوں میں تقسیم کر دیا۔ قرطبہ واپس آیا تو فتحمند سپہ سالار کی حیثیت میں تھا۔ اس فوج میں سپہ سالار غالب تھا جو سرحدی فوج کی کمان لئے ہوئے تھا اس کو اس قدر نوازا کہ وہ المنصور کا غلام بن گیا۔ دوبارہ شمال کے عیسائیوں نے پھر ہاتھ پیر مارے تو غالب نے ان کی اچھی طرح سے سرکوبی کر دی۔ اب منصور کا اثر تمام قرطبہ پر تھا۔ مصحفی کا لڑکا کوتوال شہر تھا وہ انتظام میں ہیٹا نکلا اس کو علیحدہ کر کے المنصور کوتوال شہر ہو گیا چند عرصہ میں شہر امن و امان کا مرکز بن گیا تھا اور اہل قرطبہ منصور کے انتظام شہر سے اس کے متوالے بن گئے تھے۔ غالب اور مصحفی میں کچھ چپقلش رونما ہوئی تو اس نے غالب کی دختر سے خود شادی کر لی۔ اور مصحفی پر بیت المال کی خیانت کا الزام لگا کر المنصور نے اس کو گرفتار کر لیا۔ مقدمہ چلا ثبوت کافی تھا مصحفی سزایاب ہوا۔ اس نے پانچ برس حاجب رہکر محبس میں وفات پائی۔

مصحفی کے علیحدہ ہوتے ہی جس ہم سبق سے کوتوال بنانے کا وعدہ کیا تھا اُس کو اس عہدے پر سرفراز کیا اور خود حاجب بن گیا۔ اب عملاً سارے اسلامی اسپین کا المنصور حکمران تھا۔ اندلس کا انتظام خلیفہ کونسل کے مشورہ سے کیا کرتا تھا

---

لہ عبرت نامہ اندلس ص ۱۵۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


المنصور نے ہشام کو محل نشین بنا دیا تھا اور گرد جس قدر امرار تھے وہ المنصور کے اطاعت گزار تھے۔ تھوڑے عرصہ میں حکومت کے سیاہ و سپید کا خود مالک بن گیا۔ فرمان و اعلان اس کے نام کے جاری ہوتے منبروں پر ہشام کے ساتھ المنصور کے لئے بھی دعائیں کی جاتی تھیں۔

محل کے غلاموں نے سازش کی کہ المنصور کو قتل کر دیا جائے۔ وقت پر منصور کو اطلاع مل گئی اس نے چن چن کے ان سازشیوں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔

اس سازش میں فقہائے قرطبہ نے بھی کچھ دلچسپی لی تھی۔ المنصور چونکہ اہل علم سے تھا اور علما کی جماعت کا رکن بھی تھا اس نے ان کی جلالت شان کا لحاظ کرتے ہوئے بڑے بڑے مستند فقہا کو بلوا کر ایک مجلس منعقد کی اور ان سے کہا "آپ جن فلسفہ کی کتب کو زندقہ پھیلانے والی سمجھتے ہیں ان کی فہرست تیار کر کے مجھ کو دیں کیونکہ مسلمانانِ اندلس کا ایک بہت بڑا طبقہ فلسفہ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔" چنانچہ فقہا نے فہرست بنا کر پیش کر دی۔ منصور نے علی رؤس الاشہاد ان کو جلا دیا۔ اس تدبیر سے تمام علماء منصور کے حامی ہو گئے اور ان کی غلط فہمیاں جاتی رہیں۔

المنصور اب قرطبہ میں سب سے بالادست بن چکا تھا اس نے پوری توجہ فوج کی درستی پر مبذول کر دی۔ ہر فوجی سے نسل اولاد کے برتاؤ رکھتا۔

ایک مرتبہ منصور چھاؤنی میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے سپاہی حواس باختہ چلے آ رہے ہیں اور ان کے عقب میں عیسائی آ رہے ہیں۔ فوراً منصور تخت سے اتر کر خود سر سے آثار پھینکا اور خاک پر بیٹھ گیا۔ سپاہی اپنے سالار کے مایوسانہ طرز و انداز کو سمجھ گئے اور فوراً الٹ پڑے اور ایسا دشمنوں پر حملہ کیا کہ ان کے کشتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پشتے لگا دیے اور لیون کی گلیوں میں گھس کر مارا۔

منصور نے پچاس جہاد کئے اور ہر ایک میں کامیاب فاتح رہا۔ غالب بھی ایک جنگ میں وفات پا گیا۔

المنصور نے نصرانی بادشاہوں کو اپنے اخلاق اور انعام و اکرام سے ایسا رام کر لیا تھا کہ وہ فوج میں داخل ہو کر سرحدی عیسائیوں سے مقابلہ کرتے تھے۔ ایک سرحدی جنگ میں المنصور اس فوج کو لیکر لیون تک جا گھسا اور اس کے قلعہ کو مسمار کر دیا۔ آگے بڑھکر برشلونہ پر قبضہ جمایا اور جلیقیہ کے دل میں گھس کر سینٹ یاگو ڈی کمپوسٹیلا کے شوکت دار گرجے کو جہاں زمین یا درد کی ہوس رانی کا شکار رہتی تھیں۔ نصرانیوں کے ہاتھوں خاک میں ملا دیا۔ یہ زیارتوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ سینٹ جیمس کی جہاں نماز ہوتی تھی اس کو باقی رکھا جو راہب عبادت گذار تھے ان کو امان دی۔ آخر میں المنصور نے سرحد کی ریاستوں کو باجگذار بنا لیا۔ قشتالیہ۔ برشلونہ۔ النوار کو بھی اپنے قدموں سے پامال کر دیا۔ النوار کے بادشاہ نے المنصور کے سامنے ہاتھ جوڑے۔ یہاں سے فارغ ہو کر قرطبہ کی طرف واپس ہوا۔ راہ میں ایک مورچہ پر نصرانی قابض ہو گئے۔ منصور ٹھیر گیا اور سپاہیوں سے کہا اپنے لئے جھونپڑیاں ڈال لو اور قریب و جوار سے کاشتکاری کا سامان لا کر زراعت کا کاروبار پھیلا لو۔ ایک عیسائی نے پوچھا تو نہایت اطمینان سے فوجی نے جواب دیا کہ:۔

"ہم آجکل گھر جانا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ دوسری جنگ کے لئے ہم کو جلد آنا تھا اس لئے اپنی دلجمعی کا سامان کر لیا ہے"[۱]

---

[۱] مورخ زوال اسپین ص ۱۲۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عیسائیوں نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے دائمی قبضہ کا سامان ہو رہا ہے تو سخت گھبرائے اور ہتھیار منصور کے سامنے ڈال دیئے اور مال غنیمت کیواسطے باربرداری کے لئے خچر بھی فراہم کر دئیے۔

المنصور کے زمانہ میں علمی ترقی بھی ہوئی۔ لطف یہ کہ جنگ پر منصور جاتا تو شعراء اس کے جلو میں ہوتے۔ فتوحات کے موقعہ پر وہ قصائد کہتے اور دیبا صلہ و انعام پاتے۔

**مذہبیت** المنصور عالم فاضل فقیہہ ہونے کے ساتھ خدا پرست تھا۔ نصرانی حکمرانوں کی طرف سے عورتیں اس کے سامنے پیش کی جاتیں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا۔ المقری کہتا ہے کلام پاک اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔

اس نے اپنی ۲۶ سالہ عہد حجابت میں تقریباً ۵۰ جہاد کیے۔ ادھر جنگ سے واپس آکر اپنے کپڑوں کی خاک جھڑوا کر جمع کرتا جاتا تھا کہ بوقت تجہیز و تکفین یہ مٹی اس کے چہرہ پر چھڑک دی جائے "تاکہ شاید اس کی شرم میں خدا اس کی شفاعت کر دے۔ اس نے اپنے خاص آبائی کھیت کی روئی سے اپنی لڑکیوں سے سوت کتوا کر کفن تیار کرایا تھا جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا"

۳۹۲ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ تمام اندلس میں صف ماتم بچھی مدینہ سالم میں دفن ہوا۔ اس کے مزار پر کتبہ جو لگایا اس میں یہ عبارت کندہ تھی۔

آثَارُهُ تُنْبِيكَ عَنْ أَخْبَارِهِ  حَتَّى كَأَنَّكَ بِالْعِيَانِ تَرَاهُ
تَاللّٰهِ لَا يَأْتِي الزَّمَانُ بِمِثْلِهِ  أَبَدًا وَلَا يَحْمِي الثُّغُورَ سِوَاهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(ترجمہ) "اس کی نشانیاں تمہیں اس کی خبر بتائیں گی۔ اس جیسا زمانہ کبھی نہ رکھے گا۔ گویا تم اُسے اپنے سامنے دیکھ رہے ہو۔ اور نہ بچائیں گے رخنہ سوائے اس کے"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# منصور کی زندگی کے چند واقعے

المنصور ہی ۹۸۵ئہ میں قسطلونیہ کی فتوحات کو جارہا تھا۔ چالیس شاعر ساتھ تھے کہ فتح کے موقعہ پر قصیدے لکھ کر پڑھیں[۱]۔
قرطبہ سے کوچ کر کے البیرہ۔ بیاسہ اور مورقہ کے شہروں سے گزرتے ہوئے صوبہ مرسیہ میں آئے۔ یہاں المنصور ابن خطاب کے مہمان ہوئے ابن خطاب کوئی سرکاری عہدہ نہ رکھتے تھے لیکن وہ بہت بڑے زمیندار اور وسیع علاقوں کے مالک تھے۔ اور ان علاقوں کی آمدنی کثیر تھی۔ یہ بنی امیہ کے مولی بھی تھے اور غالباً نسل فسیقوط سے بادشاہ تدمیر قوطی کی اولاد میں سے تھے۔ تدمیر صوبہ مرسیہ کا بادشاہ تھا جس نے فتوحات اسلامیہ کی شروع میں مسلمانوں سے اپنے حق میں عمدہ شرائط پر صلح کی تھی اور ایک مدت تک خود اور اس کے بیٹے اتھاناجلد نے مرسیہ پر خود مختارانہ حیثیت سے حکومت کی تھی۔
بہرکیف یہ جو کچھ بھی ہو ابن خطاب جس قدر دولتمند تھے اسی قدر حوصلہ سے المنصور کی خاطر و مدارات میں مصروف ہوئے۔ تیرہ دن تک المنصور اور جو امراء ان کے ہمرکاب تھے اور تمام اہل فوج وزیر سے لیکر معمولی سوار تک ان کے مہمان رہے۔ منصور کے سامنے جو دسترخوان بچھتا تھا اس پر دنیا بھر کی نعمتیں ہوتی تھیں۔ انھوں نے اپنے باورچیوں کو حکم دے رکھا تھا

---

[۱] ابن الخطیب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ ہر وقت نئی نئی قسم کے کھانے دستر خوان پر ہوں۔ انھوں نے خاطر تواضع میں یہاں تک اہتمام کیا کہ منصور کے لئے ایک روز غسل کے پانی کی جگہ عرق گلاب رکھا گیا۔ المنصور خود نہایت تکلف سے رہتے تھے مگر میزبان کی تواضع نے انھیں متحیر کر دیا۔ انھوں نے ابن خطاب کی بہت تعریف کی اور اظہار خوشنودی میں زمین کے محصول کا ایک حصہ ان کو معاف کر دیا اور صوبہ مرسیہ کے عمال کو جو خلافت کی طرف سے علاقہ کا انتظام کرتے تھے ہدایت کر دی کہ ابن خطاب کے ساتھ ہمیشہ بہت ادب اور تعظیم سے پیش آیا کریں۔ اور ہر معاملہ میں ان کی خوشی اور مرضی دریافت کر لیا کریں۔

پروفیسر رائس ہارٹ ڈوزی لکھتا ہے کہ :-

"منصور نے سلطنت کو وہ شان و عظمت بخشی تھی جو پہلے کبھی خواب و خیال میں بھی نہ آسکتی تھی۔[1] المنصور بڑے دل گردہ کا شخص تھا۔ اور وہ قوم و ملک کا بہی خواہ تھا مگر پھر بھی اس کے خلاف ریشہ دوانیاں ہوتی رہتی تھیں حتیٰ کہ بعض امرائے عرب نے سلطانہ صبیح کو اس کے خلاف بھڑکا دیا۔ سلطانہ صبیح والدہ ہشام بڑی لائق اور عصمت مآب خاتون تھی۔ یہی المنصور کی اس کی لیاقت اور مذہبیت و پاکبازی کو دیکھکر اس درجہ پر پہنچانے کا سبب بنی تھی، مگر بہکانے میں آگئی۔ ہشام کو سلطانہ نے کہا کہ زمام حکومت ہاتھ میں لے مگر وہ تو کنیزوں کے جھرمٹ میں زندگی بسر کرنا خود بہتر سمجھتے تھے نگریاں کے سمجھانے پر رضامند ہوئے۔

---

[1] عبرت نامہ اندلس ص ۱۷۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلطانہ نے مغرب اقصیٰ کے ایک حاکم زبیری بن عطیہ کو بلا بھیجا وہ آیا تو منصور نے بڑی خاطر کی سلطانہ نے خفیہ اس سے مدد طلب کی اور حاجب کا عہدہ پیش کیا۔ وہ واپس گیا۔ اس کے پیچھے سلطانہ نے خزانہ میں سے ۱۰ لاکھ اشرفیوں میں سے ۸۰ ہزار نکال کر کسی ترکیب سے اس کے پاس روانہ کیں مگر منصور کا انتظام معقول تھا اس کو پتہ لگ گیا اس نے ہشام سے ملکر خزانہ کو ہٹا دیا۔ سلطانہ کو ناکامی ہوئی تو انھوں نے قسمت پر صبر کیا اور بقیہ عمر کا حصہ عبادت گزاری میں صرف کر دیا۔ ملکہ صبیح کا انتقال ہوا تو ابن دراج قسطلی نے مرثیہ لکھا جس میں ملکہ کے محامد اور فضائل بیان کیے ہیں۔ منصور نے کبھی خلاف شان ملکہ کے کوئی بات نہیں کی۔

**واقعہ**(۱) منصور سرحدی علاقہ کے نصاریٰ کی شورش کو دفع کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ جب سرحد کے قریب فروکش ہوا تو ایک معتبر سوار کو درہ طلیارش کی طرف روانہ کیا کہ وہاں پہرہ دے اور جو پہلا آدمی درے سے گذرے اس کو میرے سامنے لایا جائے۔

تمام رات بے قراری اور بے چینی میں گذری۔ صبح لشکرگاہ سے ایک بڈھا آدمی گدھے پر سوار درے کی سمت آرہا تھا۔ صورت لکڑہارے کی سی تھی۔ سوار نے اس سے کہا کہاں جاتے ہو؟ اس نے کہا جنگل سے لکڑیاں کاٹنے۔ مگر سوار نے کہا تم منصور کے پاس تک چلو۔ چنانچہ اس کو زبردستی لے آئے۔ ادھر منصور رات بھر سویا نہ تھا جب لکڑہارا سامنے لایا گیا تو منصور نے صقلبی غلاموں سے کہا اس بڈھے کی تلاشی لو۔ مگر لباس میں کچھ نہ نکلا تو منصور نے حکم دیا کہ

---

۱؎ عبرت نامہ اندلس ص ۱۸۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گ. ھے کا پالان دیکھو۔ اس کی تلاشی لی تو ایک خط نصرانیوں کی طرف سے بادشاہ لیون کے نام تھا جس میں لکھا تھا کہ اسلامی لشکر گاہ کا ایک رخ کمزور ہے اس پر حملہ کیا جا سکتا ہے"

اس خط سے منصور کو سازش کا پتہ چل گیا۔ اس نے ان عیسائیوں اور اس بڈھے کو کیفر کردار کو پہنچایا۔ یہ تدبیر بہت موثر ہوئی پھر کسی عیسائی کو سازش کی جرأت نہ ہوئی۔

واقعہ (۲) منصور کا ایک سفیر نبرہ کے عیسائی بادشاہ غرسیہ کے پاس گیا اس نے بہت کچھ انعام و اکرام دیا۔ وہ سفیر دورہ کرتا ہوا اتفاق سے ایک گرجا میں گیا۔ وہاں ایک مسلمان ضعیفہ ملی جو بچپن سے عیسائیوں کی قید میں لونڈی کی حیثیت سے تھی اور گرجا میں رہتی تھی۔ سفیر سے کل حال بڑھیا نے کہا۔ جب وہ قرطبہ آیا منصور سے عام حالات بیان کئے۔ جب منصور سن چکا تو پوچھا کوئی ناگوار واقعہ تو نہیں گذرا۔ سفیر کو بڑھیا کا خیال آیا اور اس نے پورا واقعہ سنا دیا۔ منصور نے کہا یہ واقعہ پہلے کہنا تھا۔" چنانچہ جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ غرسیہ بادشاہ کانپ اٹھا۔ اور اس نے خط لکھا کہ مجھ سے کیا خطا ہوئی جو عتاب نازل ہو رہا ہے"

جو پیامبر شاہ غرسیہ کا خط لائے تھے ان سے کہا۔ مجھ سے قسمیہ کہا گیا تھا کہ اب کوئی مسلمان مرد عورت میری قید میں نہیں ہے اور نہ رکھوں گا مگر گرجا میں مسلمان عورت قید ہے"

وہ پیامبر لوٹ گیا شاہ غرسیہ نے اس بڑھیا کو اور دو عورتیں مزید تلاش کرا کر منصور کی خدمت میں بھیجیں اور بقسم کہا کہ ان عورتوں کا مجھ کو مطلق علم نہ تھا اور میں نے اس گرجا کو مسمار کرا دیا جس میں بڑھیا کو قید رکھا تھا۔ [۱]

[۱] ہجرت نامہ اندلس ص ۱۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ڈوزی لکھتا ہے کہ:۔

"دشمن اس کے نام سے تھراتے تھے فوج اس پر جان دیتی تھی۔ یہ المنصور ہی کی تربیت دی ہوئی قواعد داں فوج تھی جس نے اسپین کی سطوت واقبال میں اس بلندی پر پہنچایا جو کبھی پہلے اس کو نصیب ہوئی تھی یہاں تک کہ یہ عروج اس کو خلیفہ عبدالرحمٰن الناصر کے زمانہ میں بھی نہیں ہوا تھا۔

منصور کا صرف یہی ایک کارنامہ نہ تھا یہ وہ شخص تھا جس نے صرف ملک ہی کو نہیں بلکہ تہذیب وتمدن کو بھی اپنا ممنون احسان کیا تھا۔ اہل ملک کی علمی وذہنی قابلیتوں کی قدر کر کے ہمیشہ انکی عزت افزائی کی"۔

ابوالعلاصاعد بن الحسن ربعی لغوی۔ادبی ادب تاریخ کے بڑے عالم تھے ان کی منصور بڑی قدر کرتا تھا۔ صاعد اندلسی کا حافظہ غضب کا تھا۔ کوئی کتاب سرسری دیکھ لیتے اس کے مضمون پر حاوی ہو جاتے۔ ابوعلی قالی بغدادی کی کتاب "الامالی" منصور نے صاعد کو دیکھنے کو دی۔ انھوں نے کہا ایسی تو میں بھی لکھ سکتا ہوں۔ چنانچہ مدینۃ الزہرا کی جامع مسجد میں بیٹھکر منصور کے کاتبوں سے چند ضخیم جلدوں میں لکھوادی جس کو علمائے معاصر نے ذوق وشوق سے پڑھا۔ منصور نے بہت انعام دیا۔

ایک مرتبہ صاعد ان تھیلیوں سے جن میں منصور نے اکثر موقعوں پر انعام صاعد کو دیا تھا اس کا جبہ سلوا کر اور غلام کو پہنا کر منصور کے سامنے لائے۔ منصور نے کہا۔ "صاعد یہ کیا ڈھونگ رچا لائے"! صاعد بولا اس طرح آپ کے انعامات کی یاد تازہ رہتی ہے۔ اس لئے آپ کو بھی دکھلانے لایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


منصور سنکر ہنس پڑا اور کہنے لگا۔ صاع واقعی خوبصورتی سے کسی کا شکر ادا کرنا تم کو خوب آتا ہے میں بہت خوش ہوا۔ اور بہت سے تحائف سے صاع کو نوازا اور کافور غلام کو بھی لباس عطا کیا۔

قاضی ابن السری صدر مجلس تھے۔ فقیہہ ابن المقواسی قاضی تھے ان کا طوطی بول رہا تھا۔

منصور کے متعلق مؤرخین کا فیصلہ ہے کہ وہ صادق العمل فیاض عادل تھا۔ ڈوزی لکھتا ہے :۔

منصور کا انصاف ضرب المثل ہو گیا تھا۔ ایک مرتبہ عوام الناس میں سے ایک شخص منصور کے سامنے آیا اور کہا۔" اے مظلوموں کے دادرس اس آدمی نے جو حضور کے پیچھے کھڑا ہے مجھ پر ظلم کیا عدالت نے طلب کیا تو گیا نہیں"

منصور کے پیچھے صقلبی سپر بردار تھا جس پر منصور بہت مہربان تھا۔ مگر فریادی سے تفصیل سننے کے بعد منصور نے حکم دیا کہ قاضی عبدالرحمٰن ابن ذطش سے جا کر کہو کہ اس معاملہ کا فیصلہ کریں اور حق و انصاف ملحوظ رہے۔"

قاضی نے مدعی کے حق میں فیصلہ دیا۔ مدعی منصور کے پاس آ کر شکریہ ادا کرنے لگا۔ منصور نے کہا شکریہ کی ضرورت نہیں تمہارا انصاف ہو گیا اور تم کو اطمینان ہو گیا مگر مجھے ابھی اطمینان نہیں ہوا۔ کیونکہ مجھے اس نالائق صقلبی کو سزا دینی ہے جس نے باوجود اس کے کہ میرا ملازم تھا ایک ذلیل کام کرنے میں شرم نہ کی؟"[1]

[1] ابن عذاری جلد دوم ص ۳۰۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# علماء کی قدردانی

المنصور خود عالم اور فقیہہ اور محدث کا بیٹا اہل علم کی قدر و منزلت و جلالت شان سے واقف تھا اس کی صحبت میں عبادۃ ابن ہما صاحب تذکرۃ الشعراء اور حبیب الصقلبی صاحب الاستظہار فی المغالبہ علی من انکر فضائل الصقالبہ۔ المغیرہ ابن خرم۔ ابو الولید۔ ابن الدباغ یوسف ابن عبد البار۔ یہ لوگ بڑے صاحب فضل کمال اور مؤرخ صاحب تصنیف تھے۔

المنصور نے ابو علی سعید ابن الحسن ابن علی اللغوی کو بغداد سے بلایا اس کے بہت سے حاسد ہو گئے۔

ایک دن المنصور کے پاس ابو علی سعید بیٹھا ہوا تھا۔ غیر موسمی گلاب کا پھول ایک شخص نے منصور کے سامنے پیش کیا۔ سعید نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا۔

أَتَتْكَ أَبُو عَامِرٍ وَرْدَةً ... يُذَكِّرُكَ الْمِسْكُ أَنْفَاسَهَا
كَعَذْرَاءَ أَبْصَرَهَا مُبْصِرٌ ... فَغَطَّتْ بِأَكْمَامِهَا رَاسَهَا

(ترجمہ) جبکہ باغ میں ہوا آئی تو اس نے ہم پر عطا کئے ریزہائے مشک کو چھڑکا۔ ہمارا جام شراب اس پرند کی مثل ہے کہ جس کی منقار میں دانہ یاقوت ہو۔

منصور ایسے نادر کلام کو سن کر بے حد مسرور ہوا۔

**تعمیرات** | المنصور کو مکانات تعمیر کرنے کا بڑا شوق تھا۔ اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


وادی الکبیر کے پل پر ایک لاکھ چالیس ہزار دینار شرخ صرف کئے، اس کے علاوہ اس نے افریقیہ اور اندلس میں بھی پل بنوائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# عبدالملک ملقب بہ المظفر حاجب

منصور کے مرتے ہی اندلس میں تہلکہ مچ گیا بربری امراء نے اور غلاموں خواجہ سراؤں نے سر اٹھانا شروع کیا۔ سلطان ہاشم کو محل سے باہر لانا چاہا مگر وہ رضامند نہ ہوا۔ آرام طلب ہو چکا تھا۔ منصور کے لڑکے کو حاجب مقرر کیا۔ یہ بھی لائق تھا۔ اس نے چھ برس تک باپ کے قدم بقدم سلطنت کی ہیئت اجتماعیہ کو سنبھالے رکھا۔ حریص قسمت آزماؤں معاند فرمانرواؤں نے طوفان شروع کر دیا اور ہشام کو حرم کی خلوت سے جہاں تیس برس تک فرحناک نظر بند رہا کھینچ لائے اور اس سے زبردستی حکومت کرائی مگر وہ مجبور و لاچار نظر آیا تو اس کو معزول کر دیا۔

محمد ثانی مہدی کو ۳۹۹ھ میں تخت نشین کیا۔ ایک سال بعد مستعین کو لا بٹھایا۔ کچھ دن بعد محمد ثانی کو پھر تخت پر لے آئے۔ پھر ہشام ثانی کو لا بٹھایا پھر اس سے چند دن بعد بگڑ بیٹھے سلیمان کو لے آئے۔ علی بن حمود نے سنہ ۴۰۷ھ میں علم حریت بلند کیا سلیمان مقابل آیا معرکہ میں کام آیا تو علی بن حمود نے قرطبہ پر قبضہ کیا مگر شہریوں نے کچھ عرصہ بعد مار ڈالا۔ اس کے بعد اس کا بھائی قاسم بن حمود تخت نشین ہوا ایک سال بعد قتل کر دیا گیا۔ پھر اس کا برادر زادہ یحییٰ سنہ ۴۰۹ھ میں تخت پر بیٹھا تین سال بعد قتل ہوا تو اس کے بعد سنہ ۴۱۲ھ میں ہشام سوم بن سلیمان تخت قرطبہ پر بیٹھا۔

یہ زمانہ بیس سال کا اندلس کے لئے بھی تباہ کاری کا تھا ہشام ثانی محل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے نکل کر مکہ معظمہ پہنچا اور وہیں عبادت گذاری میں زندگی ختم کی۔

المنصور کے دشمنوں نے اس کے بیٹے مظفر سے انتقام لیا۔ اس کے محلات کو لوٹا اور تباہ کر دیا۔ یہ سب کارگزاری اہل قرطبہ کی تھی۔ اس کے بعد قصر الزہراء بلوائیوں کے ہاتھ صاف کیا۔ جامع مسجد میں جو پناہ گیر تھے وہ بھی وہ بربریوں کے ظلم و ستم کا شکار ہوئے۔ یہ زمانہ ۱۰۱۰ء کا تھا۔

اہل قرطبہ کی اس سرکشی اور بدحالی کا اثر یہ پڑا کہ گیارہویں صدی عیسوی کے نصف اول میں کوئی بیس خودسر خاندان اپنے ہی شہروں یا اضلاع میں صاحب اقتدار بن گئے جن میں اشبیلیہ میں عباد بنی مسلمہ دالجبرہ میں حمود کا خاندان غرناطہ میں زہیر کا بسر قسطہ میں بنی ہود کا۔ طلیطلہ میں ذوالنون کا اور بلنسیہ مرسیہ و المریہ کے حکمراں اور دل سے زیادہ سربرآوردہ تھے۔ اس طوائف الملوکی کا اثر سرحد کے عیسائیوں پر بھی پڑا اور وہ بھی خودسر ہو گئے۔

الفانسو ششم نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ اس نے الجوریا لیون اور قشتالیہ کی سلطنتوں کو باہم ملا کر اپنے ماتحت کر لیا۔ نوان امراء سے

نوٹ:۔ علی بن حمود سادات حسنیہ ادریسیہ سے تھا۔ ادریس ابن عبداللہ ابن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ ادریس ۱۷۲ھ میں خلفائے بنی عباس کے ظلم و جور سے مغرب چلے آئے اور ملک کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا۔ ان کے بعد محمد بن ادریس حکمران رہے۔ عبداللہ بن عمر پھر علی بن عبداللہ اس کے بعد احمد بن علی پھر یعقوب بن احمد پھر حمود بن یعقوب اور اس کے بعد علی بن حمود ایک دوسرے کے بعد حکمران رہے پھر علی بن حمود نے قرطبہ پر قبضہ جمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دست بگریباں ہو گیا۔ پہلے تو یہ امرائے الفانسو سے اپنے رقیبوں کو کچلواتے رہے۔ جب اس کا اقتدار بڑھ گیا تو گھبرائے تو اشبیلیہ کے بادشاہ معتمد نے شمالی افریقہ کے حاکم بربری جو مردانی کہلاتے تھے امداد کے لیئے طلب کیا۔ وہ الجیریا سینیگل تک چھائے ہوئے تھے۔ اور اندلس پر نگاہیں پڑ رہی تھیں فوراً سمندر کو عبور کر کے آ گئے مردانی بادشاہ یوسف بن تاشفین تھا پہلے الجسرہ پر قبضہ کیا پھر زلاقہ پہونچا۔ اور ۲۳ اکتوبر ۱۰۸۶ء کو الفانسو سے جا کر مقابل ہوا۔ اس نے بہت فوج یکجا کر لی تھی مگر یوسف نے گھیر کر ہزارہا عیسائیوں کا خاتمہ کر دیا۔ الفانسو بمشکل پانسو سواروں کو لے کر بھاگا۔ قشتالیہ کے کئی ہزار عمدہ ترین اہل سیف اس خونخوار موت کے بازار میں کھیت رہے[۱] یوسف ابن تاشفین بانی خاندان المرابطہ حکمران مراکش ۱۰۸۶ء میں حسب وعدہ مراکش لوٹ گیا

**نوٹ** سلطنت مرابطین کی تاریخ یہ ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی کے وسط میں دو آدمی یحییٰ بن ابراہیم اور عبداللہ بن یسین مکہ معظمہ میں علوم اسلامیہ کی تحصیل کر کے افریقہ تبلیغ اسلام کے لیئے چل کھڑے ہوتے۔ کوہ اطلس کی اقوام ان کی خدا پرستی کی گرویدہ ہوگئیں۔ یہاں ایک حکومت کی بنیاد قائم کی۔ یہ لوگ المرابطین کہلائے (باہم دگر ربط رکھنے والے) عبداللہ کا لقب امیر مشہور ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد ابوبکر نامی قائم مقام ہوا۔ افریقہ کے فتح کرنے کے ارادے سے جنگل وکوہ اطلس سے کوچ کیا۔ ان کے بنی عم یوسف بن تاشفین شہر فاس اور مراکو کے بڑے حصہ ملک قابض ہو گئے ۱۰۸۰ء میں مرابطین کا اقتدار شمالی اور وسط افریقہ میں بھی تسلیم کر لیا گیا۔ اب گروہ ایک شاہی حیثیت کا ہو گیا۔ مرابطین کا بادشاہ یا سپہ سالار یوسف بن تاشفین تھا

[۱] مورس آف اسپین۔ ص ۱۴۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہو۔ تیس ہزار جرار آدمی اسپین میں حفاظت کے لئے چھوڑ گیا۔ صرف الجیراس پر اپنا قبضہ رکھا۔

سنہ ۱۰۹۰ء میں پھر عیسائیوں نے شورش مچائی۔ قلعہ آلیڈو کو چھوڑ کر گیڈوڈن کی طرف نکل کر حملہ کیا۔ اہل سوائل نے یوسف سے مدد طلب کی۔ وہ اندلس آیا اہل کسٹائل کو روک گیا۔ اور اندلس کا آئے دن کا قصہ اس طرح طے کیا کہ خود سنہ ۱۰۹۰ء میں غرناطہ میں داخل ہوا مال دولت پر قبضہ کیا۔ اسی طرح طاریفا پر تسلط کیا۔ الفنسو نے اس وقت کے روکنے کیلئے ابو نصر کو بھیجا وہ شکست یاب ہوا۔ تمام جنوبی اندلس پر یوسف کا قبضہ ہو گیا۔ البتہ صوبہ ویلنشیا سرکشی پر جما رہا۔ اب اندلس و افریقہ کا بادشاہ بن گیا۔

سنہ ۱۱۰۶ء میں مراکش میں یوسف نے انتقال کیا۔ اس کا بیٹا علی جانشین ہوا۔ اس نے سنہ ۱۱۰۸ء میں قسطلانی فوج کو جس کا بادشاہ الفنسو تھا اقلیس کے قریب بڑی شکست دی اور الفنسو کے نابالغ بیٹے ڈون سانچو کو بذریعہ عہدنامہ اپنی اطاعت میں کر لیا۔ مگر سنہ ۱۱۱۸ء میں شہر سارا گوزا مسلمانوں کے قبضے سے نکل گیا۔

سنہ ۱۱۴۳ء میں علی بن یوسف نے بھی قضا کی اس کی جگہ اس کے بیٹے تشفین بن علی نے لی۔ مگر اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر سنہ ۱۱۴۳ء میں نصرانیوں نے الجیرس پر قبضہ کیا۔ سنہ ۱۱۴۶ء میں ہوائل اور المرکا پر عیسائی متصرف ہو گئے۔

تشفین نے سنہ ۱۱۴۵ء میں انتقال کیا اسکا بیٹا ابو اسحاق جانشین ہوا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آخری بادشاہ تھا۔ عبد المومن جب دی نے مراکش اور فاس پر قبضہ کیا اسحاق مرابطی قتل ہوا۔ عبد المومن نے لشکر جرار لیکر اندلس پر حملہ کرنا چاہا مگر موت نے اس کی تمنا پوری نہ ہونے دی۔ ۱۱۷۳ء میں الفانسو ہشتم شاہ قسطلان پر ایک بڑی فوج لے کر ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن حملہ آور ہوا۔ سارا ملک تاخت و تاراج کر ڈالا۔ چند قلعوں پر قبضہ کر لیا اور رحمت حافظ چھوڑ کر افریقہ واپس آگیا۔ پھر شورش کی خبر سنکر دریائے شور سے عبور کر کے اسپین میں داخل ہوا۔ پرتگال میں سانتارم کے مقام پر معرکہ میں زخمی ہوا اور ۱۱۸۴ء میں انتقال کیا۔ اس کا جانشین ابو یوسف یعقوب المقلب منصور ہوا۔

منصور الجزائر پر دریا کی راہ سے اترا اور الارکس پر الفانسو سے ۱۱۹۵ء میں مقابلہ کیا اور اس کو شکست دی اور بعد فتح کے تولیدو کا محاصرہ کیا مگر وہ مسخر نہ ہو سکا۔ مگر میڈرڈ اور گوادالاکزار پر قبضہ کر لیا۔ ۱۱۹۹ء میں اس شجاع لائق نامور بادشاہ نے انتقال کیا۔

اس کے بعد محمد بن عبد اللہ جس کا لقب ناصر الدین اللہ تھا تخت نشین ہوا۔ کئی لاکھ کی فوج لیکر ۱۲۱۱ء میں افریقہ سے روانہ ہوا۔ اور آبنائے جبل الطارق کو عبور کر کے۔ لاس ناواس کے میدان میں پڑاؤ کیا۔ اس خبر سے نصرانیوں میں دہشت پھیل گئی۔ پوپ اعظم انوسنت نے تمام سلطنتوں کے باشندوں کو حکم دیا کہ وہ ناصر الدین اللہ سے مقابلہ کریں۔ چنانچہ کئی لاکھ فوج آ جمع ہوئی۔ مسلمانوں کا کشت و خون بہت ہوا۔ چند نفوس جان بچا سکے۔ سلطنت موحدیہ کو زوال ہوا۔ ۱۲۱۳ء میں ناصر الدین مر گیا۔ یوسف دوم تخت پر بیٹھا۔ گیارہ برس کی عمر تھی۔ اس سے انتظام سلطنت نہ ہو سکا سلطنت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں فتور آگیا۔ ۱۴ برس حکمراں رہکر ۱۲۲۴ء کو قضا کر گیا اور اپنا کوئی وارث نہ چھوڑا۔

۱۲۲۴ء میں ابو عبدالملک عبدالواحد قائم مقام ہوا مگر چند ماہ بعد ابو محمد ملقب بہ عادل اس سلطنت کا دعویدار پیدا ہوا۔ ابوالملک سے معرکہ آرائی ہوئی اس میں یہ کام آیا۔ اب ابو محمد حاکم ہوگیا۔ ۱۲۲۷ء میں یہ بھی قتل ہوا۔ اس کی جگہ ابو علی المامون تخت نشین ہوا تو اس کے مقابل یحییٰ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس زمانہ میں ابن ہود پیدا ہوگیا اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگئی۔ اس نے اندلس کا بادشاہ اپنے کو قرار دے لیا۔ المامون ۱۲۳۲ء میں مرگیا تو ابن ہود کے لئے میدان صاف تھا۔ ایوان حکومت کو خالی دیکھکر اس پر قبضہ کیا اور اندلس کے بیشتر جنوبی حصہ پر حکومت کرنے لگا۔ المامون کے قائم مقام محمد نے اپنا اقتدار اسپین پر جمانا چاہا مگر تمام مساعی بے سود رہیں۔ اسپین کی حکومت چند حصوں میں تقسیم ہوگئی۔

ابن ہود ایک حصہ پر اساکان کچھ حصہ اندلس پر حاکم ہوا۔ محمد بن الاحمر صوبہ جنین اور غرناطہ کا بادشاہ بنا۔ جمعیت بن زید والنشیا کے اضلاع پر قابض ہوا۔

یہ تینوں بادشاہ ایک دوسرے سے دست بگریباں ہو کر ضعیف ہوتے چلے گئے۔ اب ان مسلمان بادشاہوں کا یہ عالم ہوا کہ عیسائیوں نے حملہ کیا تو ان میں قوت باقی نہ تھی کہ ان کا حملہ روکتے۔ آخر کار یہ تینوں حکمراں عیسائی بادشاہ سے مغلوب ہوگئے۔

قرطبہ کو جو دارالسلطنت اسپین کا تھا ۱۲۳۶ء میں عیسائی حکمراں نے لے لیا جو والنشیا پر ۱۲۳۸ء میں عیسائی قابض ہوگئے۔ دعنیا ۱۲۴۲ء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


میں مسلمانوں کے قبضہ سے نکلا۔ سنہ ۱۲۴۶ھ میں تمام قلعے جو دریائے گواڈلکو پر واقع ہے جن کا سلسلہ جیئن سے سویلی تک تھا عیسائی مملکت سے جا ملے سویلی میں برائے نام اسلامی حکمرانی رہ گئی تھی۔

غرضکہ اب عام مسلمان سردار اور خود مختار صوبہ تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ صرف ایک نصر بن عمر بچ رہا تھا۔ اس کے قبضہ میں اندلس کا جنوبی حصہ یعنی صوبہ غرناطہ رہ گیا تھا جس کا رقبہ اس زمانہ میں پچاس ساٹھ ہزار میل مربع ہوگا۔

امرائے اندلس:-

| | |
|---|---|
| عبدالرحمٰن الداخل | سنہ ۱۳۸ھ لغایۃ سنہ ۱۷۲ھ |
| ہشام | سنہ ۱۸۰ھ |
| الحکم | سنہ ۲۰۶ھ |
| عبدالرحمٰن ثانی | سنہ ۲۳۸ھ |
| محمد | سنہ ۲۷۳ھ |
| المنذر | سنہ ۳۰۰ھ |
| عبداللہ | |

خلفائے اندلس

| | |
|---|---|
| عبدالرحمٰن الناصر | سنہ ۳۵۰ھ |
| الحکم ثانی | سنہ ۳۶۶ھ |
| ہشام | سنہ ۳۹۹ھ |
| محمد ثانی | ربیع الاول سنہ ۴۰۰ھ |
| سلیمان | شوال سنہ ۴۰۰ھ |

امرائے اندلس:-

| | |
|---|---|
| محمد ثانی مکرر | ذی الحجہ سنہ ۴۰۰ھ |
| ہشام مکرر | سنہ ۴۰۳ھ |
| سلیمان مکرر | سنہ ۴۰۷ھ |
| عبدالرحمٰن المرتضیٰ | سنہ ۴۰۹ھ |
| القاسم بن حمود | سنہ ۴۱۰ھ |
| یحییٰ بن حمود | سنہ ۴۱۳ھ |
| القاسم بن حمود | سنہ ۴۱۴ھ |
| عبدالرحمٰن المستظہر | سنہ ۴۱۴ھ |
| محمد المستکفی | سنہ ۴۱۶ھ |
| ہشام ثالث | سنہ ۴۲۲ھ |

«قرطبہ»:

| | |
|---|---|
| علی بن حمود سنہ ۴۰۷ھ تا | سنہ ۴۰۸ھ |
| القاسم المامون | سنہ ۴۱۰ھ |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| | |
|---|---|
| یحییٰ المعتصی | سنہ ۴۱۰ھ |
| القاسم مکرر | سنہ ۴۱۴ھ |
| عبدالرحمٰن خامس (دہنی امیہ) | |
| محمد ثالث (دہنی امیہ) | |
| یحییٰ مکرر | سنہ ۴۱۵ھ |

**(مالقہ):**

| | |
|---|---|
| ادریس از سنہ ۴۲۷ تا ۴۳۱ھ المتأید باللہ | |
| یحییٰ ایک ماہ | سنہ ۴۳۱ھ |
| حسن (المستنصر باللہ) | سنہ ۴۳۳ھ |

**نجا صقلبی**

| | |
|---|---|
| ادریس (العلی باللہ) | سنہ ۴۳۴ تا ۴۳۸ھ |
| محمد (المہدی) | سنہ [illegible] |
| ادریس ثالث (الموفق) | سنہ [illegible] |
| ادریس ثانی مکرر | سنہ [illegible] |
| محمد ثانی | سنہ [illegible] |

اس کے بعد مالقہ سلطنت غرناطہ میں مدغم ہو گئی

| | |
|---|---|
| الجزیرہ | محمد بن القاسم بن حمود سنہ [illegible] تا [illegible] |
| | القاسم بن محمد |

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# موحدین

مغرب کے قبائل میں سے ایک فرد محمد بن عبداللہ بن تومرت تھا۔ جامع قرطبہ میں اس نے معمولی ملازمت کرکے علوم دینی کی تحصیل شروع کردی۔ پھر بغداد کا سفر کیا اور مدرسہ نظامیہ کے متبحر صدر مدرس امام وقت حضرت محمد بن غزالی کے درس میں شریک ہوا۔ بعد فراغت مغرب میں واپس آیا اور امام غزالی کے خیالات کی اشاعت شروع کی۔ پھر کوہ اطلس کے قریب صحرا میں قیام کیا اس کے مذہبی شغف سے بہت سے لوگ معتقد ہو گئے تو تومرت نے مہدیت کا دعویٰ کر دیا۔ معتقدین میں ایک نوجوان عبدالمومن بھی تھا۔ اس نے تومرت کی بڑی خدمت کی اور اس کے خیالات کی اشاعت میں بڑی سرگرمی دکھائی۔

اس زمانہ میں مرابطین کا اقتدار بڑھا ہوا تھا جب تومرت اور عبدالمومن کے ساتھ ایک بڑی جماعت ہوگئی تو انھوں نے حکومت مرابطین کے خلاف محاذ قایم کردیا۔ بادشاہ مرابطین علی بن تشفین تھا۔

تومرت نے تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ یہی زمانہ آداب دینیہ کے پھر زندہ کرنے کا ہے اور میں مہدی ہوں اور فضائل اسلام اور عدل کو از سرنو پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ کثرت سے لوگ اس کی طرف کھنچنے لگے تو ترک مکانی کرکے سوس کے شہر تینمال کو جائے اقامت ٹھہرایا اور قلعہ تعمیر کیا مجلس شوریٰ خواص کی قایم کی جس میں دس انفوجین جیسے دانشمند شاگرد شامل کئے دوسری مجلس عام ستر آدمیوں کی تھی مجلس خواص کا رکن رکین عبدالمومن تومرت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کا شاگرد رشید تھا۔

بعض قبائل مرابطین سے عناد رکھتے تھے جن میں خط طہ، ہرجہ، جو ہیتہ قبائل پیش پیش تھے۔ وہ سب تومرت کے جھنڈے تلے آ جمع ہوئے۔ جب فدائی کثرت سے جمع ہو گئے تو ۱۱۲۱ء میں مرابطین سے لڑائی شروع کر دی، اور تین لڑائیوں میں ان پر فتح حاصل کی۔ ۱۱۲۳ء میں شہر مراکش کا محاصرہ کر لیا جو مرابطین کا دار السلطنت تھا۔ مگر ناکامی سے تومرت کو پٹنا پڑا۔ مگر عبدالمومن نے پھر ہمت سے کام لیا اور تمام نقصانات کی تلافی کر لی۔ تومرت نے عبدالمومن کو اپنا جانشین قرار دیا۔ ۱۱۳۰ء میں تومرت انتقال کر گیا۔

عبدالمومن نے بار خلافت کو سنبھالا یہ عالم بھی تھا اور سپہ سالار بھی۔ اس کی جبلت میں استقلال کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ اپنے ساتھیوں جن کو موحدین کہا جاتا تھا ان کی دلجوئی اور خاطر و مدارات اس طرح کرتا تھا کہ ہر ایک اسکا گرویدہ ہو گیا۔

اب اس کی توجہ ملک گیری کی طرف منعطف ہوئی۔ تھوڑے عرصہ میں ایک ایسی مملکت پیدا کر لی جو مملکت مرابطین سے بڑھ چڑھ کر تھی۔ جس قدر قبائل تمال سے لیکر شہر ضالہ تک وہ سب عبدالمومن کے تابع فرمان ہو گئے۔ ۱۱۳۲ء میں بلاد فاش اور بلاد ظالہ کو بھی لے لیا۔ پھر تلمسان اور شہر عران پر بھی قبضہ جما لیا۔ اور اب اس کی نگاہ مراکش پر تھی۔ اس وقت تشفین بن علی سردار مرابطین تھا اس سے تلمسان پر جنگ کی۔ وہ شکست کھا گیا اور ۱۱۴۵ء میں مر گیا۔

عبدالمومن نے قلعے جو سامنے آتے گئے فتح کرتا ہوا ساحلی قلعہ تک پہنچا۔ اس قلعہ کے لوگ قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرنے کو تیار تھے۔ عبدالمومن نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اس دریا میں نہایت مضبوط بند باندھا جس کی وجہ سے اس کا پانی بڑھنے اور چڑھنے لگا۔ پھر اس نے دفعتہً اس بند کو کھول دیا۔ اس ناگہانی سیلاب سے شہر پناہ گر پڑی اور شہر غارت ہو گیا۔ ان حوادث کے بعد ۵۴۷ھ میں تراکش پر بھی قبضہ کر لیا اور ۵۵۱ھ تک شہر سلجلش اور ان تمام کو اپنے زیر حکومت کر لیا جو وہران تلمسان کے مابین بلاد واقع تھے۔

عبدالمومن نے نارمنڈی کے نصرانیوں کی طرف توجہ کی۔ شہر صالہ سے کوچ کا حکم دیا۔ ایک طبل بجوایا جس کا عمق پندرہ گز کا تھا اور اس کی آواز نصف میل کے فاصلہ سے سنائی دیتی تھی، تونس کی طرف روانہ ہوا۔

سفر میں اُسے چاروں طرف سے معزز سرداران فوج اور اکابر و مشائخ اپنے درمیان گھیرے ہوئے تھے۔ وہ سب عمدہ گھوڑوں پر سوار تھے جن پر طلائی و نقرئی زین کسے ہوئے تھے اور اُن کے ہاتھوں میں نیزے تھے جن کے نیچے ہاتھی دانت کی پوریاں تھیں اور اوپر بھالوں کے قریب بیرقیں اور مختلف رنگوں کی ڈوریاں لگی ہوئی تھیں ان کے پیچھے باجے والے تھے جن کے پاس قرنائیں اور جھانجھ وغیرہ آلات طرب تھے۔

یہ لشکر صبح سے دوپہر تک چلتا باقی وقت آرام کرتا۔ اس لشکر کے چار حصے تھے ہر ایک کا علم جداگانہ تھا اور ہر ایک کا زادراہ اور جملہ لوازمات ساتھ رہتے۔

آخرش نارمنڈیوں سے مقابلہ کیا۔ پھر تونس۔ طرابلس۔ دکلس۔ مہدیہ قابس۔ قیروان فتح کر لیے اور ۵۶۰ھ میں جزیرہ سسلیا کے بادشاہ کو بھی زک دی۔ پھر جزائر بلیارہ تک ۵۶۰ھ میں مواحدین نے اپنی حکومت کے دائرہ کو وسیع کر لیا۔ پھر اندلس کی طرف متوجہ ہوا۔ الجرف پہ پہلے سے جو گورنر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تھا وہ تومرت کا معتقد تھا اسنے اپنے ہم عقیدوں پر اوران کو اندلس کے ممالک پر حملہ کی دعوت دی۔ عبدالمومن نے اس دعوت کو قبول کیا اور زبردست حملہ کیا الجزائر پر قبضہ کیا۔ ۱۱۴۷ء میں شاہ پرتگال جو اندلس پر بڑھ رہا تھا اس کو روک دیا۔

موحدین نے ۱۱۵۰ء سے ۱۱۵۷ء میں المریہ تسخیر کیا جو الفنس ہفتم کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔ موحدین کا تیسرا حملہ ۱۱۵۶ء سے ۱۱۶۰ء تک رہا۔ غرناطہ فتح ہوگیا پھر شہر ولنسیہ پر قبضہ جمایا مگر اندلسی عربوں نے ان سے چھین لیا۔

عبدالمومن کے بعد اس کا بیٹا جانشین ہوا اس کا نام یوسف تھا۔ ان موحدین نے اندلس کے سرحدی نصرانیوں کو بڑی بڑی شکستیں دیں۔ الفنس ثالث کے مقابلہ میں کامیابی پر بیس ہزار عیسائی گرفتار کئے۔ بقیہ حالات بیان کئے جاچکے ہیں۔ موحدین نے اندلس میں اس کی وہی قدیم رونق وعظمت از سر نو زندہ کردی تھی۔ جو اس ملک کو خلفائے بنی امیہ کے عہد میں حاصل ہو چکی تھی۔ عبدالمومن۔ یوسف۔ یعقوب۔ تینوں حکمراں تمام قومی عید دل اور ایام مسرت میں جوش مسرت اور قومی شان وشکوہ اور زیب وزینت دکھانے کے بے حد شائق رہے۔ ان کے عہد میں ہر تہوار کمال رونق اور دھوم دھام سے ادا کیا جاتا تھا۔

یہ حکمراں علوم فنون اور صنعت وحرفت کے بھی بڑے حامی تھے ان کا عملدرآمد بالکل احکام شریعت اسلامیہ کے مطابق تھا۔ انھوں نے ترویج وتوسیع علوم کے لئے عام مدارس قائم کئے اور نو عمروں کے واسطے جداگانہ مدرسے بنائے تھے۔ یہ موحدین علمائے اسلام سے نہایت فیاضی کے ساتھ پیش آتے تھے[1]

[1] تاریخ عرب کلیو ص ۲۶۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر یوسف نے اشبیلیہ میں قصر اور مساجد تعمیر کرائیں اور دریا پر ایک بہت عمدہ پل کشتیوں کا بنایا اور شہر فصیل بھی درست کرائی۔ دریائے وادی الکبیر بھی بند باندھکر ایک نہر نکالی جس سے تمام شہر میں بہت کثرت سے پانی جاری رہتا تھا۔

امیر یعقوب نے عرقوص کی فتح پر وہاں شاندار مسجد تعمیر کی جس کا ارتفاع ۲۱۰ قدم تھا اور اس کی چوٹی پر ایک آہنی کرہ (گنبد یا گولا) بنایا تھا جس پر سونا چڑھا ہوا تھا سونے کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی۔ یہ کرہ ایک ستون پر رکھا ہوا تھا اور فقط اس ستون کا وزن دس قنطار تھا۔

امیر یعقوب نے اپنی سلطنت کے ہر حصہ میں فقراء کے لئے تکئے تمام مریضوں کے واسطے شفاخانے اور نیز خاص لوگوں کے واسطے جو لڑائی میں زخمی ہوں علیحدہ شفاخانے تیار کئے تھے۔ اس نے جا بجا راہوں میں کنوئیں کھدوائے اور مسافروں کے لئے مسافر خانے بنوائے تھے۔ قاضیوں اور دینی عاملوں کو آسودہ حال بنایا۔

امیر یعقوب ۱۲۲۳ء میں انتقال کر گیا۔ اس کے خاندان سے محمد بن ہود نے حکومت اندلس چھین لی۔

موحدین کا فرمانروا انہوں نے تومرت کے مقرر کردہ قوانین سب باطل کر دئے اس سے سلطنت موحدین کو بڑا ضرر پہنچا۔ ۱۲۲۸ء میں والی تونس نے بغاوت کر دی۔ ۱۲۴۸ء میں بنوزیان نے تلمسان اور الجزائر کے شہروں میں ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی جس کا دائرہ کچھ عرصہ میں فاس تک پھیل گیا۔

ابو یوسف بنی مرین سے بلاد مغرب میں اٹھ کھڑا ہوا اس نے علم لغات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


بلند کر کے فاس طارہ اور مراکش موحدین سے چھین لئے اور سنہ ۱۲۵۰ء سے سنہ ۱۲۷۰ء تک ان سے لڑ کر غالب ہو گیا۔ مغرب کے بربری عرب اس کے مطیع ہو گئے۔

پھر ان لوگوں کے خاندان میں حکومت متوارث ہو گئی اور تونس میں بنو حفص تلمسان میں زیانیہ اور مراکش میں مرینیہ خاندان والے تیرھویں صدی عیسوی سے سولھویں صدی عیسوی تک حکومت کرتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# علمائے قرطبہ

ابو عمر احمد بن محمد بن زیاد بن حبیب بن قدیر بن سالم قرطبی سلطان ہشام ابن الحکم کے آزاد کردہ غلام کا بیٹا تھا۔ علم حدیث و تاریخ کا مستند عالم تھا۔ ۲۴۶ھ میں پیدا ہوا اور ۳۲۸ھ/۹۴۰ء میں انتقال ہوا۔ اس کی تصنیف عقد الفرید ہے۔ قرطبہ میں دفن ہوا۔

یحیٰ ابن یحیٰ ابن کثیر اللیثی بربری الاصل تھا۔ زیاد ابن عبد الرحمٰن عرف شیطون قرطبی سے موطا امام مالک سنی اور یحیٰ بن نصر القیتی سے سن لی۔ ۲۸ سال کی عمر میں مدینہ پہنچکر امام مالک کے درس میں شریک ہوئے مکہ گئے سفیان ابن عینیہ سے اور مصر میں لیث ابن عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ابن القسم سے احادیث کی سن لی۔[۵۲] تلامذہ امام مالک سے سن۔ فقہ لی۔ اندلس واپس آئے۔ بقول ابو الولید ابن الفرضی یحیٰ تحصیل علم سے فارغ ہو کر آئے تو وہ علم و فضل اور عقل و دانش میں یگانۂ روزگار اور نہایت متقی و پرہیزگار تھے۔

سلطان عبد الرحمٰن ثانی نے عہدہ قاضی القضاۃ پیش کیا تقوٰی کی وجہ سے قبول نہیں کیا۔ مالکی مذہب اندلس میں یحیٰ کی بدولت شائع ہوا۔ ۸ رجب ۲۳۴ھ میں انتقال کیا مقبرہ بنی عامر میں دفن ہوئے۔[۵۳]

ابن الفرضی ابو الولید عبد اللہ بن محمد یوسف بن نصر الفرضی فقیہ و محدث تھا المختلف والمؤتلف مشتبہ النسبۃ تصنیف سے ہے۔ ۳۸۲ھ میں حج کیا

---

۵۱ وفیات الاعیان ج ۱ ص ۳۰ ۔ ۵۲ تہذیب جلد ۱۱ ص ۲۹۶ ۔ ۵۳ الاعلام ج ۲ ص ۱۱۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ۱۰۱۳ء ۴۰۳ھ میں قرطبہ میں قتل ہوا[۵۱]۔ اس کا ذکر تفصیل سے علمائے اندلس میں آ گیا ہے۔

• ابن زیدون۔ ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن زیدون المخزومی ۳۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ وطن قرطبہ تھا۔ شعر و نظم میں امام فن تھا۔ المعتضد رئیس اشبیلیہ کا وزیر تھا۔ حکمرانی کی اعلیٰ قابلیت تھی۔ شاعر بھی اعلیٰ تھا۔ صاحب دیوان ہے۔ ۴۶۳ھ میں انتقال ہوا[۵۲]۔

ابو عمر یوسف ابن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عاصم النمری القرطبی ۳۶۸ھ میں پیدا ہوا۔ حافظ خلف ابن قاسم۔ عبد الوارث بن سفیان اور ابو سعید بن سفر۔ محمد بن عبد المومن۔ ابو عمرو باجی۔ ابو عمر الطلمنکی اور ابو الولید بن الفرضی وغیرہ سے قرطبہ میں روایت حدیث کی۔ ابو القاسم السقطی المکی حافظ عبد الغنی بن سعید۔ ابو ذر ہروی۔ ابو محمد بن نحاس مصری سے احادیث تحریر کیں۔

ابو عمر فقہ میں بھی متبحر عالم تھے۔ موطا امام مالک پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید ۷۰ جلدیں۔ الاستذکار لمذہب ائمہ الامصار فی ما تضمنہ الموطا من معانی الرائے والآثار (شرح موطا) کتاب الاستیعاب (اسماء صحابہ) الدرر فی اختصار المغازی والسیر۔ غرضکہ بہت سی تصانیف ہیں۔

۲۹ ربیع الآخر ۴۶۳ھ شہر شاطبہ میں بروز جمعہ انتقال کیا۔ امام ابن حزم ظاہری قرطبہ میں ۲۰ رمضان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ حدیث و فقہ کے مستند عالم تھے۔

---

[۵۱] نفح الطیب ج ۱ ص ۲۸۹ [۵۲] ابن خلکان ج ۱ ص ۵۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ان کا مفصل ذکر راقم سطور نے علمائے حق میں لکھا ہے کچھ ذکر آگے آتا ہے۔
کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل۔ الاجماع مراتب العلوم بتقریب نقط العروس وغیرہ یادگار ہیں۔ ۲۷ر شعبان ۴۵۶ھ کو انتقال ہوا۔

ابن جلجل ابو داؤد سلیمان بن حسان جلیل القدر طبیب اندلس تھا۔ تشریح اسمائے مفردات ایک کتاب خلیفہ ہشام کے نام سے معنون کی تھی جو ۳۷۲ھ میں لکھی گئی۔

ابو غالب التیانی متوفی ۴۳۶ھ ابو الولید الباجی متوفی کتاب المنتقی اور احکام الفصول فی احکام الاصول کا مصنف ہے۔ ۴۷۴ھ میں انتقال ہوا۔

ابن بشکوال ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن مسعود الخزرجی انصاری قرطبی مصنف صلہ (تذکرہ علمائے اندلس) ۵۷۸ھ میں انتقال کیا۔[5]

فیلسوف اندلس ابو الولید محمد ابن احمد بن محمد بن رشد۔ ۱۱۲۰ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوا اپنے فقیہ حافظ ابن محمد بن رزاق سے تحصیل علم کی۔ ابو مروان ابن زہر سے طب حاصل کی۔ دنیائے اسلام میں یگانہ روزگار ہستی تھی تفصیلی حالات راقم کی تصنیف فلاسفہ اسلام میں دیکھئے۔

المنصور سلطان قرطبہ اور خلیفہ الناصر ابن رشد کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ ایک عرصہ تک قرطبہ اور اشبیلیہ کا قاضی القضات رہا ۱۱۹۸ء میں انتقال ہوا۔

قرطبہ میں ہزارہا علماء تھے جن کے حالات عربی تصانیف میں محفوظ ہیں
ابو علی الغسانی۔ ابو علی الحسین بن محمد بن احمد الغسانی۔ الجیانی محدث۔

[5] وفیات الاعیان ج ۱ ص ۲۱۸۔ [6] فلاسفہ اسلام از انتظام اللہ شہابی ص ۱۲۵

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فقیہ تھا۔ مدت العمر مسجد قرطبہ میں درس حدیث میں اگذارا۔ ۴۹۰ھ میں انتقال ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# تباہی کے اسباب

مرکزی حکومت قرطبہ کی تفصیل سامنے آ چکی. مگر اس جگہ مختصراً وہ اسباب بیان کرتے ہیں جو اس حکومت کے تباہی کے باعث ہوئے۔

بنی امیہ نے اندلس میں کئی سو برس حکومت کی اور جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔

خلفائے بنی امیہ میں پہلی خانہ جنگی ہشام کے زمانہ میں اس کے بھائی سلیمان اور عبداللہ نے ۱۷۵ھ میں کی مگر ہشام کی قوت کے مقابلہ میں زیر ہوا، مگر وہ پھر ہشام کے بیٹے الحکم کے مقابلہ میں آیا۔ سلیمان مر گیا۔ عبداللہ کا عفو تقصیر ہوا۔ مگر الحکم کا بیٹا عبدالرحمٰن ثانی خلیفہ ہوا تو عبداللہ نے والنسیہ پر افریقہ کے بربر قوم کے افراد لیکر حملہ کر دیا مگر کچھ سوچکر عبدالرحمٰن سے صلح کر لی۔ مگر یہ آگ خاندانی سلگتی رہی۔ پھر نمایاں صورت ۱۰۰۰ھ تک جھگڑے کی نہ پیدا ہوئی۔

البتہ خلفائے اندلس نے عرب امرا اور دوسرے سرگروہوں کو ابھرنے اور ان کو ترقی کرنے کے مواقع دیئے۔ انھوں نے جب خلفا کو کمزور دیکھا اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان میں سب سے بڑھکر کارمونہ اور بائطہ کے والی تھے ۳۶۱ھ میں علی بن مغیث نے حکومت اندلس کے خلاف چڑھائی کی تو یہ اس کے مددگار ہوئے۔

والی طرطوس وہ تھا جس نے مذکورالذکر اور سلیمان اس کے بھائی عبداللہ کی بغاوت میں حصہ لیا۔ سرقسطہ تریدہ۔ طلیطلہ کے والیوں نے بھی موقعہ بموقعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کشت و خون و ہنگامے میں حکومت کے خلاف کمی نہ کی۔ عمرو بن حسن اور کالب کی کارفرمائی کو زیادہ دخل رہا۔

عمرو بن حسن نے دستور رہزنی کا اختیار کر لیا تھا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کی سلطنت کے درمیان اپنی حکمرانی قائم کی تھی۔ ۸۶۳ء سے ۸۸۶ء تک صوبہ ارغون کے اکثر حصہ پر علمبردار بن گیا تھا اور اس نے بہت سے والیوں اور سرداروں سے سازباز کر رکھا تھا۔ اس کی سرکوبی کے لئے سلطان محمد اٹھا۔ تو اندلس اور فرانس کے درمیان کوہستان پرنیز میں جا کر پناہ گیر ہوا اور شاہ [illegible] سے مل گیا اور پھر فتح کر کے صوبہ ارغون پر قابض ہو گیا۔ ابرہ ندی تک اس کا تسلط تھا۔ ابیرکی جنگ [illegible] کا کام آیا۔ مگر اس کا بیٹا کالب سلطان منذر کے مقابل آیا۔ طلیطلہ اور [illegible] نے [illegible] کی معاونت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۸۹۶ء میں ان پر [illegible] کے جس قدر مخالف تھے ان کا ایک محاذ بن گیا۔ شہر [illegible] فتح کر کے دریائے تاجہ تک تمام ملک کا مالک بن بیٹھا اور اس پر بس نہیں کیا ایالت [illegible] اور قطالونیہ کے ایک حصہ اور طرطوس سے شہر مرسیہ تک کے سواحل پر بھی قبضہ جما لیا۔

یہ اندرونی خانہ جنگی خلفائے اندلس کی قوت کو کمزور کر رہی تھی۔ کالب کا دل مسلمانوں پر حملہ کرنے سے بھر گیا تو نصاریٰ جن کو حکومت کے خلاف ابھارا تھا اب ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ ۸۹۱ء میں جنگ زامورہ میں اس کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ ادھر مجبوری درجہ اس فتنہ کے دفعیہ کے لئے خلفائے امیہ اور بادشاہان مملکت لیون متفق ہو گئے۔ ۹۱۳ء میں سلطان عبدالرحمن ثالث نے اس پر فتح پائی اور شرقی اندلس کا تمام ملک اس کے قبضہ سے چھڑا لیا۔ کالب کے ہاتھ میں بجز طلیطلہ اور ایالت اراغون کے سوا کچھ نہ رہا۔ آخر ش ۹۲۲ء میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ مر گیا۔

مریدہ والوں نے بھی کچھ فتنے ۸۲۷ء اور ۹۲۶ء میں اُٹھائے مگر جلد دب گئے۔ ان عرب امراء سے زیادہ بربریوں نے حکومت کے قصر کو ڈھانے کی سعی کی۔

عبد الرحمٰن اوّل نے بربریوں کو نوازا انھوں نے مغربی زناتہ قبائل کے لوگ بلا کر اپنے خفیہ (باڈی گارڈ) مقرر کئے۔ پھر عبد اللہ۔ اور ۹۱۰ء تک دیگر خلفا ان کو نوازتے رہے۔ اس پر ان خلفا نے یہ طے کیا کہ قسطنطنیہ سے سلاوونیہ قوم کے غلام منگوائے اور ان کو ہتھیار بانٹے اور ان کو استعمال میں لانے کے گُر سکھائے اور اپنا باڈی گارڈ بنایا جس سے یہ ضرور ہوا کہ کچھ عرصہ کے لئے خود سر عرب اور بربر دب گئے۔ ۹۵۵ء سے لیکر ۱۰۰۹ء تک بالکل کوئی جھگڑا ان سے سرزد نہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد یہ غلام سیاسی کاموں میں بھی دخیل ہونے لگے۔ حکومت کے انحطاط پر انھوں نے بھی نمک حرامی کی جس سے حکومت امویہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# اقتدار نصاریٰ

بعض کوتاہ اندیش خلفائے اندلس اور امرائے عرب کی خانہ جنگی نے سرحدی نصرانی حکومتوں کو پائمال شدہ حالت کو سدھارنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ سرحدی ریاستوں نے یورپ میں اپنے نمائندے بھیجکر مسلمانوں کے فرضی ظلم کی داستانیں سنائیں جس سے تمام یورپ میں مسلمانوں سے لڑنے کا عام جوش پھیل گیا۔ اور جوق در جوق رؤسائے سرحد کی معاونت کے لئے نصرانی آنے لگے ان فدایوں میں ریمنڈ بوگونی اور ہنری برنڈنی دو سرداروں نے ایسی جنگی خدمتیں اور کارہائے نمایاں کئے کہ شاہ الفنس نے اپنی بیٹی پرنسس اوراقہ ریمنڈ کو بیاہ دی اور دوسری لڑکی پرنسس طیرنبرہ ہنری کے حبالہ عقد میں دیدی۔ ہنری نے ریاست لوزیتانیا کا جس قدر ملک فتح کیا تھا وہ بھی شہزادی طیرنبرہ کے جہیز میں ہنری ہی کے حوالہ کیا۔ ریمنڈ کو کوئی ملک نہیں ملا مگر اُسے یہ توقع تھی کہ قسطیلہ کی سلطنت اس کے حصہ میں آئے گی چنانچہ شاہ الفنس کے بعد وہ قسطیلہ اور لیون کا بادشاہ ہوگیا۔ ۱۱۲۰ء میں نصاریٰ اسپین کی حکومت اندلس کے اس تمام حصہ ملک پر قائم تھی جو طلیطلہ سے دریائے ربرہ تک ممتد ہوتا چلا گیا ہے۔

اس کے بعد ریاست اراکون کے فرمانروا الفنس نے شہر دالنسہ پر چڑھائی کی اور افریقہ کے سلطان مرابطین کی طرف سے اس ملک میں جتنے گورنر تھے وہ سب متفق و متحد ہوکر الفنس کی مقاومت کے لئے اٹھے مگر الفنس نے ان سب کو شکست دی اور اندلس کے میدانی علاقوں کو فتح کرلیا۔ اس حملہ میں نواح غرناطہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کے بارہ ہزار مسلمان عرب بھی الفنس کے زیر علم سرفروشی کر رہے تھے۔ جس کی وجہ ان کا مرابطین سے برسر عناد ہونا تھا۔ پھر ۱۱۲۵ء میں الفنس نے مملکت ترسینہ پر حملہ کیا اور غرناطہ کے حوالی کو دل کھول کر تاخت و تاراج کیا۔ وہ اس لڑائی میں مملکت غرناطہ وغیرہ کے بہت سے عربوں کو بھی اپنے ساتھ پکڑ لے گیا تھا جنھوں نے شہر سراغوسہ میں سکونت اختیار کر لی۔

الفنس کی یہ حرکت دیکھ کر مرابطین کے فرمانروا نے اپنی سپاہ کو شدید حکم دے دیا کہ ممالک اسلامیہ کی حدود میں جس قدر نصرانی آباد ہیں انھیں گرفتار کر لیا جائے اور ان کے مجمعے متفرق کر دیئے جائیں۔

اس حکم کی پورے طور پر تعمیل کی گئی۔ بلکہ اس پر اتنا اور اضافہ بھی ہوا کہ جن نصرانیوں پر دشمن سے مراسلت کرنے کا شبہ ہوا تھا ان کو مجبور کیا گیا کہ اپنی جائدادیں اور گھربار فروخت کر کے بلاد مغرب یعنی افریقہ میں منتقل ہو جائیں۔

یہ کارروائی الفنس بنت شاہ قسطیلہ دلیون کے جواب میں اثر ڈالنے کے لیے کی گئی تھی۔ مگر وہ اس سے کچھ بھی متاثر نہ ہوا۔ بلکہ ۱۱۳۳ء میں پھر ایک سپاہ جرار کے ساتھ اندلس کے اسلامی ممالک پر حملہ آور ہوا۔ اس حملہ میں اس نے اشبیلیہ اور قادس کے اطراف کو خوب تباہ و برباد کیا۔

الفنس ریمنڈ کچھ تو ان مجاہدانہ کارناموں کی وجہ سے اور کچھ اس سبب سے کہ نوارہ اور اراغون کے نصرانی بادشاہوں کے مابین ثالث بنایا گیا اور منا سب و موثر فیصلہ کیا تھا۔ امپرر یعنی شہنشاہ کے لقب کا مستحق ہو گیا اور اب وہ امپراطور کہلانے لگا۔ اسی طرح اس کے ہمزلف ہنری نے بھی البحرف کی سمت بلاد اسلامیہ پر حملہ کیا۔ جاداچوز۔ بجا۔ اتورہ اور النوانہ کے والیا ... کہ متفق و متحد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


ہو کر ہنگری کی مقاومت کے لئے آئے اور اس متفقہ لشکر نے دشمن کا مقابلہ کیا لیکن افریقہ کی سنگستانی سرزمین کے نزدیک مسلمانوں کے اس متحدہ لشکر کو شکست دی۔

اب ہنگری کی قوت و شوکت بھی خوب مستحکم ہو گئی کیونکہ وہ [illegible] ملک [illegible] کا حکمران ہو گیا تھا اور مسلمان اب کچھ حصہ [illegible] گئے تھے۔

---

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# اشبیلیہ

خلیج بسکی سے ۶۲ میل کے فاصلہ پر ساحل وادی الکبیر پر جبل اشرف کے دامن میں اشبیلیہ آباد ہے۔ یہ شہر موسیٰ بن نصیر کے بعد اولین عامل عیسیٰ بن عبداللہ الطویل کی ماتحتی میں سپرد تھا لیکن بعد میں عبدالعزیز بن موسیٰ گورنر مقرر ہوا جس نے رذریق کی نوعمر بیوہ اشلونہ سے عقد کر لیا تھا بغاوت کے الزام میں خلیفہ سلیمان اموی کے حکم سے گرجائے روفینیہ میں قتل کیا گیا۔

۵۳۵ سال تک مسلمانوں کے زیرنگیں رہا۔ اولین فرمانروائے اشبیلیہ قاضی ابوالقاسم محمد بن اسمٰعیل یمنی لخمی عبادی ساکن شام تھا اس کے بعد المعتضد بیٹھا جس نے اپنے ولی عہد اسمٰعیل کو خود قتل کیا۔

۱۰۲۳ء میں قاضی ابوالقاسم تھا ۱۰۴۲ء میں المعتضد حکمران رہا ۱۰۶۹ء تا ۱۰۹۱ء المعتمد تھا عیش و عشرت میں پڑ گیا۔ یہ شش نصاری ہے۔ اس نے ہی یوسف بن تاشفین کو دعوت اندلس دی تھی وہی اس پر قابض ہو گئے۔

مسلمانوں کے عہد میں بہت بارونق شہر تھا روئی کی منڈی تھی پانچ ہزار کارخانے پانی کی طاقت سے چلتے تھے۔

ابن خلدون جیسے مورخ ابن عربی جیسے محدث ابن ہشیم اور ابن زیدون سے شاعر۔ زہری خطیب ابن زہر ابوبکر جیسے فلسفی یہاں پیدا ہوئے۔

یہاں بھی چند عمارتیں حکمرانوں نے بنوائیں مگر وہ جلد مسمار ہو گئیں۔

اشبیلیہ کے حمام میں المعتضد نے ۶۰ سرداران بربر کو بلوا کر ابلوا ڈالا تھا۔

یہاں ایک قصر یوسف ابو یعقوب نے تعمیر کرایا تھا اس نے ایک مسجد بھی تعمیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


سنہ ۱۱۷۲ھ میں کی تھی۔ برج الذہب سنہ ۶۱۷ھ میں سید ابو العلا گورنر الموحدی نے ساحل وادی الکبیر پر قائم کیا تھا۔ نصرانیوں کے غلبہ پر دار الخیرات شفاخانے مساجد وغیرہ ڈھا دیئے گئے اور مساجد کو گرجے کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# علمائے اشبیلہ

ابو علی عمر ابن عبد اللہ الملقب بہ الشلوبینی بھی ازد سے تھا صرف نحو کا عالم تھا التوطیہ (صرف نحو) تصنیف سے ہے ۶۴۵ھ میں اشبیلیہ میں وفات پائی۔ [۱]

قاضی ابو مروان محمد بن احمد بن عبد الملک الباجی متوطن اشبیلیہ ابو العباس احمد بن محمد بن احمد متوطن اشبیلیہ۔ ابو بکر ابن زہر الحفید طبیب وزیر وقت تھا امیر یوسف یعقوب المنصور اور عبد اللہ محمد الناصر کے پاس رہا آخر میں مراکش جاکر ۵۹۶ھ میں انتقال کیا۔

محمد ابن علی ابن عبد اللہ ابن الحاج اشبیلیہ میں ۶۶۰ھ میں پیدا ہوا علمائے عصر سے اکتساب علم فنون کیا۔ امیر نصیر نے اپنا وزیر ۷۰۹ھ میں بنایا۔ ابن الحاج کو کمسنی میں مختلف قسم کی چکیں بنانے کا شوق تھا اس کی بزمانہ ابو یوسف یعقوب المنصور ایک بہت بڑا کارخانہ افریقیہ میں قائم کیا تھا۔ آلات حرب توپ وغیرہ ڈھلتی تھیں۔ یہی توپ کا موجب ہے۔ پہلے محمد ثانی ابن غرناطہ کا ملازم ہوا پھر نصیر کا وزیر ہوا ۷۳۰ھ میں انتقال کیا۔ [۲]

عبد اللہ السلیمانی لسان الدین ابن خطیب فاضل جلیل تھا امیر یوسف غرناطی کا وزیر رہا۔ الملقہ البدریہ فی تاریخ دولت النصریہ لکھی ۷۶۰ھ تک بقید حیات تھا۔

---

[۱] ابن خلکان [۲] المقری و ابن الخطیب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# طلیطلہ

یہ قدیم قوطی سلاطین کا دارالحکومت اور خاندان ذوالنون کا مستقر رہا ہے۔ دریائے تاجہ کے کنارے ایک بلند و دشوار گذار پہاڑ پر واقع ہے دریائے تاجہ پر ایک محراب کا پل مسلمانوں نے تعمیر کیا تھا۔

طلیطلہ کے داخلہ کے لئے باب الشمس اور باب اسکرہ جیسے بڑے دروازے تعمیر کئے گئے تھے۔ باب المردان بنائی گئی۔ طلیطلہ بغاوت کا گھر ہر زمانہ میں ۔ جیسا کہ پچھلے اوراق میں جس کی تفصیل آچکی ہے یہاں کے حکمرانوں میں ماموں ابن ذوالنون نامور ہے۔ اس نے ایک عالیشان محل تعمیر کرایا تھا۔ اس کے دربار میں بڑے بڑے فلسفی اور علماء تھے۔

ابوالقاسم الزرقال جس میں وضاع نے ایک ایسا گھڑیال بنایا تھا جو چاند روز بڑھتا اور چاند روز گھٹتا تھا اور جس کے خطوط سے تاریخ و وقت دریافت کیا جاتا تھا۔

خاندان ذوالنون طلیطلہ

| | |
|---|---|
| اسمٰعیل | ۱۰۳۵ء |
| یحییٰ مامون | ۱۰۳۷ء |
| یحییٰ قادر | ۱۰۷۴ء |

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ممالک قریہ اندلس

**جزیرۃ الخضرا** — جبل طارق کے پاس یہ چھوٹا سا شہر ہے جہاں سے طنجہ اور دیار مغرب کے لئے جہازی راستہ ہے مسلمانان مراکش نے سنہ ۹۱ھ میں تسخیر کیا تھا۔ یہاں کی نارنگیاں مشہور ہیں۔

**ریف** — ساحل اندلس کا قصبہ ہے۔ طریف ابن زرعہ پہلے پہل یہاں آئے تھے۔ یہاں قلعہ تعمیر کیا تھا۔

**قادس** — یہ شہر جزیرہ القادس کہلاتا ہے۔ یہاں ایک مینار بنا ہے جو دکثرت سے ہوتا ہے۔ ایسا ہی سرقسطہ ہے۔ یہی تو وہی جگہ کا میدان ہے جہاں طارق کی فوج مقیم ہوئی تھی۔ اس شہر میں ابو العباس پیدا ہوا تھا جس نے مقامات حریری کا حاشیہ لکھا ہے۔ یہیں قاضی جمال الدین قاضی القضاۃ دمشق پیدا ہوا۔

**طلیطلہ** — اشبیلیہ سے شمالی رخ ۰۵ میل پر ہے۔ یہاں تانبہ کی کان ہے معدن طلا بھی ہے۔

اخاالقصر - ناشہ - قرمونہ - استیجہ - ولبہ - یہ سب اشبیلیہ کے توابعات ہیں شقندہ قرطبہ کے پل وادی الکبیر کے قریب ہے۔ المدور یہاں جامع مسجد ہے۔ باردہ یہاں علماء زیادہ پیدا ہوتے ہے۔ اس سے ۹ میل پر میدان زلاقہ ہے بطلیوس کا یہاں دار العلوم تھا۔ علماء و فضلا یہاں پیدا ہوئے۔ ملبش شراط - ایلہ - مائنہ سالم - الحامہ - یہیں قلعہ ایوب ہے۔ شقوبیہ - طلبیرہ - میدہ سے ۲۱ میل پر القلعۃ الانہار ہے۔ قرطبہ سے قریب قلعہ ترباج ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہیں واقعہ یوم عقاب پیش آیا۔ محمد الناصر موحدی کی فوج ۱۲۱۲ء میں نصرانیوں کے ہاتھوں تباہ ہوئی۔

قلاہورہ۔ وادی قریہ سرقسطہ (مدینۃ البیضا) اس کی سنگ بنیاد حضرت خلش بن عبداللہ الصناعی تابعی نے رکھی سلیمان عربی۔ اسلامی پل یقصر الجعفر مشہور ہے۔ یہیں بنی تجیب حکمران رہے۔

منذر بن یحیٰی التجیبی ۱۰۱۹ء

یحییٰ المظفر ۱۰۲۳ء

منذر بن یحییٰ ۱۰۲۹ء

سرقسطہ سے ۱۲ میل پر وشقہ کی آبادی ہے۔ یہاں دارالعلوم تھا۔ بردوہ طرکونہ۔ طرطوشہ۔ مرابطر۔ برشلوشہ۔ بدلونہ۔ البحیرہ۔ القنت اریولہ۔ شاطبہ۔ مرسیہ۔ مالقہ۔ طرطوش۔ مریہ۔ لبطہ۔ المرہ۔ اورقہ۔ البشرات۔ لوشہ۔ رندہ جبل مولائے حسن۔ الحام۔ شوریانہ۔ یادل۔ تسریہ۔ ذوبلہ۔ یہ تمام شہر و قریہ اندلس کے مشہور تھے۔

ترببہ ۔ لبطہ سے ۹ میل ہے۔ المعادن شلمنکہ شہر موسیٰ نے فتح کیا تھا۔ مولدین کا آخری قافلہ ۱۶۱۰ء میں یہیں سے خارج البلد کیا گیا بستورہ ینفیہ الولید نے چھوڑا ہے۔ عبدالرحمٰن ناصر سے معرکہ یہیں نصرانیوں سے ہوا۔ اسے واقعہ الخندق کہتے ہیں۔

استرقہ۔ مدینۃ الولید سمنقس۔ لند ے۔ ایرون بسنت سبش۔ صوبا لبیہ نبلبونہ۔

یہاں خلیفہ ہشام کے زمانہ میں عثمان ابن ابی نسع گورنر تھا۔ یہ حبشی تھا قمر طلعت دختر شہزادہ لودس لفراتی والی کوطالیہ کی عثمان سے بیاہی گئی جب وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


قوم سے غداری کرکے شرمندہ ہوا تو خودکشی کرلی۔ یہ شہزادی دمشق جاکر سلیمان کی حرم بنی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# غرناطہ

اندلس کے دارالخلافہ قرطبہ کی امرائے عرب بربر مولدین کی آپس کے نفاق و فساد سے اینٹ سے اینٹ بج گئی اور اکثر اسلامی ممالک اندلس پر نصاریٰ کا قبضہ ہو گیا۔ غرناطہ بطور یادگار رہ گیا۔ سلاطین قرطبہ کی طرف سے گورنر رہا کرتے تھے۔ طوائف الملوکی کے زمانہ میں ارجونہ کا ایک یمنی الاصل جانباز سردار ترقی کرتا رہا اور جنوب اندلس میں نمودار رہا۔ اس کی بہادری کو دیکھ کر اشبیلیہ وغیرہ کے سپاہی اس کے ہمراہی میں ہو گئے اس نے جس طرف کا رخ کیا، زیر و زبر کرتا ہوا جبل اسا لقہ پر بنو نصر کا پرچم نصب کر دیا۔

اس بانی حکومت غرناطہ کا نام محمد الاحمر تھا اور یہ حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ نسب نامہ یہ ہے:-

"محمد ابن یوسف ابن محمد احمد حمیش ابن احمر ابن قیس الخزرجی انصاری"

جس سال نصاریٰ کو میدان ارکہ میں شکست فاش ہوئی اس سال یہ بانی حکومت غرناطہ پیدا ہوا تھا۔

غریب گھرانہ کا فرد تھا ایک کھیت کی کاشت باپ کرتے تھے۔ مگر بچپن سے اس کو شہ سواری اور نیزہ بازی کا شوق تھا۔ محمد ابن احمد نے قرطبہ اور اشبیلیہ ارجونہ و جیان کو زیر و زبر کرتا ہوا ۱۲۳۸ء میں غرناطہ کو فتح کیا اور باہزار اجلال جاہ و جلال شہر میں داخل ہوا۔

ابھی باب المنیطہ میں داخل ہوا ہی تھا کہ شارع منشا کی مسجد سے آواز اذان بلند ہوئی۔ محمد ابن احمد فوراً گھوڑے سے اترا اور نماز مغرب باجماعت ادا کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


پھر القصر دیک آلروح میں پہنچکر نزول اجلال فرمایا"۔

محمد الاحمر نے تھوڑے عرصہ میں غرناطہ کو عروس البلاد بنا دیا۔ دارالمشورہ باب الشریعتہ قائم کیا۔

اس عرب نژاد بادشاہ نے قصر الزہرا کے مانند مدینتہ الحمرہ کی بنا ڈالی ۱۲۴۸ء میں بیرون شہر غرناطہ جبل اسابقہ الحمرا کی ایک مختصر سی مسطح و مرتفع مقام ۶۰ بیگھ زمین پر مدینتہ الحمرہ کی سنگ سرخ سے تعمیر شروع کی۔ دن درات مسلمان عین سین کی ہفت عدہ سالہ محنت و کاوش کا خلاصہ یہ عمارت تعمیر ہوئی۔ ابھی تکمیل کو نہ پہنچی تھی کہ محمد ابن احمد الغالب باللہ نے بعمر ۹۰ سال انتقال کیا مسجد القلعہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور الحمرہ کے گوشہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ دارالمشورہ مسجد سے ملحق تھا جہاں سلطان ہر وقت علمائے دین متین کی صحبت میں بیٹھکر فقہ، حدیث سنتا اور پیچیدہ مسائل شرعی پر مشورہ کرتا تھا"۔

شہر غرناطہ دامن جبل اسابقہ میں سواحل حدرہ و شنیل پر آباد ہے فصیل میں ۱۰۳۰ برج اور ۱۰ پھاٹک تھے۔ باب النبوت۔ باب البیرہ۔ باب المنیطہ۔ باب الرملہ۔ باب السلطان۔ باب النجدہ۔ باب الحجارہ

محمد ابن احمد کے بعد محمد ثانی المعروف بہ فقیہہ تخت پر بیٹھا۔ اس نے بھی شاندار حکمرانی کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے محمد ثالث مخلوع۔ ابوالجیوش نصر۔ ابوالولید اسمٰعیل۔ محمد رابع۔ ابوالحجاج یوسف اول۔ محمد خامس الغنی باللہ۔ اسمٰعیل سعید یوسف ثانی نے غرناطہ پر حکمرانی کی۔

الحمرا کی عمارت کئی بادشاہوں کے عہد میں تکمیل کو پہنچی۔ یہ تیرھویں صدی میں بنا شروع ہوئی اور چودھویں صدی میں اتمام کو پہونچی۔

اس محلسرا کو مجلا سنہری پھول پتیوں اور عربی جالیدار محرابوں سے جو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وقت تک سب ملکوں کے صناعوں کو تحیر کرنے والی ہیں آراستہ کیا۔
صنعت کاری کا تناسب عمارت اور کمالات فن انجنیری نے اس کو سرتاج اندلس بنا دیا۔
اس عمارت کے قریب خیابان الحمرہ اور نہر ہے یہیں مقام بنی احمر تھا۔

**بروج** برج البارود۔ برج الفقرا، ارتفاع ۵۰ فٹ۔ برج الشرفا برج الاشح برج ذب رضا۔ برج التعظیم ۵۰ فٹ بلند۔ برج الکنکریت دمرغی خانہ تھا۔ برج السیف۔ برج القمارش ۱۰۴ فٹ بلند۔ برج المحراب۔ برج البنات۔ برج الدمہ۔ برج القندیل۔ برج لجن۔ برج الاطفال۔ برج الابلیس اور برج الماء دالحمرا کے لئے آب رسانی کا یہاں ذخیرہ تھا، برج ہفت منزل۔ برج القائد۔ برج طلسم۔ برج الفرق۔

الحمرا میں داخلہ کے لئے ڈیوڑھی ذوار البرکہ) ہے صحن میں حوض ہے۔ طول صحن ۱۲۰ فٹ۔ عرض ۷۰ فٹ۔ صد محراب پر خوبصورت جالیاں ارکارنس ہے۔ مسجد الحمرا ۱۳۰۸ء میں محمد ثالث نے تعمیر کی تھی اپنی خوبصورتی میں لاجواب ہے اس مسجد میں یوسف حجاج جس نے الحمرا میں متعدد عمارات باب الشریعتہ۔ باب الخمر۔ بیت الاختین۔ دیوان خاص۔ حوض حمام وغیرہ تعمیر کئے ۱۳۵۴ء میں شہید ہوا۔

**دیوان خاص** خوشنمائی ونزاکت نقش ونگار اور فن تعمیر سے تاج الحمرہ کا گوہر شب چراغ ہے۔

منقش ومشبک نیم قوسی محراب سڈول ستون جن پر سونا چڑھا گیا تھا یہ عمارت یوسف اول کی تعمیر ہے۔

**دارالاساد** ۹۲×۵۲ فٹ ہے صحن میں خوبصورت وشاندار فوارہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس کا پانی اچھل کر طشت میں گرتا تھا اور طشت سے پھر شیروں کے منہ کے ذریعہ خارج ہوتا تھا۔ یہ طشت شیروں کی پشت پر قائم کیا گیا ہے۔ صحن کے ہر چہار طرف نازک بارہ دری ہے۔ ستون خوب صورت اور لاجواب ہیں۔ جہت جنوبی۔ محراب دکارلس پہلا شہر ہے۔ اس کے بعد ایوان یمنی سراج کا ہے۔ دا سالا سادہ سے ملی ہوئی شاہی بارہ دری ہے۔

مدینۃ الحمرا میں حرم سرا خوبصورت و سبک ہے اس عمارت کو اہل مغرب دارالاختین کہتے ہیں جس میں بھرد کہ عائشہ ہے۔

الحمرا سے ایک فرلانگ پر قبۃ العارف باغ اور بنگلہ ہے۔ شہر غرناطہ کی آبادی ۳ لاکھ تھی۔ البازین۔ انت تیرہ۔ شہر خاص۔ باب السلطان باب الرباہ۔ بازار القیاریہ یہ مشہور محلے و بازار غرناطہ کے تھے دوسری مشہور چیزیں دارالعلوم۔ حمام الجوزہ۔ باب التوامین۔ مسجد المنظر۔ مسجد تابعین مسجد وداع۔ جس کے زیر سایہ ابو عبداللہ نے نصرانی تاجدار کو کلید الحمرا سپرد کر کے سلطنت سے خلع کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# تاریخ غرناطہ

محمد بن احمر نے غرناطہ پر شایان شان حکمرانی کی۔ اس نے دستکاروں اور موجد پیشہ وروں کو نئی چیزیں بنانے اور دربار شاہی میں پیش کرنے پر صلے اور انعامات عطا کیے۔

مملکت غرناطہ میں حریر (ریشم) کے کپڑے بُننے کا بہت رواج ہوا۔ نئی نئی وضع ایجاد ہوئیں۔

علوم کی ترقی میں وہ خلفائے اندلس سے پیچھے نہیں رہا۔ فلکیات۔ طب۔ ریاضی۔ کیمیا۔ نحو اور منطق میں جو ائمہ فن تھے ان کی سرپرستی کی۔

غرناطہ میں حکومت کی طرف سے آئے دن مصنوعی جنگ تیراندازی نیزہ بازی۔ بیلوں کی لڑائی گھوڑ دوڑ وغیرہ ہوتی اور ان تماشوں میں اعیان مملکت اور عام رعایا شریک ہوتی[1]

اس کے زمانہ میں غرناطہ عروس البلاد بن گیا تھا۔

محمد بن احمر نے غرناطہ کی بہت مضبوط بنا ڈالی ۱۲۳۸ء سے ۱۴۹۲ء پورے دو سو چودہ سال تک اس کا خاندان حکمران رہا جس نے ۱۲۳۸ء سے ۱۲۷۳ء تک بڑے رعب وجلال اور خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس کے بعد محمد ثانی اورنگ سلطنت پر جلوہ فرما ہوا جس نے ۱۲۷۳ء سے ۱۳۰۲ء تک حکمرانی کی۔ پھر سلطان ثالث تخت نشین ہوا جو ۱۳۰۲ء سے ۱۳۰۹ء تک فرماں روا رہا۔

---

[1] تاریخ عرب از موسیو سید یو فرانسیسی ص ۲۴۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان تینوں بادشاہوں میں سے دو نے بڑی خوبی کے ساتھ انتظام سلطنت قائم رکھا تیسرے کے زمانہ میں نصاریٰ ابو اعبوش نے اہل غرناطہ کو بہکا کر محمد شاہ ثالث کو معزول کیا اور خود ۱۳۰۹ء سے ۱۳۱۳ء تک سریر آرائے سلطنت رہا۔ اس لئے بھائی اسمٰعیل بن فرج نے اس کو تاج و تخت سے بیدخل کر دیا۔ اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محمد رابع ۱۳۲۵ء سے ۱۳۳۲ء تک حکمران رہا۔ پھر اس کا بھائی یوسف اوّل ۱۳۳۳ء سے ۱۳۵۴ء تک حکمرانی کرتا رہا۔ یہ ایک ذی حوصلہ اور صاحب عزم بادشاہ تھا اس نے انتظام سلطنت کے گذشتہ اصول اور بہترین عادلانہ قوانین کی تجدید کی۔ نصاریٰ سے معرکہ رہا جس میں ناکامی ہوئی اس کے بعد محمد پنجم ابن یوسف ملقب بہ جان نشین منصب سلطنت پر فائز ہوا۔ مگر اس کے خلاف اسمٰعیل ابن یوسف اور ابو سعید نے سازش کر کے اس کو معزول کر دیا اور آپس میں حکومت کے لئے جھگڑے پڑے۔ شاہ قسطیلہ نے ابو سعید کا خاتمہ کرا دیا اور محمد کو ملک گیری کامیاب بنایا ۱۳۶۳ء سے ۱۳۹۱ء تک محمد پنجم حکمران رہا اس کے بعد یوسف ثانی بادشاہ ہوا۔ پھر محمد ششم اورنگ نشین سلطنت ہوا جس نے اپنے بھائی یوسف کو دائم الحبس کر دیا۔ جب محمد ششم مرض الموت میں گرفتار ہو کر مر گیا تو یوسف ثالث حکمراں ہوا پھر محمد ہفتم الملقب بہ المیسر ۱۴۲۳ء سے ۱۴۲۸ء تک بادشاہ رہا۔ یہ ظالم تھا رعایا ناخوش تھی اس کو معزول کر کے اس کے رشتہ دار محمد العفیر کو بادشاہ بنا لیا گیا جو ایک سال حکمراں رہا۔ اس کو بھی معزول کر کے پھر محمد ہفتم کو بادشاہ کر دیا گیا۔

غرناطہ کی اندرونی بدنظمی سے فائدہ اٹھا کر قسطیلہ کے بادشاہ نے حملہ کر دیا اور یوسف رابع کو سلطنت پر بٹھایا۔ مگر تھوڑے عرصہ بعد محمد ہفتم نے اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غرناطہ سے ساز باز کر کے یوسف کو معزول کیا اور خود حکمران ہو گیا۔ ۱۴۴۵ء تک اچھی طرح حکومت کرتا رہا۔ عثمان اسمٰعیل ثالث نے اس کے خلاف سازش کی جس میں عثمان کامیاب ہوا اور محمد ہشتم کے نام سے ۱۴۵۰ء میں تخت پر قابض ہو گیا۔ پھر اسمٰعیل اس کو زیر کر کے تخت حکومت کو قبضہ میں لایا اور جب دو نوں مر گیا تو اس کا بیٹا حسن تخت غرناطہ پر متمکن ہوا۔

اس نے اپنا نام محمد نہم اسمٰعیل رکھا اس کے معاون نصرانی تھے۔ اکیس برس بادشاہی کی ۱۴۶۲ء میں عیسائیوں نے جبرالٹر (جبل طارق) اور ارکیڈونا پر قبضہ کر لیا اور تمام ممالک متوسط کو مغلوب کر لیا۔ غرناطہ کے اضلاع بھی نکل گئے تو عیسائی بادشاہ نے ایک عہد نامہ لکھوایا کہ مسلمان دس ہزار اشرفی سالانہ خراج دیں اور تابعدار رہیں۔ اس عہد نامہ کے تین برس بعد ۱۴۶۶ء میں محمد نہم انتقال کر گیا۔

www.KitaboSunnat.com


# ابوالحسن شاہ غرناطہ

ابوالحسن ملقب بہ علی اپنے باپ محمد نہم کے بجائے تخت غرناطہ پر بیٹھا یہ جاہ و جلال کا بادشاہ تھا۔ اس کے زمانہ میں بڑا واقعہ فتح زاہرہ اور محاصرہ مالقہ تھا۔ اس زمانہ میں ملکہ قسطیلہ ایزابلہ کی شادی فرڈیننڈ بادشاہ نوار سے ہوئی اب یہ دونوں زن و شوہر قسطیلہ۔ نوار۔ ارغون تینوں ممالک کے بادشاہ تھے۔ ایزابلا اور فرڈیننڈ نے دربار غرناطہ کو سفارت بھیجی اور سلطان حسن کو پیام دیا گیا کہ تمہارا باپ شاہ قسطیلہ کو خراج دیتا تھا تم بھی بدستور خراج ادا کرو اور جو واجب الادا ہے وہ بھی جلد ارسال کرو۔

سلطان ابوالحسن نے سفیروں سے کہا کہ تم لوگ واپس جا کر ہر دو فرمانرواؤں سے کہہ دو کہ غرناطہ کی ٹکسال میں اب سونا نہیں ڈھلتا بلکہ آبدار تلوار ڈھلتی ہے۔

سلطان ابوالحسن کا یہ جواب صرف زبانی نہ تھا بلکہ اس نے ۸۸۶ھ میں شاہ قسطیلہ کے قلعہ صخرہ پر حملہ کر دیا۔ اگرچہ یہ مستحکم اور بلند و بالا قلعہ تھا مگر سلطان نے ایک ہی شب میں اسے تسخیر کر لیا۔ اس کے بعد جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔

۸۸۷ھ میں قلعہ الحمرا کو مسلمان فوجوں سے خالی پا کر شاہ کیسٹل فرڈیننڈ نے اس پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔ ہزاروں مسلمان مرد و عورت اور بچے اس کے دندان آز کا شکار ہوئے۔ سلطان حسن کو اس کے مظالم اور درندگی کی اطلاع پہنچی اور یہ کہ شاہ کیسٹل بذات خود ایک فوج گراں لے کر غرناطہ پر بڑھ رہا ہے جس نے اپنی عنان توجہ لوشہ کی طرف کر دی)۔ شاہ کیسٹل نے سلطان حسن سے شکست کھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


تو مسلمان اس کی فوج کے مال و اسباب پر قابض ہو گئے۔

اُدھر عیسائیوں کے ساتھ جنگ جاری تھی ادھر مسلمان خطرناک خانہ جنگی میں مبتلا تھے۔ سلطان حسن کی ایک عیسائی کنیز تھی جس سے اس کو بے حد انس تھا۔ اس جاریہ کے علاوہ سلطان کی ملکہ سلطان عبداللہ کی بیٹی تھی۔ بیوی اور جاریہ ہر دو سے اولاد تھی۔ بیوی کے بطن سے ابوعبداللہ اور یوسف تھے لیکن سلطان کی توجہ جاریہ پر زیادہ تھی اس بنا پر ابوعبداللہ اور یوسف دونوں کو خوف تھا کہ کہیں سلطان حسن تاج و تخت سے ہم کو محروم نہ کر دے اور اپنی جاریہ کی اولاد کو اپنا جانشین نہ بنا دے۔ اس اندیشہ سے اس وقت جبکہ سلطان مقام بوشہ میں شاہ کشٹیل سے نبرد آزما تھا ابوعبداللہ اور یوسف باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کر بیٹھے اور غرناطہ کے ایک حصہ پر قابض ہو گئے۔

سلطان کو خبر لگی وہ مالقہ میں مقیم ہو کر اس بغاوت کے فرو کرنے کی تدبیر سوچنے لگ گیا کہ عیسائیوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مالقہ پر حملہ کر دیا۔ مگر ان کو ناکامی ہوئی اور شاہ کشٹیل کے تجربہ کار سپہ سالار اور دس ہزار سپاہی سلطان کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔

ابوعبداللہ نے باپ کو پریشان کرنے کے لئے مالقہ پر حملہ کر دیا باپ بیٹے ہر دو مدمقابل آ رہے ہوئے ابوعبداللہ کو شکست ہوئی اور وہ غرناطہ بھاگ آیا اس کے بعد اس نے ۸۸۸ھ میں شہر بوشیہ پر چڑھائی کر دی لوٹ مار میں لگ گیا۔ عیسائیوں نے گھیرا ڈال کر ابوعبداللہ کو گرفتار کر لیا اور شاہ قسطیلہ فرڈیننڈ کے سامنے لا کھڑا کیا۔

سلطان حسن کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ مالقہ سے غرناطہ آ گیا لیکن اپنے بیٹوں کی باغیانہ سرگرمیوں کے باعث امور سلطنت سے دل اچاٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا اور اس درجہ حکومت سے بیزار ہوا کہ اپنے بھائی عبد اللہ الزاغل کے حق میں سلطنت سے دستبردار ہو گیا۔ ابھی الزاغل نے حکومت کو سنبھالا نہ تھا کہ ۸۹۰ھ میں عیسائیوں نے صوبہ مالقہ پر یورش کر دی۔ اور سرحد کے چند قلعوں پر قابض ہو گئے۔

سلطان عبد اللہ الزاغل نے ان عیسائیوں کی قوت کے ساتھ سرکوبی کر دی۔ فرڈیننڈ نے ابو عبد اللہ کو جو نظر بند تھا آزاد کیا اور الزاغل کے مقابلہ پر بھیجا۔ یہ شاہ کیسٹل کی امداد کے بھروسہ پر اور وعدہ وعید کر کے اپنے چچا سے لڑ بیٹھا۔

اس جنگ میں ابو عبد اللہ کو جو علاقہ ہاتھ لگتا وہ معاہدہ کے مطابق فرڈیننڈ کے حوالہ کرتا رہا۔ سلطان الزاغل اس صورت حال کو دیکھ کر غرناطہ سے مالقہ پر حملہ آور ہوا۔ یہاں فرڈیننڈ مسلمانوں کو ذبح کر رہا تھا۔ ابو عبد اللہ غرناطہ خالی دیکھ کر خود قابض ہو گیا۔

الزاغل اب غرناطہ لوٹا نہیں بلکہ وادی آش جا کر مقیم ہو گیا۔ شاہ کیسٹل (قسطلہ) نے مالقہ کے بقیہ مسلمانوں کو تلوار کے گھاٹ ۸۹۲ھ اتار اور جو بچے لونڈی غلام بنا لئے گئے۔

فرڈیننڈ نے دو برس بعد ۸۹۴ھ میں معاہدے کو بالائے طاق رکھ کر ابو عبد اللہ پر حملہ آور ہوا۔ یہ تاب مقابلہ نہ لا سکا صوبہ بسطہ فرڈیننڈ کے حوالہ کر کے صلحنامہ کر لیا۔

شرط یہ تھی کہ مسلمانوں کے جان و مال سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا۔ مگر فرڈیننڈ نے صلح نامہ کی پابندی نہ کی مسلمانوں کے مال اسباب پر قبضہ بھی کر لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اب شاہ کسٹیل نے سلطان الزاغل کو سبز باغ دکھائے۔ صوبہ المیریہ اور وادی آش اس سے لیکر اشبیلیہ کے علاقہ میں کچھ اراضی دے دی اور اب فرڈیننڈ نے ابوعبداللہ کو یہ پیغام بھیجا۔

"جس طرح الزاغل نے المیریہ اور وادی آش خود اپنی رضا مندی سے ہمارے سپرد کر دئے تم بھی غرناطہ کا قلعہ الحمرا ہمارے حوالہ کردو اس کے بدلے جتنی دولت طلب کرو گے وہ دی جائے گی اور اس کے علاوہ اندلس کا جو صوبہ کہو گے اس پر تمہاری حکومت قائم کردی جائیگی"۔

ابوعبداللہ نے کہا میں تعمیل کو تیار ہوں مگر میری رعایا کسی طرح آمادہ نہیں ہے۔

اور ابوعبداللہ نے کچھ عرصہ بعد اکثر عیسائیوں کے بعض قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ شاہ کسٹیل نے غرناطہ پر فوج کشی کر دی لیکن عین غرناطہ کی دیواروں کے سایہ میں مسلمانوں نے بڑی داد شجاعت دی کہ شاہ کسٹیل نے محاصرہ اٹھالیا تو ابوعبداللہ نے آگے بڑھکر البشرات کی پہاڑی پر قبضہ کرکے نصرانیوں کو تہ تیغ کیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی سلطنت تمام جزیرہ نمائے اندلس میں صرف غرناطہ کے چھوٹے سے رقبہ میں محدود ہو کر رہ گئی۔

یہ سب کچھ خانہ جنگی کی بدولت ہوا۔ الزاغل نے البشرات پر حملہ کر دیا۔ عقب سے شاہ کسٹیل آ کودا اور مسلمان قتل کیے گئے جلاوطن ہوئے اور الزاغل سے کہا تم افریقہ جانا چاہو تو چلے جاؤ ہم انتظام کئے دیتے ہیں چنانچہ وہ افریقہ روانہ ہو گیا اور تلمسان جا کر رہا اور وہیں انتقال کیا۔ اب صرف ابوعبداللہ کل اندلس میں ایک مسلم حکمراں کی صورت میں رہ گیا تھا۔

۸۹۶ھ میں ازبیلا کی ترغیب سے فرڈیننڈ نے غرناطہ پر بڑے ساز و سامان سے حملہ کا ارادہ کیا اور غرناطہ کے سامنے خیمہ زن ہو کر ایک شہر کی بنیاد ڈالی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دی۔

یہ محاصرہ سات آٹھ ماہ تک جاری رہا موسم سرما کے آنے سے رسد اہل شہر کے لیئے بند ہو گئی۔ سلطان کے پاس صرف بیس ہزار فوج اور شاہ کیسٹیل کے پاس ایک لاکھ عیسائی تھے۔

محاصرہ کی سختی سے تنگ آکر مسلمان گھبرا گئے اور مشورہ سے افریقہ کے مسلمان بادشاہوں کو اور قسطنطنیہ کے بادشاہ بایزید ثانی کو اپنی معاونت کے لیئے خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ:۔

"صدیوں سے عیسائی ہم کو دباتے چلے آرہے ہیں اب ہم انکا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہے ہم کو ہر طرح کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے باوجودیکہ ہم نے بڑی سے بڑی قربانیاں دیں۔ اب مسلمان غلام بنا لئے گئے جن مشکلات اور مصائب میں ہم آج گرفتار ہیں انکا آخری نتیجہ یہ ہونے والا ہے کہ مذہب اسلام کی ہستی اس ملک میں ختم ہو جائے اور کوئی مسلمان باقی نہ رہے"

مسٹر اسکاٹ اپنی تاریخ میں لکھتا ہے۔

"سلطان بایزید ثانی اپنے ہم مذہبوں کی یہ دردناک تحریر دیکھ کر ایسا متاثر ہوا کہ اس نے دو فرانسسکن راہبوں کو روم بھیجا اور پوپ کو یہ دھمکی دی کہ سلطنت ترکی میں تمام عیسائی آزادی خیال و افعال رکھتے ہیں اگر مسلمانان اندلس پر یہی ظلم جاری رہا تو اس کا بدلہ وہ اپنی عیسائی رعایا سے لیں گے ورنہ فوراً اپنے رعیت و اقتدار کو کام میں لاکر اپنے کیتھولک غلاموں کو ان حرکتوں سے باز رکھیں جو وہ کر رہی ہیں"۔[۱]

---

[۱] اخبار الاندلس ج ۲ ص ۶۹۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


پوپ نے سلطان کے ایلچیوں کو اپنا خط دے کر فرڈیننڈ کے پاس بھیج دیا مگر اس نے زیادہ توجہ نہ دی۔ بایزید ثانی امیر مصر سے برسر پیکار تھا۔ فرڈیننڈ نے اس سے مدد کا وعدہ کیا جس کی بنا پر اسے مسلمانان اندلس سے ہمدردی جاتی رہی۔ اسکاٹ لکھتا ہے۔

"اسلام کے نام لیواؤں کو اپنے حال اور اپنی قسمت پر چھوڑ دیا گیا۔"[۵]

ابو عبداللہ نے قصر الحمراء میں مجلس مشاورت منعقد کی تمام اکابر غرناطہ شریک ہوئے۔ غیر تمند۔ چاہتے تھے بہادری سے مرا جائے مگر زیادہ وہ بزدل تھے جو یہ چاہتے تھے کہ حکومت اسلامی رہے یا نہ رہے اپنا مال اور جان محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ وزیر ابو القاسم عبد الملک کی معرفت شاہ کیسٹل سے صلح کی باتیں ہونے لگیں جو شرائط کی گئیں وہ مسلمانوں کے تحفظ جان و مال کے لئے دکھاوے کے لئے اچھی تھیں۔ اس پر فرڈیننڈ اور ازبلا نے دستخط کئے۔ اس کے ساتھ ابو عبداللہ نے ایک عہد نامہ اور کیا کہ شاہ کیسٹل غرناطہ کے معاوضہ میں ایک کروڑ چالیس لاکھ پانسو کی رقم اس وقت دے گا جب پہلے قلعہ الحمراء پر قبضہ ہو جائے اور یہ چاہے اندلس رہے یا افریقہ رخصت ہو جائے بحری سفر کے اخراجات بھی عطا کئے جائیں گے۔" اس کے لئے صرف دو ماہ کی مہلت دی گئی تھی۔

دو ماہ گذرنے کو ہوئے تو ابو عبداللہ نے پھر ایک دن عمائدین شہر کو جمع کیا کہ اب کیا کیا جائے۔ سب کا مشورہ ہوا کہ فرڈیننڈ کو حکومت سپرد کر دی جائے۔ موسیٰ غسانی افسر فوج نے کہا کہ اس ذلت سے بہتر ہے

---

[۵] اخبار الاندلس ج ۲ ص ۱۹۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑ کر جان دے دی جائے مگر کوئی ہمنوا نہ ہوا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور نصرانیوں سے بھڑ گیا۔ زخمی ہو کر دریائے شنبل میں کود پڑا۔

شاہ ابو عبداللہ الزغبیہ نے ۲ جنوری ۱۴۹۲ء مطابق ۴ ربیع الاول ۸۹۷ھ بعد نماز فجر اپنے اہل و عیال کو الحمرا سے روانہ کر دیا۔ اور خود مع پچاس رفقا اور ندا تین بجے سہ پہر کو باب الجدور سے نکل کر جہاں فرڈیننڈ اور ازابیلہ مع حشم و خدم کھڑے تھے ابو عبداللہ نے تعظیماً گھوڑے سے اترنا چاہا لیکن فرڈیننڈ نے منع کیا صرف مصافحہ کر کے کنجی لے لی اور ملکہ ازابیلا کو دے دی۔ ملکہ نے اپنے فرزند کو دی اس نے اپنے سپہ سالار تو طیلہ کو تفویض کی۔

ولی عہد ابو عبداللہ یرغمال میں تھا آزاد ہوا اس کو ساتھ لیکر جبل البشرات پر شاہ عبداللہ گیا۔ اور سرزمین اندلس سے رخصت ہو گیا۔ ہلال غروب ہوا اور صلیب بلند ہوئی۔

ایک لاکھ عربی کتب جلا کر نصرانیوں نے شہر میں چراغاں کیا۔ تمام دنیائے مسیحی میں جشن ہائے مسرت منائے گئے۔

کچھ دن بعد اسی نصرانی حکمران نے اہل غرناطہ کو حکم دیا "عیسائی بن جاؤ یا نکل جاؤ"۔ اور زبردستی بپتسمہ دیا گیا۔ مسلمان عورتوں کو مسجد میں بند کر کے بارود سے اڑا دیا لاکھوں مسلمان جلا دئیے گئے بہت سے افریقہ چلے گئے۔ ابو عبداللہ نے کچھ عرصہ فاس (افریقہ) میں قیام کیا۔

المقری اپنی تاریخ میں لکھتا ہے:۔

"جس وقت میں فاس میں اپنی تاریخ لکھ رہا تھا (۱۶۲۳ء) ابو عبداللہ کے پسماندگان کی گذراوقات خیرات پر تھی ۱۵۳۸ء میں ابو عبداللہ فاس میں مر گیا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## مسلمانان غرناطہ پر مظالم

سقوط غرناطہ کے بعد اندلس کی حکومت جو تقریباً آٹھ سو برس سے قائم تھی باہمی خانہ جنگیوں سے ختم ہو گئی جس کے بعد سے مسلمانوں پر شاہ کسٹیل نے ظلم و سفاکی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔

۱۴۹۹ء میں فرمان شاہی صادر ہوا کہ جو لوگ مذہب عیسوی قبول نہیں کرتے وہ اسپین سے نکل جائیں"۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ کمزور طبیعت کے مسلمان گرجوں میں آنے جانے لگے۔ ان کے برخلاف جو مسلمان کہ تھے کسی عنوان مذہب اسلام کو نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ ان پر طرح طرح کی سختیاں کی گئیں مسلمان بچوں کو جبراً بپتسمہ دیا گیا۔

۱۵۲۴ء میں دربار شاہی میں ان مظالم کی شکایت کی تو ان کا معاملہ محکمہ تفتیش مذہبی کے سپرد کر دیا گیا۔ اس محکمہ کے فیصلہ کے مطابق ہزاروں مسلمان نذر آتش کر دیئے گئے۔

پھر اس محکمہ کے صدر لارڈ بشپ نے یہ تجویز کی کہ مسلمان مذہبی مراسم ادا نہیں کر سکتے نہ اپنا لباس پہن سکتے ہیں نہ عربی بول سکتے ہیں اور نہ غسل کر سکتے ہیں اور مغربی رقص میں شریک ہونا لازمی ہے۔ عورتیں برقعہ استعمال نہیں کر سکتیں۔

موسیو لیبان تمدن عرب میں لکھتا ہے:۔

"اندلس کے غریب مسلمانوں پر جو مظالم توڑے گئے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حالانکہ یہی وہ مسلمان تھے جنہوں نے اپنے اقتدار اور حکومت کے زمانہ میں عیسائیوں پر کبھی اس قسم کے ظلم نہیں کیئے اگر وہ ایسا کرنے پر آجاتے تو آج پورا جزیرہ نمائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اسپین عیسائیوں کے نام و نشان اور ان کے وجود سے یکسر خالی ہو جاتا۔"

پندرہویں صدی کے آخر میں اندلس کا لارڈ بشپ سینٹ پیڈرو کے مرنے کے بعد فرانسسکو شمنیس ڈی سینر وراس اس عہدہ پر مقرر ہوا۔ یہ بدکار انسان تھا۔ تمام نصرانی عمائد شہر کے گھرانوں کی لڑکیاں اس کے اردگرد رہتیں۔ مگر مسلمانوں کا جانی دشمن تھا۔ ایک طرف مساجد کو گرجا بنواتا دوسری طرف مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات پر تلوار کے گھاٹ اتارتا تھا۔

اس کے بعد مسلمانوں کے علمی ذخائر کو تباہ کرنا شروع کیا۔ دس لاکھ کتابیں اندلس میں تھیں جو جگہ جگہ جلائی گئیں۔ علوم و فنون کے یہ بے بہا خزانے باب الرملہ کے چوک میں ڈھیر کیے گئے اور ان کو آگ لگا کر راکھ کر دیا گیا۔

مسٹر ای پی اسکاٹ اس واقعہ کا یوں ذکر کرتا ہے۔

"اس وحشیانہ مذہبی جوش سے جو نقصان دنیا کو پہنچا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ غالباً دنیا بھر میں ایسا قیمتی ذخیرہ علوم و فنون کا کہیں نہ ہوگا جس کو شمنیس نے اس تاریخی چوک میں خاک سیاہ کر دیا۔ لے

اس بشپ نے کتابوں ہی پر بس نہیں کیا بلکہ وہیں مسلمانوں کو مجرم بنا کر زندہ آگ میں جلا دیا۔ لے

---

لے اخبار الاندلس ج ۳ ص ۵، ۶ لے مسلمانوں کا عروج و زوال ص ۲۰۱۔ از پروفیسر سعید احمد ایم۔ اے۔ اکبر آبادی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور شاہ کیسٹل کی حکومت نے حکم دیا کہ دو سال کی مدت میں مسلمان اندلس سے بالکل چلے جائیں۔ چنانچہ مرکھپ کر تیس لاکھ بچے تھے جو افریقہ روانہ ہوئے تو راہ میں نصرانی درندوں نے ۲/۳ کو قتل کر دیا۔ آخر سترھویں صدی عیسوی کے شروع میں مسلمانوں کو اسپین سے بالکل نکالا گیا اور کوئی متنفس باقی نہ رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اندلسی عربوں کا زمانہ علوم و فنون و سائنس

## (۷۶۰ء سے ۱۴۵۰ء تک)

شاہان اندلس انواع علوم عقلیہ و نقلیہ سائنس و فلسفہ میں اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔

مسلمانوں کی تشنگی ملک گیری جس کو جوش مذہبی کی سرگرمی نے بھڑکا رکھا تھا انھیں ان ممالک پر قابض کرا کر رہی جو حدود مملکت و دولت و ثروت و زرخیزی میں قیاصرہ روم کے ممالک سے کم نہ تھے۔

عالم روحانی و جسمانی میں جو ترقیات اہل عرب نے کیں اُن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

جس زمانہ میں کہ اندلس میں اسلامی سلطنت اپنے شباب پر تھی ان دنوں جہالت عیب سمجھی جاتی تھی۔

بادشاہان اندلس نے مکاتب و مدارس اپنے قلمرو میں اس قدر کھول دئے تھے جس کی مثال دوسری جگہ نہیں ملتی۔ قرطبہ اور اشبیلیہ کی یونیورسٹیوں میں یورپ کے طالب علم تحصیل علم کے لئے آتے۔

قرطبہ کے دارالعلوم نے بڑے بڑے فاضل پیدا کیے ابن خطیب قرطبی جو یہیں کا تعلیم یافتہ تھا اس نے علم مابعد الطبیعہ تاریخ۔ طب وغیرہ پر گیارہ سو تصانیف یادگار چھوڑیں۔ ابن حسن نے فلسفہ اور فقہ پر چار سو پچاس کتابیں لکھیں۔[۱]

---

[۱] اخبار الاندلس ج سوم ص ۲۷۴۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسی ایسی کثرت سے علما اس دار العلوم سے نکلے۔ خلفائے اندلس بڑے بڑے انعامات اہل علم حضرات کو دیتے بلکہ خود صاحب فضل و کمال ہوتے۔

• عبد الرحمٰن الداخل نجومی اور بلند پایہ شاعر تھا۔ ہشام اور الحکم بڑے عالم اور نقاد تھے۔ عبد الرحمٰن ثانی کے جوہر اور علم نے ان کی زندگی اور خصلتوں کو مشہور عالم کر رکھا تھا علوم فقہ فلسفہ طبعیہ کی تابدیت اور علم کی قدردانی قدر افزائی کی وجہ سے وہ مشہور خلیفہ [illegible] اور المامون کے مماثل سمجھے جاتے تھے۔ الحکم ثانی کی فضیلت و اکتساب علمی [illegible] زمانہ کا ایک عجوبہ تھی۔ قرطبہ کا کتب خانہ جس کی بیشتر کتابوں پر حاشیے اور شرحیں اس کی تحریر کردہ تھیں۔

امیر عبداللہ کی شہرت اس مرثیہ کی وجہ سے ہوئی جو انھوں نے اپنے خاندان کے مصائب پر لکھا۔

سلطان کا خوف اس کی ہجوگوئی کی وجہ سے رعایا کو بھی رہتا تھا۔ المقتدر شاہ سرقسطہ اپنے علم و فضل کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ فلسفہ ہندسہ اور ہیئت میں اس کا علم اس کے دربار کے تمام علما سے زیادہ تھا۔

المظفر بادشاہ بطلیوس ایک انسائیکلوپیڈیا کا مصنف تھا۔ المرکیہ بلنسیہ اور اشبیلیہ کے بادشاہ اپنے علم و فضل اور قدردانی علم میں کچھ کم درجہ نہ رکھتے تھے۔ شاہان بنو عباد خصوصاً امیر معتمد اپنے اشعار کی خوبی و لطافت کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔

• خاندان موحدین کے بادشاہوں میں عبد المومن وہ تھا جس کے دربار میں ابن طفیل۔ ابن زہر اور ابن رشد جیسے حکمار تھے۔[۵۰]

---

۵۰ اخبار الاندلس حصہ سوم ص ۳۰۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور الذکر سلاطین کے زمانہ میں ریاضی وہئیت میں بے نظیر ترقی ہوئی۔ تواریخ وفقہ کی ضخیم وحجم کتابیں لکھی گئیں عظیم الشان کتب خانے امرائے قائم کیئے۔ اندلسی عربوں کی ادبی تصانیف عالمانہ اور ضخیم ہوتی تھیں۔

سلاطین اندلس کے عہد میں علوم وفنون کی بڑی ترقی ہوئی۔ اشبیلیہ قرطبہ۔ غرناطہ۔ مرسیہ۔ طلیطلہ میں عظیم الشان کتب خانے ومدارس تھے۔ ان میں علوم دینی کے ساتھ فنون ریاضیہ کی بھی تعلیم ہوتی تھی سبتہ طنجہ میں بھی مدرسے موجود تھے۔ ان مدارس میں یہودی اور نصرانی عالم بھی ملازم تھے۔ انھیں مدارس کا کامیاب طالب علم مدرس ابوالحسن تھا۔

اس فاضل ریاضی داں نے تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں جزیرہ نمائے اندلس اور شمالی افریقہ کے ایک بہت بڑے حصہ کا سفر کیا اور قطب شمالی کی بلندی کو اکتالیس شہروں میں تکمیل کے ساتھ جانچا۔ ان اکتالیس شہروں میں پہلا شہر افرانہ تھا جو بلاد مغرب کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ آخری شہر قاہرہ تھا۔ اس تحقیق کے بعد اس نے اپنی کتاب المبدایات والنہایات تالیف کی۔ [۵۱]

۱۰۹۹ء میں شہر سبتہ میں ادریسی پیدا ہوا۔ قرطبہ میں تعلیم پائی۔ جزیرہ سسلی کے علم دوست بادشاہ اوجیر کا ملازم ہوا اور اس کے لئے چاندی کی گول تختی تیار کی۔ اس پر عربی زبان میں تمام دنیا کا نقشہ کھودا اور ایک رسالہ فن جغرافیہ پر تالیف کیا۔ [۵۲]

**علم نباتات** علمائے اندلس نے بھی نباتات کے خواص پر توجہ کی۔ عبدالرحمٰن الداخل نے قصر خلافت کے پاس ہی نباتات

---

۵۱ تاریخ عرب ص ۳۸۹۔ ۵۲ تاریخ عرب موسیو سیدیو ۱۴۰۔ ایضاً ص ۴۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا ایک خاص باغ لگایا اور شام وغیرہ مشرقی ملکوں میں آدمی بھیجے اور نادر الوجود درختوں کے تخم منگائے اور اپنے باغ میں نصب کیے۔

موسیو سدیو تاریخ عرب میں لکھتا ہے کہ:۔

"عربوں نے علم زراعت کو انتہائی کمال تک ترقی دی۔ انھوں نے اسپین میں آبپاشی اور آب رسانی کے بالکل وہی آلات استعمال کیے تھے جیسے اس وقت یورپ میں مستعمل ہیں (صفحہ ۲۷۱)

**علم حیوانات** عربوں نے علم حیوانات میں اکتشافات کیے تھے۔

**فن طب** اسپین کے دار العلم میں سب سے نامی طبیب ابو القاسم خلف ابن عباس فن جراحی کا موجد ہے۔ ۴۰۱ھ میں انتقال کیا اور مبسوط کتاب التصریف لمن عجز عن التالیف لکھی۔

حکیم ابو مروان عبد الملک بن زہر امیر یوسف تاشفین کے زمانہ میں گذرا اس نے طبی مفردہ دواؤں میں کئی کئی ادویات کا اضافہ کیا۔

عبد اللہ بن احمد بن علی البیطار اندلسی علم نباتات کا بہترین عالم اور زمرۂ اطباء میں اس خاص کام کا فرد یگانہ ماہر تھا۔ اس نے مشرقی ممالک کی سیاحت کی اور جڑی بوٹیوں کا حال خود تحقیق کیا اور ایک جامع کتاب ادویات مفردہ پر لکھی اس کا نام ادویہ مفردہ ہے۔"

**ایجادات** اندلس کے حکماء نے رقاص سے چلنے والی گھڑی اور میزان کا اختراع کیا۔ دھوپ گھڑیاں۔ اصطرلاب بقیاس انکسار الاشعہ مداری، ورد استعمال لیل و نہار کے دوائر مسجد کے میناروں پر رکھے گئے۔ ہئیت میں بڑی بڑی ... ارضی و سماوی کرہ تانبے کے بنائے۔ الندائل (ابن عبد الرحمن الزرقالی)[1] نے طلیطلہ نے مرصد ایجاد کیا علم الحیوانات پر کتابیں لکھیں

[1] الزرقالی نے یہ دریافت کیا تھا کہ سیاروں کی حرکت بیضاوی ہے اور زمین آفتاب کے گرد حرکت کر رہی ہے۔ اصطرلاب اور گھڑیاں بنائیں۔ شاہان بنی عباد نے [illegible] کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اندلس میں کثرت سے ہے۔ یاضی داں اور فلکی عالم ہوئے مسلمہ مجریطی شہور منجم۔ الزاغل کا ہمعصر تھا اس نے البتانی اور ابن ابی طلحہ کی زیجوں کو مختصر کیا۔ اس فلکی عالم نے تیس سال تک کے عرصہ میں کئی مشہور اور صحیح ارصاد کئے اور اس بارے میں (الزاغل) الزرقال فلکی نے اس کا تتبع کیا اور راس نی بلندی آفتاب کی حد مقرر کرنے کے لئے چارسو دو رصدیں لکھیں۔ اور حقیقی تقویم میں مبادرت اعتدالین کی حرکت معلوم کرنے کے واسطے کئی ارصاد کئے۔ اہل طلیطلہ کو اس شخص کی ایجاد کردہ گھڑیاں بہت پسند تھیں۔

اس شخص نے کتب ازیاج الطلیطلہ اور الاقوال الفرضیہ فی تباعد الشمس مرکز افلاک الکواکب السیارہ تالیف کیں۔ جابر بن افلح الشبلی اشبیلہ کا باشندہ اور فلکیات کا معتبر عالم تھا۔ ایک رسالہ تالیف سے ہے"

حکیم ابوالولید محمد بن رشد اندلسی: اس نے مثلثات کرویہ کی مساحت کے بارے میں ایک فلکی موجز تالیف کیا ہے۔ اس کی ایک شرح مجسطی پر ہے اس نے جس دن فلکی حساب سے ستارہ عطارد کے عبور کا زمانہ معلوم کیا ہے اس دن اس کی نگاہ کو ایسا گمان ہوا کہ قرص آفتاب میں ایک خفیف سا سیاہ نشان موجود ہے۔ جو ۵۱۱ھ میں مشہور ہو چکا تھا۔ [1]

---

[1] تاریخ عرب ص ۲۸۷۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


# تعلیم نسواں

اندلس میں فرقۂ اناث کو بھی عظمت حاصل نہیں تھی بلکہ خلفاء کے عہد کے درباریوں کی رشتہ دار عورتیں ترقی علم و ادب میں بھی مشہور تھیں۔ شہزادہ احمد کی بیٹی عائشہ کو نظم میں کمال حاصل تھا۔ وہ فصیح و بلیغ خطیبہ تھی۔ خاندان موحدین کی شہزادی ولیدہ خوبی جمال شاعری اور علم بلاغت و بیان میں شہرت رکھتی تھی۔

دار السلطنت کے مجالس ادبیہ و مذاکرہ علمیہ میں اندلس کے علماء و خطیب جمع ہوتے ان میں ولیدہ بھی شریک ہوتی۔ اشبیلیہ کی عفیفہ اور صفیہ شاعری میں صاحب کمال تھی۔

اُمّ سعد مشہور محدثہ قرطبہ کی تھی۔ خاتون لبانہ علم ہندسہ کی بڑی ماہر تھی۔ الجبرا اور مساحت کے نہایت پیچیدہ سوالات وہ باتوں میں حل کر دیتی تھی۔ الحکم ثانی نے ان کو اپنا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا تھا۔ زینب اور حمدہ امتین دار الحمہ زیاد کتب فروش کی بیٹیاں تھیں جو علم و فضل میں اپنا جواب رکھتی تھیں۔

ابن عباد اپنی تصنیف تحفۃ القدیم میں لکھتا ہے "با وجود حسن عصمت و دولت کے نامی علماء کی مجلس میں شریک ہوتیں۔ حفصہ نے خوشنویسی میں کمال پیدا کیا تھا۔ العار وضیہ معنی و بیان کی فاضلہ تھی۔

مریم بنت یعقوب الانصاری اشبیلی شاعری و ادب کی ماہر تھی۔

اُمّ انہی قانون کا درس دیتی تھی۔

غرض کوئی فن ایسا نہ تھا جو خواتین اندلس میں بے جا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**تاریخ**

شعبہ تاریخ وسیر میں اندلسی عربوں نے خوب خوب جوہر دکھائے ابن القطس بادشاہ بطلیوس نے ایک بیش قیمت کتاب اندلس کی سیاسی اور ادبی حالت پر لکھی ابن احمد الطیسی نے ایک کتاب تمام قبائل کی مکمل تاریخ میں لکھی۔

ابوالمنذر ملبنی اور ابن زید العربی القرطبی نے گھوڑوں کے نسب پر ایک کتاب لکھی۔ ابن بطوطہ مشہور سیاح یہیں کا تھا۔ عبید البکری القوبی نے ایک مدلل دار فن جغرافیہ پر کتاب لکھی۔ ابن حیان نے اندلس کی دو تاریخیں لکھیں ایک دس جلدوں میں دوسری ساٹھ جلدوں میں صرف اندلس کی تاریخ ایک ہزار سے زیادہ مورخین نے لکھی[1]۔

---

[1] تاریخ عرب سید یوص ۲۲۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# شاعری

عربی شعر گو اندلس میں کثرت سے پیدا ہوئے۔ ابن حسن عباس بن احنف غزل کی شیرینی و لطافت میں مشہور تھا۔ ابن خفاجہ باشندہ بلنسیہ کا رجزیہ کلام اور ابن ہانی متوفی سنہ ۹۷۳ء اور سعید اشبیلوی کا مداحانہ کلام بہت مقبول تھا۔ ابو عمر احمد بن محمد متوفی سنہ ۹۷۰ء نے اندلس کے سمندروں کی داستانوں اور حادثات تاریخیہ کو نظم کا لباس پہنایا۔ ابو بکر بن قزمان متوفی سنہ ۱۱۶۰ء نے سوقیانہ زجل کو ادب کے معیار تک بلند کیا۔ عبد الرحمن سوم کا درباری شاعر ابن عبد ربہ متوفی سنہ ۹۴۰ء مصنف عقد الفرید تھا۔ عربی زجل اور موشح کے زیر اثر اسپین اور فرانس میں سوقیانہ شعر گوئی اور گیتوں کی بڑی قدر ہونے لگی۔ رزمیہ فرانسیسی گیت مسلم اسپین اور عیسائی تصادم کا نتیجہ تھا۔ ابو الولید احمد بن زیدون متوفی سنہ ۱۰۷۱ء اندلس کا سب سے بڑا شاعر تھا۔ اس کو شہزادی ولادہ سے عشق تھا۔ کچھ عرصہ تک وہ اشبیلیہ میں معتضد العباد کا وزیر اعظم اور سپہ سالار فوج ذو الوزارتین کے لقب سے مقرر ہوا۔ شعر گوئی کے علاوہ نامہ نویسی مثلاً خط متعلق ابن عبدوس میں بھی اس کو کمال حاصل تھا۔

ابن تنردین متوفی سنہ ۱۲۵۲ء لکھتا ہے کہ "شعرائے اندلس کے اثر سے جنوبی پرتگال میں ہل چلانے والے کسان بھی شعر گوئی کیا کرتے تھے"

(۱) دیار اندلسیہ کے شاعر ادیب و اریب ابو القاسم محمد بن ہانی اندلسی نے ہمزیہ طویل قصیدہ میں خلیفہ معز لدین اللہ کی تعریف میں حسب ذیل اشعار لکھا ہے:

(۱) إِنَّ المَكَارِمَ كُنَّ سِرْبًا رَائِدًا ۔ حَتّٰى كُنِسْنَ كَأَنَّهُنَّ ظِبَاءُ

(۲) وَطَفِقْتُ أَسْأَلُ عَنْ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ ۔ فَإِذَا الأَنَامُ جِبِلَّةٌ دَهْمَاءُ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) حَتّٰی دَفَعْتُ اِلَی الْمُعِزِّ خَلِیْفَةً      فَعَلِمْتُ اَنَّ الْمَطْلَبَ الْخُلَفَاءُ

(۲) دوسری جلد علامہ ادیب وزیر ابو عبد اللہ بن زمرک غرناطی لسان الدین بن الخطیب اندلسی کے شاگرد ایک قصیدہ میں حضرت سردار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت شریف کے بیان اور تعریف میں حسب ذیل اشعار لکھتا ہے۔

(۴) یَا مَلْجَأَ الْخَلْقِ الْمُشَفَّعَ فِیْهِمْ      یَا رَحْمَةَ الْاَمْوَاتِ وَالْاَحْیَاءِ

(۵) یَا اٰسِیَ الْمَرْضٰی وَمُنْتَجَعَ الرِّضٰی      وَمُوَاسِیَ الْاَیْتَامِ وَالضُّعَفَاءِ

(۶) اَشْکُوْ اِلَیْكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مُؤَمَّلٍ      دَاءَ الذُّنُوْبِ وَفِیْ یَدَیْكَ دَوَائِیْ

دیوان کبیر معروف بجامع القصائد العربیہ جلد اوّل از تالیف مولانا محمد ناصر صدیقی بلیاوی۔

(۱) بلاشبہ اخلاق عالیہ جھنڈوں کی جھگھٹوں کی طرح ہر طرف پھیلا کرتے نظر آتے تھے مگر اب وہ اس طرح مخفی ہو گئے ہیں جس طرح خوبصورت ہرنوں کی ڈاریں بنوں میں۔

(۲) گو عالم میں انسان بہتیرے ہیں جنمیں میں برابر ایک پیکر اخلاق بزرگوار کی جستجو کرتا رہا۔

(۳) یہاں تک خلیفہ وقت معز لدین اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت حضرات خلفاء ہی اخلاق حسنہ کے مجسمہ ہیں؟

(۴) اے مخلوق کی جائے پناہ اور اے اُن کے مقبول سفارشی اور اے زندوں اور مُردوں کیلئے باعث رحمت

(۵) اے مریضوں کے غمخوار اور اے رضا مندی کی جائے تلاش اور اے یتیموں اور کمزوروں کے غمگسار۔

(۶) میں اپنے امراض گناہ کی شکایت آپکی خدمت میں لیکر حاضر ہوا ہوں۔ کیونکہ آپ بہترین امید گاہ ہیں نیز میرا علاج آپ ہی کے دونوں مبارک ہاتھوں میں ہے۔

(نوٹ) دیوان کبیر تین ہزار عربی قصائد کا مجموعہ ہے جو تیس جلدوں میں مولانا مرحوم نے مرتب کیا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد شائع کیا جائیگا ۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## فنون لطیفہ کی ترقی

زریاب کا عبدالرحمن معظم کے زمانہ میں اسپین میں خیر مقدم کیا گیا تھا۔ اس نے مشروبات کیلئے فلزی پیالے استعمال کرنے کے بجائے شیشہ کا جام ایجاد کیا۔ موسیقی کو بھی اس کی وجہ سے عام مقبولیت ہوئی۔ اس کے بعد ابوالقاسم عباس ابن فرناس تاریخ وفات ۸۸۸ء نے مشرقی موسیقی کو مغربی یورپ میں مروج کیا اسے عام کر دیا۔ مسلمانوں کی تاریخ میں یہ پہلا شخص ہے جسنے اڑنے کی کوشش کی اور جیسا کہ کہا جاتا ہے پر کے چھوٹے ٹکڑے جوڑ کر اور پیروں کا لباس پہنکر ہوا میں دور تک اڑ سکا لیکن اترتے وقت اس کے چوٹ آئی اس لئے کہ سنبھالنے کے لئے دم نہیں لگائی گئی تھی۔ اس زمانہ میں جبکہ بغیر بیرونی میکانی طاقت کے ہوا کے بالائی نفوذ کی مدد سے پرواز کے مختلف طریقے رائج ہو چکے ہیں ابن فرناس کی پرواز کی تفصیل معلوم کرنا مفید ثابت ہوگا۔ اس مواد کی تلاش کی جانی چاہیے۔ اس نے اپنی ذہانت طبع سے ایک پلانیٹیریم بھی بنایا جس میں ستاروں کی حرکت اور رعد و برق کے کرشمے بھی بتلائے جاتے تھے۔ دور الموحدین میں ابن سبعین نے تاریخ وفات ۱۲۹۶ء فن موسیقی پر کتاب الادوار المنسوب تصنیف کی بہت سے عربی یا عربی کے توسط سے مشرقی الفاظ یورپ کی زبانوں میں آلات موسیقی وغیرہ کیلئے مستعمل ہیں مثلاً (Al nafir) النفیر، (Bandera) بندیر، (Guitarra) قیتار، تنبورہ (Nakkara) نقارہ، (Sonajas) صنوج، (Rebec) رباب، (etc) فریڈرک دوم شہنشاہ جرمن نے ابن سبعین کو مشرق میں کمال الدین ابن یونس سے فلسفیانہ و حکیمانہ امور کے متعلق چند استفسارات کیئے اور جواب آنے پر انعام بھی بھیجا لیکن ابن سبعین نے انعام قبول نہیں کیا

## علمائے اندلس

مسلم اسپین کا سب سے جید عالم اور جدت پسند نابغہ کا النا علی ابن حزم تھا ۹۹۴ء تا ۱۰۶۴ء جس کی کتابیں متعدد شعبہ جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


علم و حکمت پر لکھی گئی تھیں۔ یہ خود اپنے آپ کو ایرانی النسل سمجھتے تھے لیکن اہل یورپ کہتے ہیں کہ اس کا دادا ہسپانیہ کا عیسائی تھا جو مشرف با سلام ہو گیا وہ بنی امیہ کے آخری ہسپانوی دور کے شکستہ حال بادشاہوں عبدالرحمٰن المستظہر اور ہشام المعتمد کے دربار میں خدمت وزارت پر ممتاز تھا۔ بنی امیہ کا دور ختم ہو جانے پر وہ گوشہ نشینی اختیار کر کے مطالعہ اور تصنیف میں مشغول رہا۔ ابن خلکان اور القفطی نے لکھا ہے کہ اس نے ۴۰۰ کتابیں ادب، مذہب، تاریخ اور حدیث پر لکھیں۔ ان میں سب سے مشہور طوق الحمامہ عشقیہ مضامین کے اشعار کا مجموعہ ہے اور الفصل فی الملل والاہواء والنحل مختلف مذاہب کی تفہیم و تنقید ہے۔

القالی سنہ ۹۰۱ء۔ سنہ ۹۶۷ء جامعہ قرطبہ میں پروفیسر تھا۔ اس کا مقام پیدائش آرمینستان ہے اور اس نے تعلیم بغداد میں پائی۔ اس کا سب سے قابل شاگرد محمد ابن الحسن الزبیدی سنہ ۹۲۸ء۔ سنہ ۹۸۰ء اشبیلیہ میں پیدا ہوا اور اس کو الحکم نے اپنے بیٹے ہشام کی تعلیم و تربیت کیلئے منتخب کیا۔ لسانیات کے ماہرین کے، سوانح حیات کے مصنف علامہ جلال الدین السیوطی نے اپنی کتاب کی تالیف میں اس سے بہت استفادہ کیا ہے۔ عربی گرامر ہی کو پیش نظر رکھ کر یہودی مصنف عبرانی گرامر ابو زکریا یحییٰ ابن داؤد نے قرطبہ میں گیارہویں صدی میں عربی اصول پر عبرانی گرامر لکھی اصطلاحات اور تعریفات بالکل عربی ہی کے ترجمے ہیں۔

ابو حیان سنہ ۱۲۵۶ء۔ سنہ ۱۳۴۴ء غرناطہ کا بربر النسل عالم متعدد زبانوں پر حاوی تھا اور موشح کہتا تھا اس نے ایرانی اور ترکی گرامر لکھی اور کہا جاتا ہے کہ حبشی Ethiopian زبان پر بھی ایک نامکمل کتاب شروع کی۔

اسپین کے مورخین میں ابو بکر بن عمر ابن استقوطیہ قرطبہ میں پیدا ہوا اور وہیں سنہ ۹۷۷ء میں فوت ہوا۔ اس کی تصنیف تاریخ افتتاح الاندلس میں عربوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کی فتوحات سے لیکر عبدالرحمٰن ثالث کے دور تک کے حالات مذکور ہیں۔

ابو مروان حیان ابن خلف ۹۸۷ء ۔ ۱۰۷۶ء نے پچاس کتابیں لکھیں جن میں سے المتین ساٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تصانیف میں سے صرف المقتبس فی تاریخ اندلس بچ رہی ہے۔

دور الموحدین پر سب سے بہتر تاریخ عبدالواحد المراکشی کی لکھی ہوئی ہے جو ۱۲۲۴ء میں شائع ہوئی۔ المعجب فی تلخیص اخبار المغرب اس کا نام ہے۔

قرطبہ کا ابوالولید عبداللہ بن محمد بن الفرضی تاریخ ولادت ۹۶۲ء دیا معہ مذکور میں معلم تھا۔ بڑی قیر دان ہوتا ہوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا حج کیا واپسی پر بلنسیہ کا قاضی مقرر ہوا اور قرطبہ کی لوٹ مار میں مقتول ہوا۔ اسکی نعش کئی دن بعد پہچانی گئی الفرضی تاریخ علماء اندلس کا مصنف تھا۔ اس کے بعد ابن بشکوال ابوالقاسم خلف بن عبدالملک ۱۱۰۱ء ۔ ۱۱۸۳ء مقام ولادت قرطبہ نے اس کتاب کا ضمیمہ بلقب الاصلاح فی تاریخ ائمۃ الاندلس ۱۱۹۳ء میں شائع کیا اور بعد ازاں ابو عبداللہ محمد بن الابار ۱۱۹۹ء ۔ ۱۲۶۰ء البلنسی نے الصلاح کو لکھکر مکمل کیا اس نے الحلۃ السیر بھی لکھی

ابو جعفر احمد بن یحییٰ البلنسی تاریخ وفات ۱۲۰۳ء مرسیہ میں نشوونما پایا اور بغیۃ الملتمس فی تاریخ رجال الاندلس تصنیف کی تاریخ سائنس پر ابوالقاسم سعید بن احمد الطلیطلی نے جو ذوالنون حضرات کے عہد میں طلیطلہ کا قاضی تھا اور خود بھی مورخ ریاضی دان اور ماہر مشاہدات فلکی تھا ایک کتاب طبقات الامم لکھی ۱۰۲۹ء ۔ ۱۰۷۰ء نصرانی درباروں کے سب سے بڑے اور مشہور مورخ ابن الخطیب اور ابن خلدون ہیں۔ علامہ عبداللطیف وہ فرد وحید ہے جس نے مصر پر جو کتاب تصنیف کی اس میں نباتات کے متعلق بھی مفید معلومات پائی جاتی ہیں۔ ابو العباس النباتی اشبیلی نے بارہویں صدی کے آغاز میں سپین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور شمالی افریقہ اور عرب کے ساحل کا دورہ کر کے نباتات فراہم کئے۔ بحر قلزم کے کنارے اس نے متعدد نئے نباتات دریافت کئے اور اپنی کتاب الرحلہ میں ان کے مفصل حالات بیان کئے۔

**فلسفہ** اندلسی عربوں نے فلسفہ میں بڑی ترقی کی۔ اندلس میں بڑے بڑے فلسفی ہوئے ابو بکر محمد بن یحییٰ جو عام طور سے ابن باجہ کے لقب سے مشہور ہے، یہ علاوہ فلسفہ کے بے مثل طبیب، ریاضی دان اور ہیئت میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ سنہ ۱۱۳۸ء میں انتقال ہوا۔ ابن طفیل ابوبکر محمد بن عبدالملک مثل ابن باجہ کے تھا۔ یہ وادی آش میں پیدا ہوا سنہ ۱۱۸۵ء میں مراکش میں فوت ہوا۔ ابوبکر ابن زہر ساکن اشبیلیہ متوفی سنہ ۱۱۹۹ء اس کے معاصر ابوالولید محمد بن احمد ابن رشد فیلسوف اسلام تھا۔ اشبیلیہ اور قرطبہ کا قاضی رہا۔ سنہ ۱۱۹۸ء میں انتقال کیا۔ اس کے حالات مفصل میری کتاب فلاسفہ اسلام میں لکھے گئے۔ اندلسی مشہور منجم البطروجی۔ الزرقالی جابر ابن افلح متوفی سنہ ۱۱۴۵ء یوسف المؤتمن تینبہ میں ہوا۔ سنہ ۱۰۸۱ء تا ۱۰۸۵ء امیر تھا ریاضی دان تھا اس کی کتاب الاستکمال مشہور ہے اقلیدس اور المجسطی کے مانند ہے۔

**قطب نما** عربوں نے قطب نما ایجاد کیا جس سے بحری و بری سفروں میں کام لیتے تھے نماز کیلئے سمت قبلہ کا اندازہ لگاتے تھے۔ [۵۱]

**کاغذ** ... سے سوتھیا۔ اور دباغت کئے ہوئے چمڑے کے عربوں نے کاغذ ایجاد کیا۔ [۵۲]

**توپ بارود** بارود اور توپ ان دونوں چیزوں کے موجد عرب ہیں۔ ادوئش یا ذہبی کی تاریخ میں ہے: "شہر کے مسلمان بہت سی گرجنے والی چیزیں اور لوہے کے گولے بہت بڑے سیب کے برابر پھینکتے تھے۔ یہ گولے اس قدر دور جاتے تھے کہ بعض فوج کے اس پار جاتے تھے اور بعض فوج میں گرتے تھے۔ [۵۳]

[۵۱] تاریخ عرب ص ۲۰۶۔ [۵۲] تمدن عرب ص ۱۴۶ [۵۳] تمدن عرب ص ۲۴۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**بری و بحری قوت**

بحری اور بری فوج کا اعلیٰ افسر خود خلیفہ تھا۔ ۱۳۲۴ء میں غرناطہ کے تاجدار اسمٰعیل نے شہر بالیغہ کا محاصرہ کیا تو بارود کا استعمال کیا: توپوں سے گولے پھینکے۔ ایک عہدہ فوج میں امیر البحر یعنی بحری افسر کو قائد الاساطیل کہتے تھے۔ قلعہ شکن آلات ایجاد کیے تھے۔ دبابہ سے قلعہ کو تباہ کر دیا جاتا تھا۔

**ڈاکخانہ**

یہ محکمہ دمشق کی نقلید تھی۔ مگر عبد الرحمٰن الناصر الدین اللہ نے کبوتروں سے نامہ رسانی کا کام لیا عموماً اس محکمہ سے فوجی کام لیا جاتا تھا۔

**عہدہ قضاۃ**

اس عہدہ پر بڑا فاضل اور جلیل القدر عالم مقرر کیا جاتا تھا۔ قاضی اپنے آپ کو صرف حکومت کی طرف سے منصب دار قاضی نہ سمجھتے بلکہ مخاصمین کے درمیان ثالث کو ایک حکم تصور کرتے تھے اور مخلوق کے ساتھ بجز شاذ و نادر مواقع کے ہمیشہ رفق و ملاطفت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ [۵۱]

**صنائع**

اندلس کے عرب اور لوگوں سے صنائع میں بہت اچھا فائق تھے معادن مطروقہ (لوہا چاندی وغیرہ) نکالیں اور دیگر معدنیات کی کانیں پائی گئیں۔ پارہ کی کان نکالی۔ ملقا۔ بجایہ کا مرسیہ کے پاس کانوں سے یاقوت نکالا کرتے۔ ساحل اندلس کے سمندر سے مرجان اور طراغونہ سے موتی نکالتے۔ دباغت کا کام اعلیٰ درجہ کا جانتے تھے۔ روئی۔ کتان اور تن کے کپڑے خوب بنتے تھے۔ حریر اور پشمینہ بافی میں وہ انتہا درجہ کمال کو پہنچ گئے تھے طلیطلہ کے نیزے تلوار غرناطہ کا حریر۔ قرطبہ کی زین اور چمڑہ۔ قونسیہ کی سبز نبات۔ دلنسیہ کے خوشبودار مصالحے اور شکر۔ علاوہ ازیں روغن زیتون۔ سرخ رنگ۔ عنبر خام معدنی تیر بلور۔ گندھک۔ زعفران اور زنجبیل کی تجارت کرتے تھے۔ ان کے یہاں ہنڈیوں اور اق حوالہ کا رواج تھا۔ [۵۲]

---

[۵۱] تاریخ عرب ص ۲۷۳۔ [۵۲] تاریخ عرب ص ۲۷۵۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

**اصول سیاست**

عربوں نے بغرض نظم ونسق جو اصول قائم کیے تھے وہ بہت ہی صاف اور آسان تھے خلیفۂ وقت کل امور مذہبی مالی اور فوجی کا مالک تھا۔ کام ریاست کا چار محکموں (فینانس۔ امور خارجہ۔ عدالت۔ فوج) ہر محکمہ کا ایک وزیر تھا۔ وزیر اعظم کو حاجب کہتے تھے۔ وزراء کے ماتحت کو خطیب الدولہ کہتے تھے۔ ایک عہدہ خطیب الرسائل کا تھا۔ [۱؎]

خطیب الزمام جس کے ذمہ نصاریٰ اور یہود کی جائیداد کی حفاظت تھی۔

صاحب الاشغال اس کے سپرد اخراجات کا حساب و کتاب تھا۔ یہ سب میں ممتاز تھا۔ کوتوال کا عہدہ بڑی ذمہ داری کا ہوتا تھا۔ عدالت کا کام قاضی القضاۃ کے سپرد تھا۔ کوتوال کو صاحب الشرطہ اور شہر کے منتظم صاحب المدینہ اور صاحب اللیل کہلاتے تھے۔

**ترقی تجارت**

اسپین اور ایشیا کے ممالک کے درمیان تجارتی سلسلہ قائم تھا۔ اسپین کا ملک اپنے کارخانوں کی ساختہ اشیاء اور اپنی پیداوار نیشکر۔ چاول۔ روئی۔ زعفران۔ سونٹھ۔ مر عنبر ازرق۔ پستہ۔ بادام۔ توت۔ حنا اور ثعلب اور معدنی حاصلات از قسم گندھک پارہ، تانبہ اور لوہے وغیرہ سے دیگر ملکوں کی پیداوار تبادلہ میں لیا کرتا تھا۔ اہل ایشیا اسپین کے بنے ہوئے عود اور زرہیں۔ قرطبہ کے ساختہ فرش (چمڑے) کے طلیطلہ کی بنی ہوئی نیزوں کی انیاں تیر کی کمانات۔ غرناطہ اور المریہ اور اشبیلیہ کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے اور شہر اقصلیبہ کا بنا ہوا کاغذ بڑے شوق سے خریدا جاتا۔ اندلس میں شہر اشبیلیہ کے تمام اطراف میں زیتون کے کثرت سے درخت تھے۔ ان مواضع میں ایک لاکھ بڑے بڑے زیتون کے مزرعے یا روغن زیتون تیار کرنے کے کارخانے تھے۔

---

۱؎ خلافت اندلس حصہ سوم ص ۱۹۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اندلس کے صوبہ طلیطلہ کے جنوبی ملکوں سے میوہ جات یورپ بھیجے جاتے تھے۔ اہل اسپین اپنے ملک کے شہروں ملاغہ۔ قرطاجنہ، بسطہ اور قادس کے بُنے ہوئے سامان خیر ممالک کو بغرض تجارت روانہ کیا کرتے تھے۔ ۵۱

**تنعم و شان**

اسپین کے عرب حکمرانوں نے تنعم اور شان نمائی میں اپنے ہمعصر خلفائے بنی عباس سے آگے بڑھ گئے اس کا اثر افراد پر بھی تھا غرناطہ کی خواتین پیٹیاں زرکار کپڑے اور سنہری روپہلی گنگا جمنی کام کے طوق وغیرہ پہنا کرتی تھیں۔ یہ لباس حد درجہ حسین و خوش نما ہوتا تھا۔ ۵۲

**جہاز رانی**

خلفائے اندلس نے بحری جنگوں کے لئے کافی قوت حاصل کر لی تھی۔ موسیو سیدیو لکھتا ہے کہ: "نصاریٰ ان کے سامنے کچھ نہ تھے ان کے پاس بندرگاہائے قادس جزیرہ بنقار۔ مریہ۔ طرطوس اور طراغونہ رطاجنہ۔ اشبیلیہ میں جہاز سازی ہوتی تھی۔ امرائے علیحدہ جہاز بنا رکھے تھے جن میں تجارتی مال جاتا آتا رہتا تھا۔ اور مشرق سے تجارتی اشیا اندلس کو جاتی تھیں۔ اور ان میں ایسے جہاز رعایا کے بھی تھے جو بحری رہزنی کے لئے بنائے جاتے تھے ان میں بیٹھکر لوگ فرانس اٹلی کے سواحل پر چھاپے مارا کرتے تھے"

**جنگی فنون**

اندلس کے عرب زرہیں بھی پہنتے تھے اور ان کے سرداروں نے نوجوانوں کو برچھیاں مارنے اور تلواریں چلانے کی تعلیم خاص طور پر دی تھی جن سے وہ نصاریٰ کے مقابلہ میں بہت کام لیتے تھے"

**مذہبیت**

اندلس کے عربوں کی عقلوں پر دین کی سطوت بہت غالب تھی۔ قرآن پاک کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنیکا صحیح شوق تھا جو الکتاب فضائل اور اعمال صالحہ کی اہمیت کی ہدایت کرتا ہے۔

---

۵۱ تاریخ عرب سدیو ص ۱۷۱ھ ۵۲ تاریخ عرب ص ۴۶۶۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خلفاء مخلوق کو کاروبار میں مشغول رہنے کا شوق دلاتے۔ ظلم تعدی عدوان سے باز رکھتے اور لوگوں کو ایک دوسرے کی جائداد واملاک کے تحفظ کی ترغیب دیا کرتے تھے۔

**مردم شماری** اندلس کے اسلامی دور میں شہر طلیطلہ کی آبادی دو لاکھ نفوس کی تھی اور اشبیلیہ میں تین لاکھ آدمی آباد تھے۔ شہر قرطبہ کا دور چالیس میل کا تھا۔ شہر اشبیلیہ میں پارچہ بافی کے چھ ہزار کارخانے تھے۔ سلامنقہ کے صوبہ میں اس وقت ایک سو چھبیس نہایت بارونق شہر دگاؤں تھے۔ صوبہ نیان میں چھ سو سے زیادہ شہر اور بستیاں ایسی تھیں جہاں ریشمی کپڑوں اور ریشم کی تجارت ہوا کرتی تھی۔ یہ سیاح ادریسی کا بیان ہے جس نے اسپین کا جغرافیہ لکھا ہے۔ ؎۱

**اخلاق و عادات** موسیو سیدیو فرانسیسی لکھتا ہے:۔ "اندلس کے عرب علوم و فنون صنعت و حرفت اور اخلاق میں اہل فرنگ سے بدرجہا لائق و فائق تھے وہ ایسے کریم تھے کہ جان تک دینے سے دریغ نہ کرتے۔ مگر ان کا جان دینا وحشیانہ طور پر نہ تھا۔ وہ اپنی جان کی قدر وعزت کو خوب پہچانتے تھے ان کی بہادری اور جنگی سرگرمی نے آپ اپنی نگاہ میں نہایت دقیع وگرانقدر بنا دیا تھا اس سے عزت نفس کا جذبہ ان میں نہایت شدت کے ساتھ تھا۔ قسطیلہ اور لیوارہ کے فرنگی بادشاہوں کو اندلس کے عربوں کی صداقت کا بڑا الیقین تھا اور وہ جانتے تھے کہ یہ لوگ اپنے مہمانوں کی بڑی خاطر تواضع اور اکرام کیا کرتے ہیں۔ ؎۲ مراعات عدل والنصاف میں نہایت شدت برتتے تھے۔ ان میں غریب امیر سب یکساں تھے۔ کوئی شخص کیسا ہی معمولی کیوں نہ ہو وہ بڑے سے بڑے مناصب تک پہنچ سکتا تھا۔

**رواداری** خلفائے اندلس کے ساتھ سرقند لف انہوں نے ہر زمانہ میں بغاوت کی سلمانوں کو لوٹا۔ عورتوں بچوں کو بےشمار مار کر قتل کیا مگر ان سلاطین

---

؎۱ تاریخ عرب ص ۴۷۱۔ ؎۲ تاریخ عرب ص ۲۹۲۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے جب ان تما لمو نیر فتح پائی انکے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اندلس کے یہود نصاریٰ کیلئے ترقی کے دروازے کھلے رکھے اور ان کو اپنے دربار میں معزز عہدے عطا کئے۔ تعلیم گاہوں میں عیسائیوں کو داخل کیا جب وہ لائق ہوئے اُن کو مدرس کیا بلکہ بعض سواقع پر بشپ تک کے عہدے پر سرفراز کیا۔ انکی معابد گاہوں کی حفاظت کی اور جاگیریں عطا کیں اگرچہ جو سیاسی اعتبار سے خطرناک تھے اور وہاں سنن اور راہبوں کی غلط کاریاں اور سیاہ کاری کے اڈے بنائے گئے تھے ان کو البتہ ڈھا دیا۔ لارڈ بشپ کا انتخاب سلاطین اندلس خود کیا کرتے تھے جلیطلہ میں یہ اسقف اعظم رہا کرتا تھا۔ مذکورہ اوراق سے شاہان اندلس اور علمائے اندلس کی سرگرمیٔ علم و فضل ظاہر ہے۔ موسیو تیا۔ یو فیر النسیبی لکھتا ہے کہ:

"جب تمام یورپ جہالت کی تاریکی اور ظلمت میں تھا اُس وقت عربوں کی آنکھیں انوارِ علم کی چمک سے کھل چکی تھیں۔ ممالک اسپین۔ اشبیلہ۔ قرطبہ۔ غرناطہ۔ مرسیہ اور طلیطلہ میں بڑے بڑے کتب خانے اور مدرسے قائم ہوئے۔ ان مدارس میں علوم ریاضیہ پڑھائے جاتے اور ان مدرسوں سے بڑے بڑے کامل اور ماہر مدرس پیدا ہوئے جن کی شاگردی کا فخر علمائے یورپ کو ہے۔"

یورپ میں اسپین سے علوم و فنون کا ذخیرہ پہنچتے ہی وہاں علم و فضل کی گرم بازاری ہوگی۔ اگر عربی تمدن اور علم و حکمت کے ہر شعبہ کی یورپ میں اشاعت کا ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ